یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

Presented by www.ziaraat.com

۷۸۶

۱۱۰-۹۲

یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

Knowledge for All

SABIL-E-SAKINA

یا عباس

DVD Version

لبیک یا حُسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

NOT FOR COMMERCIAL

Presented by www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

حرا سے کربلا تک

❄

ٹائٹل	عارف عباس اشعری
پبلشرز	دی فنانشل ڈیلی
	(ڈیٹا ریسرچ اینڈ کمیونیکیشن)

Presented by www.ziaraat.com

انتساب

ابوطالبؑ

کے نام!

Presented by www.ziaraat.com

فہرست

عرضِ گھائل	5
منظوم دعائے کمیل	13
حمد	22
نعتیں	23
جنابِ فاطمہ صدیقہ طاہرہ زہرا	47
عداوت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے	48
دل میں ہو حُبِّ علیؑ لب پر ہو نامِ فاطمہؑ	49
حضرت ابوطالب علیہ السلام	50
ابوطالبؑ	51
جس کا میں مولا ہوں اُس کا ہے علیؑ بھی مولا	52
صلِّ علیٰ کے نغمے سب مل کے گا رہے ہیں	54
ذاتِ حیدر کو مرتضےٰ کہیے	57
صحنِ گلشن میں نمایاں ہوئے آثارِ سحر	58
نعرۂ حیدری	62
ہمارا نعرہ حیدری	66
علی حیدرؑ علی حیدرؑ	67
میری راہ راہِ ابوذری	69
دیکھیں وقارِ مادری کعبہ میں حضرتِ مسیحؑ	70
نائبِ ختمِ رُسل دین کا دستور علیؑ	71
علم کا باب شجاعت کے کلیجے کا قرار	73
دلاور صف شکن جرار غازی ضیغمِ داورؑ	75
شیرِ حق دو جہانوں کا مشکل کشا	77
لافتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار	78
وصیِ احمدِ مرسل ابوتراب ہوا	79
مدحِ حیدرؑ نے کیا ہے آج اس قابل ہمیں	80
کریں گے کیا وہ کہ جن کا کوئی امام نہیں	81
مُژدہ لے کر یہ ہمیں عیدِ غدیر آئی ہے	82
حسنؑ کا آج ہے جشنِ ولادت	86
علیؑ کی طرح حسنؑ بھی تھے مصلحِ عالم	87
اسلام کا آئین ہے قرآن خدا کا	88
سلماں سے سیکھ طرزِ حیاتِ دوام کا	89
خلد میں بھی کیوں نہ ذکرِ پنجتنؑ ہوتا رہے	90
جُرأت میری زباں کو بھی پروردگار دے	91
حسینؑ دینِ محمدؐ کی دینیات کا نام	95
جہانِ آدمیت کے لیے اک کربلا بخشی	96
مبارک ہو امامِ دو جہاں بن کر حسینؑ آیا	97
حسینؑ ابنِ علیؑ کی آج آمد ہے زمانے میں	98
تینوں میں کیے سجدے تیروں پہ تلاوت کی	99
موت عزت کی حیاتِ جاوداں کا نام ہے	100
مدح محشر تک کرے گی کربلا عباسؑ کی	101
مولا ظہور کیجیے کہ اب وقت آ گیا	102
عباسؑ کا ہو نصب علم ماہتاب میں	103
چودہ میخانوں کی لذت ایک پیمانے میں ہے	104
نرجس کو مبارک ہو یہ تحفہ ربانی	105
سب کے سب بولتے قرآن چلتے آتے ہیں	106
ہمیں تو خلد مل جاتی ہے خاکِ پائے قنبر سے	107
یہ رات انتہائے فضیلت کی رات ہے	108
امامِ عصر والزماں	111
سلام	112
محبت حق ہے اور حق فاطمہؑ کے گھر سے ملتا ہے	113
السّلام اے معنی و تفسیرِ قرآں السّلام	115
ہائے صغرا تیرا کس وقت میں نامہ آیا	116
ابنِ پیمبر الوداع زہراؑ کے دلبر الوداع	117
شبیرؑ الوداع شہِ دل گیر الوداع	119
ہر روز ہے روزِ عاشورہ ہر شہر ہے شہرِ کرب و بلا	121
حسینیوں کی زندگی عقیدۂ جہاد ہے	123
ایک ہاتھ میں قرآن لے ایک ہاتھ میں تلوار	125
نہ شرقی ہے نہ غربی ہے بڑی طاقت خدا کی ہے	127
کربلا اک ابدی جنگ ہے سلطانوں سے	129
کیا سامنے شبیرؑ کا کردار نہیں ہے	130
حق بات پہ زندہ رہتے ہیں حق بات پہ وہ مر جاتے ہیں	131
حیّ علیٰ خیر العمل	133
اے فاتحِ کرب و بلا	134
کردارِ حسینیؑ یاد رہے	135
سُن لو علی اکبرؑ	137
کیا داستانِ کرب و بلا خوں میں تر نہیں	138
شکلِ نبیؐ کے سینہ پہ برچھی لگائی ہے	139
فریاد یا امامِ زمانؑ ابنِ فاطمہؑ	141
عزمِ حسینیؑ	143
حسینیت حسینیت	145

Presented by www.ziaraat.com

قرآن اور آل کا دامن نماز ہے		148
بقاء دین کے ضامن ہیں بہتر کربلا والے		150
تنہا میداں میں رہ گئے شبیرؑ		152
سجدے میں سر حسینؑ کا تن سے جدا کیا		154
یہ آخری رخصت ہے خدا حافظ و ناصر		156
اے کاش ہوتے ساتھ شہ کربلا کے ہم		157
زینبؑ سی بہن دیکھی نہ شبیرؑ سا بھائی		158
اے کشتۂ زنداں تیرا اللہ نگہباں		159
سکینہؑ کہتی تھیں چچا ہم یہاں سے چلو اماں		160
آیا ہے علم آپ نہیں آئے چچا جان		161
پیاری سکینہؑ چپ رہو		162
بجز منہ سے آہ کی ہر حلقۂ زنجیر سے		164
ماحول کو عباسؑ کے پرچم کی ہوا دو		165
کیا ہے رسولؐ پاک سے رشتہ حسینؑ کا		166
پیام تشنہ دہاں لا الہ الا اللہ		167
تیر آتے رہے شبیرؑ دعا کرتے رہے		168
دیکھ کر مشک و علم تشنہ دہاں روتے ہیں		169
مشک پانی کے عوض خون سے تر آئی ہے		170
گونجے ذرا ماتم کی صدا اور زیادہ		171
شرمندہ سکینہؑ سے ہے سقائے سکینہؑ		172
شہیدان وفا		173
بے کس حسینؑ کشتۂ خنجر تجھے سلام		175
حق کا نشاں ہے کربلا حق پاسباں ہے کربلا		177
خاک شفا کو زینت سجدہ بنا دیا		179
پردے کی اہمیت کو علیؑ نے بتا دیا		181
تیروں سے سب فگار جنازہ حسنؑ کا ہے		183
نوحہ		185
تھے یقین و عزم کا شاہکار اصحاب حسینؑ		187
یا رب میری زباں کو وہ نوحہ سرائی دے		188
اکبرؑ جو اک شبیہ رسولؐ خدا لگے		189
لعین کاٹ کے بھی شہہ کا سر جھکا نہ سکے		190
نہ فیصلے کبھی حق کی کتاب کے بدلے		191
کربلا وہ ہے کہ جو ہے دین حقا کی حریم		192
سلام اے شہ مظلوم عابدؑ بیمار		193
ذکر شبیرؑ کی شہادت کا		195
یہ حسینؑ ابن علیؑ کا دین پر احسان ہے		196
سر ہے نیزے پہ لبوں پر ہے بیان اسلام		197

یقین و عزم و تنظیم و عمل کردار کی دنیا		198
ہم پیروی دین خدا کرتے رہیں گے		199
امت نے مصطفیٰ کو یہ تحفہ عطا کیا		200
جسے مٹانے زمانہ آئے اسے بچائے حسینؑ		201
حسینیت کا جہاں عرصۂ جہاد میں ہے		202
جان رسولؐ غرق لہو کربلا میں ہے		203
ہے انتظار بس ہمیں حکم امام کا		204
کی ہے بیاں خدا نے فضیلت حسینؑ کی		205
اسلام دے رہا ہے صدا اے میرے حسینؑ		206
جو غم سرور میں دو آنسو بہا سکتا نہیں		207
رضاء حق شہید کربلا ہے		208
نوحہ		210
کربلا تیغ ہے ہر عہد کے مرحب کے لیے		212
کربلا چلو		215
جو روشنی تجلی اسلام بن گئی		216
پرچم عباسؑ		221
زکوٰۃ کے مسئلہ پر اسلام آباد میں فقہ جعفری کے احتجاج پر جنرل ضیا کے دور حکومت میں لکھی گئی نظم		224
شہید عارف الحسینی		226
شہداء باب العلم		228
غلامان حرؑ		231
مجاہد اکبر رہبر اعظم		233
امریکہ مردہ باد		235
ملت ایران		236
مقرر سے خطاب		237
علامہ زمخشری (ماخوذ از تفسیر کشاف)		238
ملت اسلامی سے خطاب		239
سانحہ مکہ معظمہ		241
سوال گھائل		245
انقلاب		248
سلام		250
فلسطین		251
قرآن		252
آہ آقاء محسن الحکیم		253
قطعات		254
نذر آیت اللہ خمینیؒ		280
سانحہ عاشورہ محرم الحرام 2009		282

Presented by www.ziaraat.com

عرضِ گھائل

ہوش سنبھالا تو خود کو حسین آباد میرٹھ کے گلی کوچوں میں کھیلتا کودتا پلتا بڑھتا پایا۔ گھنٹہ گھر، ٹاؤن ہال اور منصبیہ عربی کالج، سات دہائیاں گزرنے کے بعد بھی اسی طرح نظروں میں گھومتے ہیں۔ حسین آباد کے محلے اور گلیاں جب تصور کے کواڑ کھولتے ہیں تو والدہ کا اپنے نام کی طرح شفیق مجسمہ بانہیں پھیلائے کھڑا نظر آتا ہے۔ ماں جو میرے دسویں سال میں ہی مجھ سے بچھڑ گئی تھی آج میرے اسّی کے پیٹے میں آجانے کے بعد بھی مجھے اسی طرح لوریاں سناتی محسوس ہوتی ہے۔ میری ایک نظم جو میں نے 75 سال کی عمر میں لکھی اس کے کچھ اشعار میرے جذبات کی ترجمانی کرسکتے ہیں۔ پوری نظم اس لیے شاملِ اشاعت نہیں کہ مجموعے کا موضوع مدحتِ اہلِ بیت ہے۔

گھر کے سایہ دار آنگن میں امن کے پرچم جیسی ماں
عظمت کا شاہکار ہے وہ اک حُسنِ مجسّم جیسی ماں
شفقت مہر نوازش اُلفت خُلق خلوص اور بے لوثی
جس میں یہ سب تصویریں ہیں ایسے البم جیسی ماں
وقت کے خنجر کی دھارا سے لگنے والے زخموں پر
خیر کی پٹی، پیار کا پھایا، سُکھ کے مرہم جیسی ماں

والدہ کی جدائی نے لڑکپن میں ہی شعور کو بڑی حد تک بیدار کردیا تھا اور اس محرومی کے باعث حسّاسیت شخصیت کا اہم جُز بن گئی۔ جوانی کی سرحد پر پہلا قدم رکھنے کے ساتھ ہی شاعری کا آغاز بھی ہوا اور غزلیں لکھیں۔

میں ۱۹۴۷ء میں پاکستان آگیا۔ اکتوبر ۱۹۴۸ء میں کراچی میں جٹ لینڈ لائنز کے علاقے میں رہائش ملی۔ اکثر شام کو اس کوشش میں کہ کوئی شناسا مل جائے گھر سے باہر آجایا کرتا تھا۔ بازار قریب تھا کچھ بند کچھ کھلی دکانیں ہوتی تھیں۔ بند دکانوں کے تختے پر بیٹھے کچھ لوگ اپنی اپنی رودادِ ہجرت بیان کرتے رہتے۔ چنانچہ میں بھی ایک دن سلام و دعا کرکے ایک دکان کے تختے پر بیٹھے چار پانچ لڑکوں کے ساتھ بیٹھ گیا۔ یہ سلسلہ طویل عرصہ تک جاری رہا۔ اس عرصہ میں قائدِ اعظم وفات پاگئے۔ قائدِ اعظم کے چہلم پر میں نے ایک نظم لکھی۔ شاعری کا عطیہ چونکہ ورثہ میں ملا تھا دادا پردادا اور والد محترم سے غرض آٹھویں پشت ہے اور نویں پشت میں میری ایک بیٹی اور ایک بیٹے میں شاعرانہ صلاحیت ہے۔ شکیل جعفری تو شعر و ادب کی بزم میں بڑے اچھے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ بات کر رہا تھا قائدِ اعظم کی وفات کی چنانچہ جو لکھا وہ بھی تختے ہی پر بیٹھ کر سنایا۔ حبیب جالب بھی اُس بزمِ تختہ پر آیا کرتے تھے لیکن شاعری کے سلسلہ میں اُن سے میرا پہلا تعارف تھا۔ اُس کے بعد کافی عرصہ تک تقریباً روزانہ ہی ملاقات جاری رہی کچھ وہ کہتے کچھ میں کہتا۔ والدِ محترم قبلہ اُستاد رسؔوا میرٹھی کو جب معلوم ہوا کہ صاحب زادے شاعری کرنے لگے ہیں غزلیں کہتے ہیں اور بزمِ تختہ پر بیٹھ کر سناتے ہیں تو بہت ناراض ہوئے چونکہ ہمارا گھرانہ کٹر قسم کا مذہبی تھا۔ مجھے اپنے پاس بٹھا کر بہت ہی پیار اور شفقت کے لہجہ میں سمجھانے لگے۔ فرمایا بیٹا "جھوٹ اور سچ کی سمجھ رکھتے ہو"؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا "جھوٹ لعنت اور غزل جھوٹ کا پلندہ ہے تم غزل کہتے ہو اپنی غزل کا کوئی ایک شعر سناؤ بے خوف ہوکر"۔ میں خاموش رہا تو وہ پھر کہنے لگے "بیٹا میں ناراض نہیں ہوں میں بہت خوش ہوں کہ تم شاعری کرنے لگے ہو"۔ میں نے کبھی ان کو بتایا ہی نہیں تھا کہ میں کچھ لکھتا ہوں میں نے اپنی غزل کا مطلع سنانا چاہا ابھی پہلا مصرعہ ہی پڑھا تھا تو انہوں نے کہا کہ "بس تم نے جو یہ لکھا ہے یہ "الف" سے لے کر "ی" تک جھوٹ ہے" وہ مصرعہ تھا (میرا دل پھونک کر یوں اُن کا تیرِ بے اماں نکلا) انہوں نے کہا کہ "تم سوچو یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے اور جھوٹ گناہِ کبیرہ ہے۔ کوشش کرو شاعرِ اہلبیت بنو یہ دنیا

Presented by www.ziaraat.com

و آخرت کے لیے نعمتِ عظمیٰ ہے میلادِ آئمہ میں بھی شرکت کیا کرو مجالسِ عزا ادب اور غور سے سنا کرو میلاد اور مجالس میں صدق وصفا کا بیان ہوتا ہے۔ میں نے والدِ محترم کی نصیحت پر عمل کیا۔ زیادہ مشکل اس لیے نہ ہوئی کہ حسین آباد کی ثقافت منصبیہ عربی کالج کا ماحول اور مجالس میر انیسؔ اور مرزا دبیرؔ کے مرثیے ہر وقت کے ساتھی تھے۔ اس پر طرفہ والد صاحب کی اُستادی اور شہرت چنانچہ جلد ہی منزلِ شوق تبدیل ہوئی اور مدحتِ ائمہ و اہلِ بیت کو مستقل شاعری کا موضوع بنالیا اور خود کو یک گونہ سکون کی کیفیت میں پایا۔ استاد رسواؔ میرٹھی میرے والد ہونے کے ساتھ ساتھ میرے استاد بھی ہیں اسی سبب سے میں اپنے نوحوں قصائد و قطعات میں ایسی روایات کو شامل نہیں کرتا جس میں مہندی چوڑیاں سہرے کے ذکر ہوں یہ اور بہت سی باتیں ہیں حقیقت بیانی کرتا ہوں جو دیکھتا ہوں وہ بے خوف و خطر لکھتا ہوں تنقیدِ بے جا ہوتی ہے سہہ لیتا ہوں کیونکہ اپنی سمت دیکھنے کی ہمارے یہاں روایت ختم ہو چکی ہے۔ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ گھائل انقلابی نوحہ لکھتا ہے۔ بے شک اگر سچ بات ہے تو میں نے انقلابی نوحوں کی بنیاد رکھی ہے۔ میرا تعلق برٹش آرمی اور پاک نیوی سے بھی رہا ہے اس لیے میرے جذباتِ عسکری بھی نظموں اور قصائد میں گاہ بگاہ نظر آئیں گے۔ میں نے حضرت جوشؔ ملیح آبادی کی صدارت میں کلام پیش کیا۔ اس وقت کے شعرائے کرام ڈاکٹر یاورؔ عباس، نسیمؔ امروہوی، قائمؔ امروہوی، زیبؔا ردولوی، سحرؔ فتح پوری، اداؔ جعفری، قمرؔ جلالوی اور رسواؔ میرٹھی نامور شعراء مانے جاتے تھے۔ کوئنز روڈ پر سیٹھ جعفر بھائی اور سیٹھ نظر بھائی کے بنگلے میں تین شعبان کا بڑا میلاد ہوتا ہے جو تمام رات بلکہ صبح دس گیارہ بجے تک جاری رہتا ہے۔ چودہ شعبان کو سرخ بنگلہ نیٹی جیٹی پل پر بڑی زبردست محفل ہوتی تھی۔ قصرِ مُسیّب میں بھی شعبان میں میلاد ہوتا ہے۔ یومِ علی نشتر پارک سے پہلے آرام باغ میں ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ ان تمام محافل میں شریک ہوتا رہا، لکھتا رہا، سناتا رہا۔ نقادوں نے کیا کہا کیا لکھا نہیں جانتا، اپنے بارے میں صرف اتنا جانتا ہوں۔

شاعرِ پنجتن پاک تو میں ہوں لیکن
اپنی بے مائیگی علم پہ پچھتاتا ہوں
کر کے دم نادِ علیؑ اپنے قلم پر گھائل
پھر جو ملتا ہے درِ علم سے لکھ پاتا ہوں

جب سے مدحِ اہلبیت میں قلم اٹھایا ہے حق و صداقت کی ہی راہ اپنائی ہے لیکن کچھ نوحہ خوان وقتاً فوقتاً خود میرے ہی ساتھ ناانصافی کرتے رہے۔ میرے پاس آئے کہا کہ اس مضمون پر نوحہ چاہیے۔ میں نے وعدہ کرلیا۔ اس پر انہوں نے اصرار کیا دو تین اشعار اگر ہمیں ابھی دے دیں تو ہماری مشق ہو جائے گی، طرز بن جائے گی۔ اگرچہ میں زود گو شاعر نہیں لیکن دو یا تین اشعار ان کو دے دیے بعض کو مُسدّس کا بند دے دیا اور کہا بھائی چار پانچ دن بعد آ کر لے جائیے۔ معلوم یہ ہوا کہ وہی اشعار جو میں نے اُن کو دیے ان میں مزید اشعار ملا کر نوحہ کیسٹ میں شامل کرلیا گیا۔ میں نے جو لکھا وہ دھرا کا دھرا رہ گیا۔ میرے نوحے جن لوگوں نے صحیح معنوں میں پڑھے ہیں اُن کا نام میں ضرور لوں گا اور وہ نام ہیں سید ہاشم رضا رضوی، صفدر رضوی اور محمد علی اسٹیل ٹاؤن والے، محافلِ میلاد میں اکثر لوگ میرا کلام پڑھتے ہیں اور ایک صاحب آئی ایس او کے دستہ میں میرے کلام کے بند دوسرے شعراء کے کلام میں ملا کر پڑھتے رہے۔ حد تو یہ ہے کیسٹ میں بھی دوسرے کی تحریر میں ڈال دیا۔ نعرۂ حیدری جو بہت پہلے ہاشم رضا پڑھ چکے تھے اس کا ایک بند کوئی نجفی صاحب ہیں نام یاد نہیں بہرحال کیسٹ میں من و عن موجود ہے۔ مجھے آئی ایس او کے وفد کے ہمراہ امام خمینیؒ کے چہلم پر ایران جانے کا موقع ملا۔ تفتان کے بارڈر پر میرا بیگ چوری ہو گیا۔ اس میں تین ڈائریاں موجود تھیں جن میں میرا کلام تھا۔ میں

Presented by www.ziaraat.com

سمجھتا ہوں کہ وہ میری زندگی کی کمائی تھی اس کے ضائع ہونے کا دکھ ہے۔ کبھی کچھ یاد آ جاتا ہے لکھ لیتا ہوں۔ اس میں ہاشم رضا کا بڑا کام ہے جو اُسے یاد تھا اور جو اس کے کیسٹوں میں تھا وہ اس نے مجھے لکھوا دیا۔ میرے کلام کی چوری کے زمرے میں ایک صاحب اور بھی ہیں جو شاہ فیصل کالونی میں رہتے ہیں۔ وہ بڑے کرّ وفر کے ساتھ میرا اور رُسوا میرٹھی کا کلام اپنے نام سے پڑھتے ہیں جب امام بارگاہ و مسجد علی رضا پر بم پھینکا گیا تھا شام کو وہاں احتجاج میں میں بھی تھا اور اسٹیج کے قریب موجود تھا۔ وہ صاحب اسٹیج پر آئے اور اپنے نام سے میری نظم جو میں نے ۱۹۶۵ء میں بھارت کے خلاف لکھی تھی اس کے تین بند پڑھے جس کا ایک مصرعہ ہے (توپ کے گولوں کو ہم روکتے ہیں سینوں سے) اُن سے ملاقات نہیں ہوئی کبھی، سنا ہے شاہ فیصل کالونی میں رہتے ہیں۔ رُسوا میرٹھی کے یہ چار مصرعہ بھی پڑھے تھے

قطعہ رُسوا میرٹھی

جسے حق خُلد کا سردار کر دے
وصیِ احمدِ مختار کر دے
وہ کب ہوگا طلب گارِ خلافت
خُدا بننے سے جو انکار کر دے

قارئین کرام فقہ جعفریہ میں رائج چند عقائد اور رسومات کے حوالے سے میرا لہجہ کبھی کبھی بہت تلخ بھی ہوا ہے جن صاحبان کی دل آزاری میرے ان خیالات کے باعث ہوئی ہو ان سے معذرت، کیوں کہ وہ ان کا راستہ ہے اور یہ میری رائے۔

جنرل ضیاء کی موت کے بعد پانچ یا چھ محرم کو حضرت علامہ جناب طالب جوہری صاحب نے نشتر پارک کی مجلس میں منبرِ رسولؐ سے جنرل ضیاء کی فاتحہ خوانی کی اور ضیاء کے لواحقین کو پرسہ دیا۔ میں نے تین قطعات لکھ کر سات محرم کو نشتر پارک میں تقسیم کر دیے جو کہ درج ذیل ہیں اس کے بعد جو ہوا وہ کہانی پھر کبھی۔

تعزیت جس کی بھی چاہیں، کیجئے حق ہے آپ کا
بیوۂ فاسق کو پُرسہ دیں کہ اس کی ماں کو دیں
باادب یہ آپ کی خدمت میں لیکن عرض ہے
منبرِ ختم الرّسلؐ سے یہ نہ ہرگز کام لیں

آپ کے ذاتی مراسم ٹھیک ہیں اپنی جگہ
جذبۂ ملّت نہ یوں مجروح خدارا کیجیے
فاتحہ پڑھیے نہ منبر سے یزیدِ وقت کی
صرف بی بی سیدہ زہراؑ کو پُرسہ دیجیے

Presented by www.ziaraat.com

عرض صرف اتنی سی تھی کہ منبرِ شبیرؑ سے
فاتحہ فرمائیں نہ باطل کے پیروکار کی
اس لیے لُوٹا ضیاء النقویؒں نے حق کا کیمپ
یہ خطا تھی خادمانِ حیدرِ کرارؑ کی

میں نے جو کچھ لکھا اہلِ بیت کی محبت میں اپنی عقل و دانش اور سوجھ بوجھ کے مطابق لیکن جو خوشی اور پذیرائی مجھے دعائے کمیل کا منظوم ترجمہ کر کے حاصل ہوئی اس پر بہت شاداں ہوں۔ دعا کا لفظ لغوی نکتہ نگاہ سے طلب کرنے اور خواہش کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔ ذہنی طور پر ہر مومن لفظ دعا کو مخصوص کر چکا ہے اپنے پروردگار مالکِ حقیقی سے طلبی کو اور اگر یہ طلب اور خواہش رجوع قلب سے معبودِ ایزدی سے انبیاء اولیاء ائمہ معصومین اور خاص طور پر پنجتن پاک کے وسیلے اور معرفت سے کی جائے تو بارگاہِ ایزدی میں قبولیت کی منزل پا جاتی ہے۔

بقولِ اقبال!

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

معذرت کے ساتھ عرض کر رہا ہوں، عربی زبان سے چونکہ ہر مومن اچھی طرح واقف نہیں ہوتا، عربی تو پڑھ سکتا ہے قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے لیکن بغیر معنی مقصد حاصل نہیں کر سکتا اور مقصد برآوری کے لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ وہ کیا کہہ رہا اور کس سے کہہ رہا ہے، اسی چیز کو مدِنظر رکھتے ہوئے ناچیز نے دعائے کمیل کا عام فہم آسان اور روزانہ استعمال ہونے والی زبان میں منظوم ترجمہ کرنے کی جسارت کی اور بڑی ذمہ داری کے ساتھ لہٰذا قارئینِ کرام سے گزارش کہ اگر کوئی کوتاہی ناچیز کی پیشِ نظر ہو تو اسے سہواً سمجھ کر اس کی اصلاح فرمائیں۔

جن احباب نے میرے کلام کو کتابی شکل میں پیش کرنے کی تحریک مجھ میں پیدا کی اور عملی طور پر اس کی اشاعت میں میری مدد اور رہنمائی فرمائی ان کا ممنون ہوں، خصوصاً بڑے بھائی ضیاء الاسلام کا جو انتہائی سخن فہم اور زبان شناس انسان ہیں۔ علی عباس اشعری اور ان کے صاحب زادوں شان عباس اشعری، عارف عباس اشعری، عامر عباس اشعری اور عاکف عباس اشعری جنھوں نے ہمیشہ میرے کلام کو سراہا اور اب عملی طور پر اس کو کتابی صورت میں پیش کرنے میں میری معاونت کی۔ عارف عباس اشعری جن کا شمار فنِ مصوری کے اچھے تخلیق کاروں میں ہوتا ہے انھوں نے اس کتاب کے سرِ ورق کو ڈیزائن کیا۔ میرے بچوں شکیل جعفری اور کوثر زہرا ہمہ وقت میرے معاون و مددگار رہے۔ ان تمام احباب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

شکریہ

احقر گھائل میرٹھی
۹۵-سی، جامی کمرشل اسٹریٹ نمبر۱۱
فیز سیون ایکسٹینشن ڈیفنس اتھارٹی
فون: ۳۵۸۹۳۸۶۷/۳۵۸۹۶۱۷۲

Presented by www.ziaraat.com

دُعائے کمیل کا منظوم ترجمہ

دعائے کمیل یہ وہ مُقدس دعا ہے جو پروردگارِ عالم نے حضرت خضرؑ پر نازل فرمائی اور حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے جلیل اُلقدر صحابی وشاگرد حضرت کمیل ابن زیاد کو عنایت فرمائی۔

اسی دعا کی برکت سے حضرت کمیل بن ابنِ زیاد حجاج جیسے ظالم کے ظلم سے محفوظ رہے اس مُقدّس دُعا کی جتنی فضیلت بیان کی جائے کم ہے اس مُقدّس دعا کا ترجمہ کئی علمائے کرام فارسی' اردو' انگریزی میں کرچکے ہیں اور منظوم ترجمہ بھی میری نظر سے گزرا ہے مگر پھول بے شک خوب صورت ہوتا ہے۔ ہر ایک کی خوشبو بھی الگ الگ ہوتی ہے۔ نثر' نظم دونوں میں بہت اچھے ترجمے موجود ہیں مگر جس سادگی عام فہم اور سلیس زبان میں جناب گھائل صاحب نے ترجمہ فرمایا ہے۔ ترجمہ بہرحال ترجمہ ہوتا ہے اصل نہیں' مگر گھائل صاحب کا منظوم ترجمہ پڑھ کر مجھے محسوس ہوا کہ آدمی اگر چاہے تو اصل کو ترجمہ میں اتار سکتا ہے یہ بھی ہر شخص کا کام نہیں یہ گھائل صاحب کا کمال ہے۔ میں نے ایک ایک لفظ کو غور سے پڑھا' مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے اصل عبارت پڑھ رہا ہوں۔ خدا بحقِ معصومین گھائل جناب کا سایہ ملت پر قائم ودائم رکھے۔ (آمین)

احقر

سید فاضل حسین موسوی

فروغِ ایمان ٹرسٹ' ایس ٹی ون' بلاک ڈی'

شمالی ناظم آباد' کراچی۔ فون: ۶۶۳۲۶۰۸

Presented by www.ziaraat.com

اُدعُونی اَستجِب لَکُم

ترجمہ

منظوم دُعائے کمیل

(اردو)

گھائل میرٹھی

Presented by www.ziaraat.com

مولائے کائنات امیرالمومنین حضرت علیؑ ابن ابو طالب علیہ السلام نے یہ دعائے فضیلت حضرت کمیل بن زیاد رحمتہ اللہ علیہ کو تعلیم کرتے وقت فرمایا اور تاکید کی کہ اس دُعا کو ہر شب جمعہ پڑھا کرو تو بہت بہتر ہے ورنہ مہینہ میں ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ کرسکو تو سال میں ایک بار ضرور پڑھ لیا کرو خاص طور پر ماہِ شعبان کی چودہ اور پندرہ تاریخ کی درمیانی شب میں۔ آپ نے آخر میں حضرت کمیل سے فرمایا کہ اس دُعا کی اتنی فضیلت ہے کہ اگر کوئی اپنی زندگی میں اس دُعا کو ایک بار پڑھ لے تو ربّ کعبہ اس کو ثوابِ عظیم سے نوازے گا اور اس دُعا کے طفیل اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

منظوم دُعائے کمیل

کرتا ہوں پاک نامِ خدا سے میں ابتدا
جو مہرباں ہے بخشنے والا بہت بڑا

معبود میرے تجھ سے میری یہ ہے التجا
پروردگار اُس تیری رحمت کا واسطہ

ہر شے پہ جو محیط زمین و زماں میں ہے
ہر اِک نفس ہمارا کہ جس کی اماں میں ہے

یارب تجھے ہے اس تیری قدرت کا واسطہ
غالب ہر ایک شے پہ ہے تو جس سے اے خدا

جس کے سبب سے ہے تیرے آگے جُھکی ہوئی
ہر چیز جس کے سامنے عاجز بنی ہوئی

ہے واسطہ خدا تیرے جبروت کا تجھے
جس سے ہر اک چیز پہ حاوی تُو ہی تو ہے

یارب تجھے ہے اُس تیری عزّت کا واسطہ
ہے بند جس کے سامنے ہر شے کا راستہ

دیتا ہوں تجھ کو تیری اُس عظمت کا واسطہ
ہر شے سے جو عیاں ہے ہر ایک سَمت جا بجا

اُس تیری سلطنت کا تجھے واسطہ خدا
قائم ہے جو ازل سے ہر ایک شے پہ ہر جگہ

ہے واسطہ تجھے تیری اُس ذاتِ پاک کا
ہر چیز کو فنا ہے مگر جس کو ہے بقا

پروردگار ان تیرے ناموں کا واسطہ
جن کے اثر سے خاک کے ذرّے ہیں کیمیاء

اُس علم کا تیرے تجھے دیتا ہوں واسطہ
ہر چیز کا ہے جس نے احاطہ کیا ہوا

ہے واسطہ تجھے تیرے اُس نورِ ذات کا
ہر شے کو جس کی ضو نے مُنوّر بنا دیا

تُو نورِ حقیقی ہے تُو ہی طیّب و طاہر
سب پہلوں سے تُو پہلا ہے سب پچھلوں سے آخر

سب میرے گناہ معاف وہ کر میرے خدایا
جس نے کہ سزا کا مجھے حق دار بنایا

یارب معاف کر دے میری سب وہ خطائیں
ہیں جن کے سبب چار طرف میرے بلائیں

سب میرے گناہ معاف وہ کر باری تعالیٰ
محرومیِ نعمت کا سبب جو بھی ہوں مولا

اے پالنے والے وہ گناہ بخش دے میرے
مقبول دعاؤں کو جو ہونے نہیں دیتے

وہ میرے گناہ بخش دے سب اے میرے معبود
رحمت کی امیدوں کو جو کر دیتے ہیں نابود

کُل میرے گناہ معاف وہ کر خالقِ اکبر
لاتے ہیں جو ہر گام مصیبت میرے سر پر

یارب وہ سب خطائیں میری کر دے درگزر
جو مجھ سے بھول میں ہوئیں یا جان بوجھ کر

مولا میں چاہتا ہوں کہ تیرے قریب آؤں
دل میں ہو تیری یاد میں دنیا کو بھول جاؤں

بس تُو ہی تُو ہو عرض ہے تیری جناب میں
میرا سفارشی بھی سفارش کے باب میں

تیرے کرم کا واسطہ دے کر میں اے خدا
تجھ سے صمیمِ قلب سے کرتا ہوں التجا

معبود میرے مجھ کو تیرا قرب ہو عطا
کرتا رہوں میں شکر تیرا میرے کبریا

اور اپنی یاد اب تُو میرے دل میں ڈال دے
توفیق مجھ کو تُو یہ میرے ذوالجلال دے

Presented by www.ziaraat.com

رو کر رجوعِ قلب سے کرتا ہوں التجا
یارب جو بھول چوک میں مجھ سے ہوئی خطا

کر دے معاف مجھ کو بس اب مجھ پہ رحم کھا
اور تُو نے میرا حصہ جو مجھ کو کیا عطا

اس پر تُو مجھ کو راضی و قانع قرار دے
اور دل کو تُو سکوں میرے پروردگار دے

یارب تیرے حضور میں اُس شخص کی طرح
کرتا ہوں میں سوال بصد عجز و التجا

فاقہ کشی کے کرب سے جو ہمکنار ہو
یارب مصیبتوں کا جو پیہم شکار ہو

تنگ آ کے ابتلاءِ جہاں سے جو یہ کرے
اپنی ضرورتوں کو تیرے سامنے رکھے

طالب وہ ہر گھڑی ہو تیرے لطف و کرم کا
خواہاں ہو عنایت کا تیری زیادہ سے زیادہ

یارب یہ سلطنت تیری سب سے عظیم ہے
رُتبہ بلند تر تیرا ربِّ کریم ہے

تدبیر تیری آتی کسی کو نہیں نظر
ظاہر ہر ایک حکم تیرا اور صاف تر

غالب ہے تیرا قہر ہر ایک خاص و عام پر
قدرت ہے کارفرما تیری ہر مقام پر

ممکن نہیں جو تیری حکومت سے بچ کے جائے
وہ جس جگہ بھی جائے وہاں پر تجھ ہی کو پائے

یارب خطا کو بخشنے والا تُو ہی تو ہے
سب میرے عیب ڈھانپنے والا تُو ہی تو ہے

میرے بُرے کو بدلے جو اچھے عمل کے ساتھ
تیرے سوا کوئی نہیں معبودِ کائنات

تیرے سوا کوئی نہیں معبود اے خدا
تُو پاک ہے لبوں پہ میرے تیری ہے ثناء

میں نے خود اپنی ذات پہ یہ ظلم کر لیا
نادانیوں نے میری مجھے بے حیا کیا

میں سوچ کر ہمیشہ یہ ہی مطمئن ہوا
پہلے بھی تو نے یاد رکھا مجھ کو اے خدا

اور اپنی نعمتوں سے نوازا ہے ہر گھڑی
تو نے میری برائیوں کی پردہ پوشی کی

اللہ میرے اے میرے مالک میرے خدا
رکھی ہے تو نے دور بہت مجھ سے ہر بلا

کتنی ہی لغزشوں سے بچا کر مجھے رکھا
کتنی ہی آفتوں سے ہٹا کر مجھے رکھا

اور ایسی میری خوبیاں مشہور ہوگئیں
جن کا کبھی میں اہل تھا اور آج بھی نہیں

یارب مصیبتیں میری اب اور بڑھ گئیں
بدحالیاں اب اور بھی حد سے گزر گئیں

اعمال میرے نیک بہت کم ہیں یا خدا
دنیا کے بھاری بوجھ سے میں ہوں دبا ہوا

محروم ہر نفع سے ہر ایک گام یا خدا
مجھ کو میری درازیِ امید نے کیا

دنیا نے اپنی جھوٹی چمک اور دمک کے ساتھ
دھوکہ دیا ہے مجھ کو سنہری جھلک کے ساتھ

ٹال و مٹول اور خیانت کی بات کی
میرے نفس نے دھوکہ دہی میرے ساتھ کی

دے کر تجھے میں تیری ہی عزّت کا واسطہ
یارب تیرے حضور یہ کرتا ہوں التجا

مولا بُرے عمل میرے شامل نہ ہوسکیں
میری دعا کی راہ میں حائل نہ ہوسکیں

جو میرے راز تجھ پہ ہیں وا خالقِ جلیل
ان کے سبب سے مجھ کو نہ تو کیجیو ذلیل

Presented by www.ziaraat.com

تنہائی میں جو میں نے بدی اور برائی کی — وہ خواہشاتِ نفس تھیں میری بڑھی ہوئی
پیہم میری ناسمجھی و کوتاہی کے سبب — غفلت میں جو بھی کام ہوئے مجھ سے میرے رب
ان کی سزا کے دینے میں جلدی نہ کیجیو — معبود مجھ پہ رحم سے تو کام لیجیو
پروردگار صدقے میں اپنے وقار کے — حالوں پہ رحم کرنا تو مجھ گناہ گار کے
تو مجھ پہ مہربان ہی رہنا میرے خدا — اور میرے معاملات پہ کرنا کرم سدا
معبود میرے میرے خدا اب تیرے سوا — ہے کون جوکہ دور رکھے مجھ سے ابتلاء
اپنے لیے میں تیرے سوا ربّ ذوالجلال — نظرِ کرم کے کرنے کا کس سے کروں سوال
مولا میرے اے میرے خدا میرے کبریا — میں نے خلاف اپنے ہی خود فیصلہ دیا
کیوں کہ ہوائے نفس کے پیچھے ہی میں چلا — دیوانہ تھا عدو کے میں زرّین خواب کا
میں نے نہ اس سے اپنا بچاؤ کبھی کیا — پھندے میں خواہشات کے اپنی میں پھنس گیا
امداد اس کی پھر میری تقدیر نے بھی کی — اس طرح میں نے حدِّ مقرر بھی توڑ دی
یارب نہیں ہے پاس میرے اس کا کچھ جواب — جو کر چکا ہوں حکم عدولی کا ارتکاب
مولا تُو بہرحال ہے تعریف کے قابل — جو کچھ بھی ہوا میری خطا کا ہے وہ حاصل
اس امر پہ تو نے جو کیا فیصلہ صادر — مولا جو تیرا حکم ہے تو حاضر و ناظر
یارب جو آزمائشیں اکثر میری ہوئیں — ان کے خلاف پاس میرے عذر کچھ نہیں
مولا میں اپنی بہت سی کوتاہیوں کے بعد — اپنے نفس کے ظلم و ستم رانیوں کے بعد
پروردگار! معافی کا میں خواست گار ہوں — اپنے کیے پہ مولا بہت شرم سار ہوں
یارب میں دل شکستہ ہوں گھبرا گیا ہوں میں — کرتوتوں سے بدی کے بھی باز آ گیا ہوں میں
تو بخشنے والا ہے میں بخشش کا طلب گار — تو قادرِ مطلق ہے میں بندہ ہوں خطا کار
مولا تیری جناب میں نادانیوں کے ساتھ — حاضر ہوا ہوں آج پشیمانیوں کے ساتھ
سرزد جو مجھ سے ہوچکا اتنا وہ بار ہے — بعد اس کے کوئی جاہے نہ راہِ فرار ہے
تیرے سوا میں اپنا مددگار کس کو پاؤں — میں جس کے پاس معاملہ اپنا یہ لے کے جاؤں
کر دے بس اب معاف مجھے میرے کبریا — اور مجھ کو اپنے دامنِ رحمت میں دے جگہ
یارب میری معافی کی درخواست کر قبول — کر رحم میرے حال پہ مشکل کو دے نہ طُول
اس جسمِ ناتواں کی میری ہڈیوں پہ رحم — میرے بدن کی جلد کی کمزوریوں پہ رحم
اے وہ کہ تیری ذات کہ جس کی ہے یہ عطا — مجھ کو وجود بخشا مجھے پرورش کیا
میرا خیال رکھا نگہباں رہا میرا — کی میرے حق میں بہتری پیدا کری غذا
پس جس طرح سے تونے یہ پہلے کرم کیا — سامان بہتری کا میری ہر قدم کیا

Presented by www.ziaraat.com

اب بھی وہ مجھ پہ پہلا سا فضل و کرم رہے
پروردگار! اب نہ کوئی مجھ کو غم رہے

معبود میرے میرے خدا میرے کبریا
قربان تیرے تیری مشیّت کے میں فدا

حیراں ہوں اس پہ تو مجھے ایسا عذاب دے
دوزخ کی آگ میں مجھے جلنے کو ڈال دے

وحدت کا جب کہ میں تیری اقرار کرچکا
کلمہ سے اپنے ذہن کو سرشار کرچکا

دل معرفت سے تیری ہے میرا سجا ہوا
جب کہ میری زباں پہ ہے تیرا ہی تذکرہ

ہے دل میں میرے تیری محبت بسی ہوئی
لو میرے ہر نفس کی ہے تجھ سے لگی ہوئی

میں صدق دل سے اپنا خدا تجھ کو مان کر
کرتا ہوں اعتراف خطا حق کو جان کر

اور گڑگڑا کے تجھ سے دعا مانگتا ہوں میں
تُو مہرباں بڑا ہے یہ بس جانتا ہوں میں

لیکن نہیں عذاب یہ مجھ پر نہیں نہیں
میری خطا سے تیرا کرم ہے سوا کہیں

ممکن نہیں تُو اس کو سہارا نہ دے سکے
پالا ہو جس کو تُونے اسے یوں ہی چھوڑ دے

بخشا ہو فیض تُونے جسے اپنے قُرب سے
ممکن نہیں کہ دور تُو ہی پھر اسے رکھے

یا تُو اُسے پھر اپنے یہاں سے نکال دے
جس کو اَماں تُو خود ہی میرے ذوالجلال دے

یا پھر تُو کرے اس کو بلاؤں کے حوالے
جس شخص پہ تُو رحم کرے پالنے والے

یہ بات میں سمجھا نہیں معبود کہ کیا ہے
جو تجھ سے کرے پیار اسی کو تُو سزا دے

مالک میرے معبود میرے اے میرے آقا
کیا آتشِ دوزخ میں تُو ان سب کو رکھے گا

وہ چہرے جو عظمت کو تیری کرتے ہیں سجدے
جو تیرے سوا اور کہیں بھی نہیں جھکتے

یا پھر وہ زباں جس کو ہے توحید کا اقرار
جو حمد و ثناء تیری کرے مالک و مختار

وہ دل جو تجھے اپنا خدا مان چکے ہوں
وہ دل جو تیری ذات کو پہچان چکے ہوں

یا پھر وہ دماغ اور وہ سرِ جن میں ہے سودا
تیرے ہی بتائے ہوئے سب علم و ہنر کا

یا دستِ دعا وہ جو تیری سمت اٹھے ہوں
یا پاؤں جو مسجد کی طرف دوڑ رہے ہوں

اقرارِ خطا کرتے ہیں یہ حق کے پرستار
ہے ان کو فقط تیری اطاعت سے سروکار

نہ تو تیری نسبت سے کوئی ایسا گماں ہے
نہ ہی تیری جانب سے کوئی ایسا نشاں ہے

اے پالنے والے تجھے سب میری خبر ہے
کمزوری پہ ہر ایک میری تیری نظر ہے

دنیا کی تکالیف کی معمولی سی سختی
مجھ سے تو وہ برداشت بھی مولا نہیں ہوتی

دنیا کی تکالیف سے جب پڑتا ہے پالا
کم ہوتا ہے حالاں کہ مصائب کا وہ وقفہ

مالک میرے معبود میرے اے میرے آقا
پھر کیسے میں عقبیٰ کی مصیبت کو سہوں گا

طولانی ہے جب عرصۂ آلام وہاں کا
اور اُس میں ہمیشہ کے لیے رہنا پڑے گا

ایک بار ہی اس سمت چلے جائیں گے وہ لوگ
بے شک نہ عذابوں میں کمی پائیں گے وہ لوگ

Presented by www.ziaraat.com

کیوں کہ وہ عذاب ہوگا تیرے غیض کا آقا
جس کو یہ زمیں اور فلک سہہ نہ سکے گا
میں جب کہ تیرا ایک ہوں مجبور سا بندہ
مالک میرے معبود میرے اے میرے آقا
درد ناک عذابوں کی کہ معافی کی خطا کی
دشمن جو تیرے روزِ ازل ہی سے ہیں مولا
جو تیری بلاؤں کے سزاوار ہیں یارب
اور اپنے ہی احباب سے اور ولیوں سے مجھ کو
تیرے ہی عطا کردہ عذابوں پہ خدایا
کیوں کر تیری رحمت کی جدائی میں سہوں گا
برداشت بھی کرلوں جو تیری آگ کی گرمی
برداشت کروں گا میں بتا تُو ہی الٰہی
سب حق ہے پر اللہ میرے اس کے علاوہ
ہے جب کہ مجھے تجھ سے بڑی آس خدایا
پس اے میرے مالک میرے خالق میرے آقا
گویائی میری باقی جو تُونے رکھی وہاں
تیرا ہی نام لے کے پکاروں گا بارہا
پھر آہ و بکا تیرے ہی آگے میں کروں گا
میں فرقتِ رحمت میں تیری روؤں گا ایسے
پیہم میں پکاروں گا تجھے تُو کہ کہاں ہے
اے مومنوں کے مالک و مختار مدد کر
ہر جا تُو ہی فریادی کی فریاد کو پہنچا
ظاہر ہے تیری ذات کہ تُو ربِّ علی ہے
حیران ہوں مولا کہ یہ کس طرح سے ہوگا
جو بندۂ مسلم ہو تیرا میرے خدایا
اور قیدِ جہنم میں رہے تیرا وہ بندہ
بدلے میں اُسے جُرم کے اور اپنی خطا کے
لیکن وہ تیرے لُطف کا رحمت کا طلب گار

ناراضگی کا تیری سبب ہوگا کہ جس کا
مولا میرا اس وقت میں کیا حال بنے گا
ہوں عاجز و لاچار بھی اور لاغر و ادنیٰ
کس کس کے لیے تجھ سے میں فریاد کروں گا
سختی کی مصیبت کی کہ طولانی سزا کی
پس تُونے اگر ان کے مجھے ساتھ میں رکھا
جو لوگ تیرے نام سے بے زار ہیں یارب
معبود میرے تُونے جدا کر بھی دیا تو
میں صبر بھی کرلوں تو بتا اے میرے آقا
اس آتشِ فرقت سے تو میں اور پھُکوں گا
سہہ بھی لوں اگر تیرے جہنم کی میں سختی
کس طرح سے محرومی تیری نظرِ کرم کی
کیوں کر میں بھلا آتشِ دوزخ میں رہوں گا
تُو ہی تو ہے بس ایک میرا بخشنے والا
سچّی تیری عزّت کی قسم کھاتا ہوں مولا
یارب تو پھر میں اہلِ جہنم کے درمیاں
جیسے امیدوارِ کرم دے تجھے صدا
جیسے کوئی فریادی کہیں روتا ہے مولا!
اپنوں سے بچھڑنے پہ کوئی روتا ہو جیسے
فریاد میری سن میرے مولا تو جہاں ہے
اے عارفوں داناؤں کی سرکار مدد کر
سچّوں کے دلوں کا تُو ہی محبوب ہے مولا!
کرتا ہوں تیری حمد کہ تُو میرا خدا ہے
تُو آتشِ دوزخ سے صدا اُس کی سُنے گا
اور حکمِ عدولی کی تیری سہتا ہو ایذا
ہو اس پہ گناہوں کے عذابوں کا بھی پھندا
رکھا بھی ہو طبقات میں دوزخ کے بٹھا کے
وہ عاجز و مجبور مصیبت کا گرفتار

Presented by www.ziaraat.com

کیوں کہ وہ عذاب ہوگا تیرے غیض کا آقا ناراضگی کا تیری سبب ہوگا کہ جس کا
جس کو یہ زمیں اور فلک سہہ نہ سکے گا مولا میرا اس وقت میں کیا حال بنے گا
میں جب کہ تیرا ایک ہوں مجبور سا بندہ ہوں عاجز و لاچار بھی اور لاغر و ادنیٰ
مالک میرے معبود میرے اے میرے آقا کس کس کے لیے تجھ سے میں فریاد کروں گا
درد ناک عذابوں کی کہ معافی کی خطا کی سختی کی مصیبت کی کہ طولانی سزا کی
دشمن جو تیرے روزِ ازل ہی سے ہیں مولا پس تُونے اگر ان کے مجھے ساتھ میں رکھا
جو تیری بلاؤں کے سزاوار ہیں یارب جو لوگ تیرے نام سے بے زار ہیں یارب
اور اپنے ہی احباب سے اور ولیوں سے مجھ کو معبود میرے تُونے جدا کر بھی دیا تو
تیرے ہی عطا کردہ عذابوں پہ خدایا میں صبر بھی کرلوں تو بتا اے میرے آقا
کیوں کر تیری رحمت کی جدائی میں سہوں گا اس آتشِ فرقت سے تو میں اور پھُکوں گا
برداشت بھی کرلوں جو تیری آگ کی گرمی سہہ بھی لوں اگر تیرے جہنم کی میں سختی
برداشت کروں گا میں بتا تُو ہی الٰہی کس طرح سے محرومی تیری نظر کرم کی
سب حق ہے پر اللہ میرے اس کے علاوہ کیوں کر میں بھلا آتشِ دوزخ میں رہوں گا
ہے جب کہ مجھے تجھ سے بڑی آس خدایا تُو ہی تو ہے بس ایک میرا بخشنے والا
پس اے میرے مالک میرے خالق میرے آقا سچی تیری عزت کی قسم کھاتا ہوں مولا
گویائی میری باقی جو تُونے رکھی وہاں یارب تو پھر میں اہلِ جہنم کے درمیاں
تیرا ہی نام لے کے پکاروں گا بارہا جیسے امیدوارِ کرم دے تجھے صدا
پھر آہ و بکا تیرے ہی آگے میں کروں گا جیسے کوئی فریادی کہیں روتا ہے مولا!
میں فرقتِ رحمت میں تیری روؤں گا ایسے اپنوں سے بچھڑنے پہ کوئی روتا ہو جیسے
پیہم میں پکاروں گا تجھے تُو کہ کہاں ہے فریاد میری سن میرے مولا تو جہاں ہے
اے مومنوں کے مالک و مختار مدد کر اے عارفوں داناؤں کی سرکار مدد کر
ہر جا تُو ہی فریادی کی فریاد کو پہنچا سچوں کے دلوں کا تُو ہی محبوب ہے مولا!
طاہر ہے تیری ذات کہ تُو ربِّ علی ہے کرتا ہوں تیری حمد کہ تُو میرا خدا ہے
حیران ہوں مولا کہ یہ کس طرح سے ہوگا تُو آتشِ دوزخ سے صدا اُس کی سُنے گا
جو بندۂ مسلم ہو تیرا میرے خدایا اور حکم عدولی کی تیری سہتا ہو ایذا
اور قیدِ جہنم میں رہے تیرا وہ بندہ ہو اس پہ گناہوں کے عذابوں کا بھی پھندا
بدلے میں اُسے جُرم کے اور اپنی خطا کے رکھا بھی ہو طبقات میں دوزخ کے بٹھا کے
لیکن وہ تیرے لطف کا رحمت کا طلب گار وہ عاجز و مجبور مصیبت کا گرفتار

Presented by www.ziaraat.com

آگے تیرے فریاد کرے آہ و بکا سے وحدت کو تیری ماننے والوں کی طرح سے
سرکار میں تیری ہی تجھے اے میرے مولا دے واسطہ تجھ کو تیری شانِ اَحدی کا
اے لاشریک وحدہٗ جلاّ جلالہٗ کس طرح اس عذاب میں دیکھے گا اس کو تُو
جب کہ گزشتہ رحمتوں کی اس کو آس ہو تیرا ہی نام جس کے لبوں کی اساس ہو
دوزخ کی آگ ایذا اسے دے سکے گی کیا جس کو ہو ہر مقام پہ تیرا ہی آسرا
دوزخ کے شعلے اس کو جلائیں گے کس طرح تو جب کہ اس کی سُن رہا ہوگا خود ہی صدا
اور دیکھ رہا ہوگا اسے تُو میرے یزداں پھر شورِ جہنم سے وہ کیوں ہوگا پریشاں
اے ذاتِ اَحد ربِّ عُلیٰ طیّب و طاہر کمزوریاں سب اس کی تجھے جب کہ ہوں ظاہر
سچائی سے بھی اس کی تُو آگاہ ہو مولا پھر کس لیے طبقاتِ جہنم میں وہ ہوگا
کیا آتشِ دوزخ سے پریشان وہ ہوگا یارب وہ تجھے جب کہ صدا دیتا رہے گا
کس طرح یہ ممکن ہے میرے پالنے والے کہ فضل کی تیرے وہ رہے آس لگائے
مولا وہ تجھے تَو پکارے امداد بلائے اور تُو اسے دوزخ کے نہ شعلوں سے بچائے
یارب تیری نسبت سے کہاں ایسا گماں ہے تجھ جیسا مہربان میرے مولا کہاں ہے
نہ ہی تو تیرے فضل سے کچھ ایسا ہوا ہے اور نہ ہی کرم تیرا کبھی ایسا رہا ہے
توحید پرستوں کو برے حال میں دیکھے اور ان کی خطاؤں کو کرم تیرا نہ بخشے
اس بات پہ اپنا میں یقیں رکھتا ہوں پختہ جو منکر و دشمن ہیں تیری ذات کے آقا
تُو حکم عذابوں کا اگر ان کو نہ دیتا اور فیصلہ ان کے لیے دوزخ کا نہ کرتا
پھر رکھتا جہنم کو تُو اس طرح سے ٹھنڈا وہ جائے اماں ہوتی جہنم نہیں ہوتا
بنتا نہ تیرے غیض کا پھر کوئی نشانہ ہوتا نہ جہنم میں کسی کا بھی ٹھکانہ
معبود میرے میرے خدا میرے الٰہی پر تُونے قسم اپنے ہی ناموں کی ہے کھائی
ڈالے گا جہنم میں انہیں تُو میرے یزداں کافر ہوں کہ مشرک ہوں اَجنّاً کہ وہ انساں
دوزخ میں ہمیشہ کے لیے ان کو رکھے گا دشمن جو تیرے نام کے ہیں باری تعالیٰ
اے تُو کہ جو لائق ہے بہت حمد و ثناء کے احسان کیا بندوں پہ تُونے یہ بتا کے
ارشاد ہے قرآں میں تیرا اے میرے داور فاسق نہیں ہوتا کبھی مومن کے برابر
ہے اس تیری قدرت کا تجھے واسطہ مولا جس نے کہ ہر ایک شے کا ہے مقسوم بنایا
ان فیصلوں کا تُونے جو صادر کیے یارب اور ان کا بھی جن پر کہ یہ نافذ کیے یارب
اور قابو بھی ان پر ہے تیرا خالقِ اکبر کہتا ہوں اُنہی کا میں تجھے واسطہ دے کر
سرزد وہ ہر ایک جرم کہ جو مجھ سے ہوا ہو ہر ایک گناہ میں نے جو دنیا میں کیا ہو

Presented by www.ziaraat.com

ہر میری برائی کہ جو کی میں نے چھپا کر
ہر میری وہ نادانی جو مجھ سے ہوئی اکثر

چھپ کر وہ ہوئیں مجھ سے کہ ظاہر میں ہوئی ہوں
مولا میری بخشش میں وہ حائل نہ کبھی ہوں

مولا تُو شبِ نیمۂ شعباں کی خوشی میں
یارب تُو مجھے بخش دے اس نیک گھڑی میں

تُو ان کو بھی کر معاف عمل بد جو ہیں میرے
وہ جن کو فرشتوں نے لکھا حکم سے تیرے

ہر ایک عمل کے میرے جو نگراں ہیں دن رات
شاہد ہیں اعضاء اور جوارح کے ساتھ ساتھ

اور سب سے بڑا خود ہی ہے تُو دیکھنے والا
ہر ایک میرے اچھے برے کام کا مولا

تُو بات بھی وہ جانتا ہے میرے الٰہی
جو تیرے دو فرشتوں سے مخفی بھی رہ گئی

رحمت میں اپنی تُو نے کہ جس کو چھپا لیا
اپنے کرم کے پردے میں تُو نے جسے رکھا

معبود میرے تجھ سے میری التجا ہے یہ
حصہ میرے خدا مجھے زیادہ سے زیادہ دے

ہر اس بھلائی سے جو تیری سمت سے ملے
احسان اور فضل سے اپنے جو تُو کرے

ان نیکیوں سے تُو نے جنہیں عام ہے کیا
اس رزق سے بھی تُو نے کہ جس کو بڑھا دیا

ہر اس گناہ سے جو تیری ذات بخش دے
ان غلطیوں سے جن کو کہ پوشیدہ تُو رکھے

اے ذوالجلال! میرے خدا میرے کبریا
اے میرے جسم و جان کے مالک میرے خدا

اے وہ کہ جس کی ذات پہ سب کچھ ہے آشکار
اے وہ جسے کہ مجھ پہ بھی حاصل ہے اختیار

واقف ہے ہر مقام پہ اے جلّ شانہٗ
بدحالیوں سے اور میری بے چارگی سے تُو

پروردگار! میرے تیری ذاتِ دائمی
واقف ہے میرے فقر سے فاقہ کشی سے بھی

اے مہرباں رحیم اے جلّ جلالہٗ
اے لاشریک بارِ الٰہ ذاتِ وحدہٗ

سچائی کا تیری تیری پاکیٔ ذات کا
اور تیرے پاک ناموں کا تیری صفات کا

دے کر میں تجھ کو واسطہ ان سب کا اے خدا
کرتا ہوں بارگاہ میں تیری یہ التجا

اب میرے روز و شب کے ہر ایک وقت کی فضا
تو کر دے اپنی یاد سے معمور اے خدا

ہر لحہ میرا اب تیری طاعت میں بسر ہو
مقبولیٔ اعمال میں میرے نہ کسر ہو

اور وہ بھی یہاں تک کہ عمل میرے اور افکار
آجائیں تیرے دامنِ رحمت میں سب ایک بار

اور تیری اطاعت کا دوام ہو مجھے حاصل
ہو تیرا کرم میرے ہر ایک حال میں شامل

معبود میرے میرے خدا میرے الٰہی
اے وہ کہ تیری ذات مجھے آس ہے جس کی

اور جس کی کہ سرکار میں ہر طرح کی مشکل
آقا میں کروں پیش بصد جان بصد دل

اے مالکِ کُل میرے خدا صاحبِ قدرت
دے ہاتھ کو اور پیر کو تُو میرے وہ قوت

جو کرتے رہیں تا بہ ابد تیری عبادت
اور دل کو عطا کر تو میرے نیک سعادت

اور پختگی پھر دل کے ارادوں کو عطا کر
تُو مجھ کو یہ توفیق دے اے خالقِ اکبر

Presented by www.ziaraat.com

یارب میں جہاں بھی رہوں تجھ سے ہی ڈروں میں
سرگرمِ عمل تیری اطاعت میں رہوں میں

وہ اس لیے جو تیری طرف کرتے ہیں سبقت
میں ساتھ چلوں اُن کے یہ ہی میری ہو نیت

جانب جو تیری بڑھتے ہیں اُن لوگوں کے ہمراہ
تیزی سے قدم اپنے بڑھاؤں میں ہر ایک گاہ

وہ شوق ملاقات کا جو رکھتے ہیں تجھ سے
مشتاق رہوں میں بھی تیرا ان ہی کا جیسے

مخلص جو تیرے بندے ہیں بس ان ہی کا جیسا
نزدیک تیرے میں بھی رہوں اے میرے مولا

جو تجھ پہ یقیں رکھتے ہیں ہر گام پہ محکم
اُن ہی کی طرح ڈرتا رہوں تجھ سے میں ہر دم

تیرے حضور جب کہ ہوں سب مومنیں جمع
میں بھی اُنہی کے ساتھ میں ہوں میرے کبریا

پروردگارا! مجھ سے جو جیسی بدی کرے
مولا میرے تو ایسی ہی اس کو سزا بھی دے

معبود میرے مجھ سے جو دھوکہ دہی کرے
پروردگار! ایسی ہی پاداش اس کو دے

مجھ کو تُو اپنے بندوں میں ایسا قرار دے
تیرے یہاں سے اچھا سا حصہ جنہیں ملے

قربت تیری جناب کی جن کے نصیب ہوں
تجھ سے جو خاص طور پر زیادہ قریب ہوں

کیوں کہ یہ رُتبہ تیرے، کرم کے سوا کہیں
یارب! میرے کسی کو بھی ہرگز ملا نہیں

مجھ پر بھی اپنا خاص کرم کیجیو عطا
جو تیری شان ہی کے مطابق ہو اے خدا

رحمت سے اپنی میری حفاظت کا کام لے
یارب! میری زبان صدا تیرا نام لے

دے میرے دل کو اپنی محبت کی چاشنی
پروردگار! میرے تیری شان ہے بڑی

کرکے دعا قبول میری میرے کبریا
احسان مجھ پہ اور بھی کر اے میرے خدا

کر دے خطا معاف میری اپنے فیض سے
جو لغزشیں بھی مجھ سے ہوئیں ہیں وہ بخش دے

وہ اس لیے کہ اپنے ہی بندوں کے واسطے
کھولے ہیں تُونے اپنی عبادت کے راستے

تیرا ہی حکم اے میرے معبود میرے رب
ہر گاہ میں تجھ ہی سے دعائیں کروں طلب

کیوں کہ دعاؤں کا بھی تُو ہی پاسدار ہے
ان کی قبولیت کا بھی تُو ذمہ دار ہے

بس اس سبب سے اے میرے مالک میرے خدا
میں نے تیری ہی سمت کو رُخ اپنا کر لیا

تیری ہی سمت اب میرا دستِ طلب بھی ہے
داتا تُو ہی ہے کُل کا یہ اس کا سبب بھی ہے

میرے خدا تُو صدقے میں اپنے وقار کے
کرکے دعا قبول مجھے تُو قرار دے

پہنچا میرے خدا مجھے میری مراد کو
مایوس اپنے فضل وکرم سے نہ کیجیو

انسان اور جنوں میں سے دشمن جو میرا ہو
ان سب کے شر سے مولا تُو مجھ کو بچائیو

اے ربِّ دو جہاں میرے معبودِ کائنات
راضی جو جلد بندوں سے ہو وہ ہے تیری ذات

بندہ وہ اپنا بخش دے اے رَبِّ اُلعالمین
کچھ بھی تو جس کے پاس دعا کے سوا نہیں

قادر ہے تُو جو چاہے وہ میرے خدا کرے
ذرّے کو مہر مہر کو تُو بے ضیاء کرے

Presented by www.ziaraat.com

معبود ہر مرض کی دوا تیرا نام ہے
ہر ایک نام تیرا ذوی الاحترام ہے

بیماریوں کو ذکر سے جس کے شفاء ملے
اور برکتوں سے جس کی سروں سے بلا ٹلے

اے دو جہاں کے مالک و مختار کارساز
طاعت ہی تیری کرتی ہے ہر شے سے بے نیاز

کر اس پہ رحم اے میرے مالک میرے خدا
سرمایہ جس کا صرف ہے تیرا ہی آسرا

ہتھیار جس کے پاس یہ ہی کچھ ہیں یا خدا
فریاد و گریا آہ و فغاں نالہ و بُکا

اے نعمتوں کے بخشنے والے میرے خدا
اے کہ بلائیں ٹالنے والے میرے خُدا

تاریکیوں اندھیروں سے گھبرائے ہوؤں کی
مولا تیری ہی ذاتِ مُقدّس ہے روشنی

معبود میرے تُو ہی تو ایک ایسا ہے عالِم
جس کا کہ مدرّس ہے کوئی اور نہ معلّم

پروردگارا! بھیج درود ان پہ اور سلام
آلِ رسولؐ اور رسولِؐ خدا کے نام

آلِ رسولؐ میں جو ولی اور امام ہوں
ان پر بھی مولا تیرے درود اور سلام ہوں

صدقے میں اس دعائے جنابِ کُمیل کے
گھائل کے والدین کو مولا تُو بخش دے

Presented by www.ziaraat.com

اے ربِّ کعبہ خالقِ کُل میرے کبریا   اے لا شریک وحدہٗ اے ربِّ العُلیٰ
جتنا بھی شکر تیرا کریں کم ہے اے خدا   ہم پر یہ تیرا لطف و کرم اور یہ عطا

ظلمت میں کفر کی نہ کہیں دے دیا ہمیں
ختم الرسلؐ کے دین میں پیدا کیا ہمیں

ختم الرسلؐ وہ کون جو سرتاجِ انبیاء   یعنی محمدؐ عربی نورِ کبریا
جو کُلِّ عالمین کے لیے رحمتِ خدا   جس سے ملا ہے عبد کو معبود کا پتہ

ہاں وہ نبیؐ جو شافعِ روزِ جزا بھی ہے
شق القمر اس ہی کا تو ایک معجزہ بھی ہے

اللہ کا حبیب ہے یہ نورِ اوّلیں   یہ عرش پر مکیں ہو کہ برخطۂ زمیں
قرآن کہہ رہا ہے جہاں بھی ہو یہ کہیں   جب تک کہ حکمِ رب نہ ہو یہ بولتا نہیں

ارشادِ مصطفےٰؐ جو بروزِ غدیر ہے
واللہ وہ بھی حکمِ خداءِ قدیر ہے

اللہ کے حبیب نے جو بھی کیا بیاں   ہر لفظ اس کا مرضیِ داور کا ترجماں
وہ مُستند حدیث وہی بالیقیں قرآں   جائز نہیں کلامِ محمدؐ پر این و آں

من کنت کی حدیث ہے اس بات کی سند
کافر ہے وہ جو یہ نہ کہے یا علیؑ مدد

جو کہہ دیا نبیؐ نے وہ حق کا کلام ہے   ذاتِ نبیؐ کچھ ایسی ذوالاحترام ہے
خود ذاتِ حق کا جس پہ درود و سلام ہے   حتیٰ کہ بے درود عبادت حرام ہے

وردِ زباں ہے یہ ہی ملائک کے رات دن
صلّے علیٰ محمدؐ وَ آلِ محمدؐ

صد شکر تیرا باری تعالیٰ ہزار شکر   معبود میرے اے میرے پروردگار شکر
کس کس عطا کا تیری کرے گناہ گار شکر   گھائل کا ہر عطا پہ تیری بے شمار شکر

لیکن خدایا نظرِ کرم اور ایک ذرا
کر اتحادِ عالمِ اسلام کو عطا

❄

Presented by www.ziaraat.com

مصطفیٰؐ حق کے رہبر پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰؐ ذاتِ اَطہر پہ لاکھوں سلام نورِ معبودِ اکبر پہ لاکھوں سلام
دینِ حقا کے محور پہ لاکھوں سلام شافعِ روزِ محشر پہ لاکھوں سلام
آمنہ کے گُلِ تر پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰؐ نور پیکر پہ لاکھوں سلام

جس کی معراج کا عرشِ اَعلیٰ مقام اور ملائک بصد عزّت و احترام
لایا کرتے ہیں ہر روز و شب صبح و شام رب کی جانب سے جس پر درود و سلام
اُس نبیؐ مُطہر پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰؐ حق کے رہبر پہ لاکھوں سلام

عرش تک جس کی پروازِ ایمان ہے جو ابو طالبِ دینِ یزدان ہے
اِس کے ایماں پہ شک فکرِ شیطان ہے جو نبیؐ کا محافظ نگہبان ہے
اُس رفیقِ پیمبرؐ پہ لاکھوں سلام
اُس مُعظّم مُدبّر پہ لاکھوں سلام

یہ ابو طالبِ عکسِ صِدق و صِفا جو محمدؐ کا ہر دم نگہباں رہا
خاتم اُلانبیاء مُرسلِ کبریا جس کی آغوش میں ہی پلا اور بڑھا
اُس محمدؐ کے یاور پہ لاکھوں سلام
جاں نثارِ پیمبرؐ پہ لاکھوں سلام

بازوءِ مصطفیٰؐ اور خدا کا ولی ہے بلا فصل وہ ہی نبیؐ کا وصی
مرتضیٰؑ ضیغمِ خالقِ ایزدی جس سے منسوب ہے نعرۂ حیدری
اُس علیؑ شیرِ داور پہ لاکھوں سلام
فاتحِ بدر و خیبر پہ لاکھوں سلام

جس کی گھر میں خُدا کے ولادت ہوئی جس کی ایک ضرب کی اتنی عظمت ہوئی
جس سے کم دو جہاں کی عبادت ہوئی جس پہ قربان و صدقہ شجاعت ہوئی
اُس علیؑ مردِ صفدر پہ لاکھوں سلام
ساقیِ حوضِ کوثر پہ لاکھوں سلام

Presented by www.ziaraat.com

فاطمہؑ سیّدہ مرضیہؑ طاہرہؑ عابدہؑ ساجدہؑ شاکرہؑ صابرہؑ
ہے مجسّم جو معبودِ حق کی رضا جس کو خاتونِ جنّت کا رُتبہ ملا
اُس محمدؐ کی دُختر پہ لاکھوں سلام
فاطمہؑ صبر پیکر پہ لاکھوں سلام

ہیں یہ گیارہ ائمہ کی ماں فاطمہؑ ہیں مکمّل یہ تطہیر کا ترجمہ
ہیں یہ ہی معنیِ حل اتٰی اِنّما جن کے حور و ملک خادم و خادمہ
اُن کی شانِ منوّر پہ لاکھوں سلام
سیّدہ ذاتِ اطہر پہ لاکھوں سلام

یہ جو سبطِ نبی ہیں حُسینؑ و حَسنؑ ہیں یہ زیرِ کِساء شاملِ پنجتن
جن کے خوں سے ہے سرسبز دیں کا چمن جن کے دم سے ہے کعبہ کا روشن صحن
حیدری لعل و گوہر پہ لاکھوں سلام
عزمِ شبّیرؑ و شبّرؑ پہ لاکھوں سلام

یہ جوانانِ جنّت کے سردار ہیں سیّدہؑ کے بھی دونوں یہ دِلدار ہیں
یہ ہی دوشِ نبیؐ کے بھی اَسوار ہیں کُفر کے قلب و سر پر یہ تلوار ہیں
ان کے روئے منوّر پہ لاکھوں سلام
دونوں اَبناءِ حیدر پہ لاکھوں سلام

اپنے معبود سے تم بصد اِلتجا مانگو اُس کے وسیلے سے گھائل دُعا
جو وسیلہ ہے عبد اور معبود کا جس نے بندوں کو رب آشنا کردیا
اُس نبیؐ بندہ پرور پہ لاکھوں سلام
شافعِ روزِ محشر پہ لاکھوں سلام

☆

Presented by www.ziaraat.com

جہاں میں آئے ہیں سرتاجِ انبیاء بن کر
محمدِؐ عربی کون خاصۂ داور

اِنہی کے دم سے معطر ہے گلشنِ عالم
یہی ہیں باغِ مشیّت کا بہترین ثمر

اِنہی کے نور سے روشن ہے بزمِ کون و مکاں
اِنہی کے نور کے پرتو ہیں سب یہ شمس و قمر

انہی کے ہاتھ میں تقدیر ہے دو عالم کی
یہی ہیں قاضیٔ الحاجات و شافعِ محشر

یہی ہیں قاسمِ باغِ جناں و خُلدِ بریں
یہی ہیں ہادیِ کونین و ساقیِ کوثر

مثالِ سورۂ واللّیل ان کے گیسو ہیں
جوابِ سورۂ والشّمس ہے رُخِ انور

نظامِ ہستیِ عالم ہے بس اِنہی کے سبب
مدارِ ہستیِ عالم کا ہیں یہی محور

ہماری مسجدِ دل میں یہی ہیں پیش امام
یہی ہیں بزمِ تصور میں برسرِ منبر

یہی ہیں صاحبِ لولاک و صاحبِ معراج
اِنہی کی راہ کے ہیں فرش کہکشاں و قمر

اِنہی کا عرشِ معلّٰے نے خود شبِ معراج
بڑے تپاک سے چوما ہے ہر قدم بڑھ کر

اِنہی سے خالقِ اکبر ہے محوِ راز و نیاز
ہے جس پر ناز خدا کو ہیں یہ وہ پیغمبر

یہی نگاہِ مشیّت یہی زبانِ خدا
یہی ہیں ذاتِ الٰہی کی شان کا مظہر

یہی تو رحمتِ پروردگارِ عالم ہیں
یہی ہیں بحرِ شفاعت کے بھی امیرِ بحر

اِنہی کا نور سرِ طُور تھا خدا کی قسم
شعاعیں جس کی مُسلّط تھیں قلبِ موسیٰؑ پر

یہی جنابِ مسیحا کے درد کی ہیں دوا
یہی ہیں حضرتِ ایوبؑ کے بھی چارا گر

جنابِ نوحؑ کی کشتی کے ناخدا ہیں یہی
یہی سفینۂ اسلام کے بھی ہیں لنگر

کیا خلیلؑ نے جب یاد ان کو مشکل میں
تو پھول بن گئے اُن ہی کی یاد سے اَخگر

جدائی ان کی گوارا نہ کر سکا معبود
تو اپنے پاس رکھا ان کا سایۂ اطہر

اس ہی لیے تو گواہی دی سنگریزوں نے
سمجھ لیں وہ بھی کہ ہیں جن کی عقل میں پتھر

ہے کور چشم جسے ان کا شوقِ دید نہیں
جو ان کی یاد سے غافل ہے دل وہ ہے پتھر

یہ جس جگہ ہیں وہاں حسرتوں کی شام نہیں
یہ جس جگہ نہیں اس جا نہیں امیدِ سحر

انہی کے ذکر سے روشن دماغ ہوتا ہے
سکون پاتا ہے اِس ذکر سے دلِ مضطر

یہ ذاتِ پاکِ محمدؐ حبیبِ ربِّ عُلیٰ
عطاءِ ربِ دو عالم ہے اپنے بندوں پر

خدا کے آتے ہوں جس پر سلام اور درود
اور اِس کو بندہ یہ اپنا سا کہہ رہا ہے بشر

خدا کا شکر کہ ہم اس کے اُمتّی ٹھہرے
کہ جس کا دونوں جہاں میں نہیں کوئی ہمسر

Presented by www.ziaraat.com

مگر ہم امتی دل سے بھلائے بیٹھے ہیں
طلب میں دنیا کی درسِ رسولؐ کو یکسر

نہیں مدد کی طلب دستِ کبریائی سے
ہے سجدہ ریز مسلماں یہود کے در پر

نبیؐ کا درسِ اخوۃ ہے کلمہ گو کے لیے
جسے بھلا دیا اس نے ایک امتی ہو کر

زبانی الفتِ ختم الرسل کے ہیں دعوے
مسلماں آج عمل کے نہیں رہے خوگر

بھلائے بیٹھے ہیں حق العباد کی باتیں
نہیں ہے قلبِ مسلماں پہ اس کا کوئی اثر

بہا رہا ہے مسلماں لہو مسلماں کا
نبیؐ پاک کا کلمہ زبان سے پڑھ کر

اتار دیتا ہے سینے میں اپنے بھائی کے
کہیں پہ گولیاں بندوق کی کہیں خنجر

یتیم کرتے ہیں آپس میں اپنے بچوں کو
اور اپنی بہنوں کو دیتے ہیں بیوگی کے ثمر

لگا کے نعرۂ تکبیر گھر جلاتے ہیں
نہ ان کو خوفِ خدا ہے نہ کچھ رسولؐ کا ڈر

بنامِ بُغض بھرے گھر اجاڑ دیتے ہیں
یہ اہلِ قلعۂ اسلام طیش میں آکر

نہ ان کے دل میں ہے کچھ پاسِ چار دیواری
نہ ان کو کچھ ہے خیالِ تحفظِ چادر

مفادِ دینِ محمدؐ میں ہیں تو خوب کرو
اے کلمہ گویو دھماکے بموں کے شام و سحر

اگر یہود کے حق میں ہے فائدہ اس کا
تو بھول جاؤ شفاعت کو تم سرِ محشر

تمہیں ہے ایسا ہی کچھ شوق قتل و غارت کا
تو چھینو قبلۂ اوّل یہود سے جاکر

چھڑاؤ بھارتی چنگل سے خطّہ کشمیر
دکھاؤ کتنے بہادر ہو تم وہاں چل کر

خداءِ پاک کے محبوب یا رسولؐ انام
ہمارے حال پہ لِلّٰہ کیجیے گا نظر

دعا قبول ہو گھائل کی یا حبیبِ خدا
رہیں جہاں کے مسلمان متحد ہوکر

❄

Presented by www.ziaraat.com

معدنِ تقویٰ و عرفان رسولِ عربیؐ　　چشمۂ رحمتِ یزدان رسولِ عربیؐ
مخزنِ صدق و صفا بحرِ کرم فیض مآب　　قبلۂ و کعبۂ ایمان رسولِ عربیؐ
زینتِ عرشِ بریں رونقِ بزمِ کونین　　معنیِ سورۂ رحمٰن رسولِ عربیؐ
محورِ دینِ خدا رحمتِ ہر دو عالم　　اے خوشا بولتے قرآن رسولِ عربیؐ
قاسمِ خلدِ بریں مالکِ حوضِ کوثر　　نورِ حق خاصۂ سبحان رسولِ عربیؐ
حاصلِ مقصدِ کن محرمِ رازِ وحدت　　بابِ تخلیق کا عنوان رسولِ عربیؐ
حق کا محبوب نبی نبیوں میں سب سے افضل　　ہادی و سرورِ ذیشان رسولِ عربیؐ
دردِ عیسیٰؑ کی دوا حضرتِ یعقوبؑ کی آس　　فخرِ موسیٰؑ و سلیمانؑ رسولِ عربیؐ
اس پہ اپنا سا بشر آپ کو وہ کہنے لگے　　ہے یہ کم ظرفی انسان رسولِ عربیؐ
کالی کملی کے کہیں اور کہیں گیسو کے بیاں　　ہائے یہ آپ کی پہچان رسولِ عربیؐ
اب ترستے ہیں مسلمان کی صورت کے لیے　　مسجد و منبر و قرآن رسولِ عربیؐ
کذب بردوش نئے جملے دیا کرتا ہے　　آج کل واعظِ نادان رسولِ عربیؐ
آپ کے درس سے حاصل ہوا جب کہ یہ شرف　　آدمی بن گیا انسان رسولِ عربیؐ
ٹینک اور توپ سے ٹکرا گیا حق کی خاطر　　جذبۂ ملتِ ایران رسولِ عربیؐ

اپنے گھائل کو بھی روضہ پہ طلب کرلیجیے
رہ نہ جائے کہیں ارمان رسولِ عربیؐ

❄

Presented by www.ziaraat.com

ماں باپ میرے اور میری جان یا رسولؐ — خاکِ قدم پہ آپ کے قربان یا رسولؐ
جبرئیلؑ جس جگہ کے ہیں دربان یا رسولؐ — وہ عرشِ حق ہے آپ کا ایوان یا رسولؐ
مدحت میں آپ کی یہ خدا کا کلامِ پاک — قدرت کی شاعری کا ہے دیوان یا رسولؐ
یہ آپ کی ہی خاکِ کفِ پا کا فیض ہے — جو آدمی سے بن گیا انسان یا رسولؐ
آکر کیا حضور نے خُلقِ عظیم سے — انسانیت کے درد کا درمان یا رسولؐ
نکلے جو دم میرا تو یہ وردِ زباں رہے — یٰسین و یا مزمل و رحمٰن یا رسولؐ

روضے پہ روشنی کرے آکر حضورؐ کے
گھائل کے دِل میں ہے یہ ہی ارمان یا رسولؐ

❄

Presented by www.ziaraat.com

آپ کی خاکِ کفِ پا کی یہ عظمت یا رسولؐ — بن گئی عرشِ بریں کے سر کی زینت یا رسولؐ
خود خداءِ پاک نے قرآں کی صورت یا رسولؐ — آپ کی سیرت کی کھل کر کی اشاعت یا رسولؐ
جسکے دل میں آپ کی پنہاں ہے الفت یا رسولؐ — اس کے گھر کی ہوگئیں فردوس و جنت یا رسولؐ
آپ کی یادیں عمل کی راہ کے روشن چراغ — آپ ہی کا ذکر ہے ایماں کی دولت یا رسولؐ
یا محمدؐ مصطفےٰ صلّے علیٰ کہنے کے بعد — قلب کو مومن کے مل جاتی ہے راحت یا رسولؐ
ذہنِ انساں کو کیا انسانیت سے روشناس — آدمی کو آپ نے دی آدمیت یا رسولؐ
آج کل اس عصبیت کے دور میں ہر موڑ پر — آپ کے نعروں سے بڑھ جاتی ہے ہمت یا رسولؐ
اس پہ اپنا سا بشر کہنے لگوں میں آپ کو — میری کم ظرفی کی یہ ہوگی علامت یا رسولؐ
عصبیت کے نام پر اُمّت کے دل سے مٹ گیا — جو دیا تھا آپ نے درسِ اخوۃ یا رسولؐ
مسجدیں اپنے ہی شہروں کی ہوں جب آنکھوں میں خار — مسجدِ اقصیٰ کی کیا ان کو ضرورت یا رسولؐ
ظالم و مظلوم دونوں کا ہے اک صف میں مقام — ہے یہاں یہ رنگِ اسلامی عدالت یا رسولؐ
تیس پاروں کے سوا ہے اور دس پاروں کی بات — ہے خداءِ پاک کے قرآں پہ تہمت یا رسولؐ
کس طرح سے اس زمیں پر آئے اسلامی نظام — شہریاروں کو نہیں کرسی سے فرصت یا رسولؐ
کاش یاد آجائے ان کو یہ بھی سنّت آپ کی — سر کے بدلے دل پہ کی جائے حکومت یا رسولؐ
چاہیے ہے پیشگی اور وہ بھی منہ مانگی ہوئی — ذکرِ اہلِ بیت کی واعظ کو قیمت یا رسولؐ

نعت کہنے کا سلیقہ ہے نہ گھائل کو شعور
وہ تو بس لکھتا ہے احوالِ حقیقت یا رسولؐ

Presented by www.ziaraat.com

محور ہو دینِ حق کے تم ہی تاج دار ہو — یعنی تم ہی مشیّتِ پروردگار ہو
یا مصطفٰے حبیبِ خدا نورِ کبریا — جس دل میں تم ہو اس کو نہ کیوں کر قرار ہو
حقا کہ بس تم ہی تو ہو فرماں رواءِ خُلد — ہم عاصیوں کے روزِ جزا چارہ کار ہو
بزمِ خیالِ حق میں تم ہی تم ہو جلوہ گر — وحدانیت کے ذہن کا نقش و نگار ہو
سایہ نہ جس کے جسمِ مظہر کا ہو سکا — قدرت کا وہ حسین تم ہی شاہکار ہو
صلّے علٰی تم ہی تو ہو تقدیرِ کائنات — نظمِ جہاں کا تم ہی تو دار و مدار ہو
جس کی مہک رہے گی ابد تک وہ گُل ہو تم — جس کو خزاں نہیں ہے تم ہی وہ بہار ہو
جب تم ہی ناخداءِ سفینہ ہو یا رسولؐ — پھر کس لیے سفینہ ہمارا نہ پار ہو

ملتا ہو جب سکون تمہارے خیال سے
گھائل غمِ جہان کا پھر کیوں شکار ہو

❄

Presented by www.ziaraat.com

ہر پھول کے شبنم کے شگوفوں کے صبا کے — نغمے ہیں زبانوں پہ محمدؐ کی ثناء کے
اُمّت میں محمدؐ کی کیا خلق جو تو نے — یارب میں تصدق تیری اس شانِ عطا کے
حق دین سے اور دولتِ ایماں سے نوازا — یہ ہم پہ کرم کم نہیں محبوبِ خدا کے
بخشا ہے ہمیں آپ نے توحید کا سکّہ — ایک مُہرِ یقیں ختمِ نبوّت کی لگا کے
ہر لب پہ درود آج سرِ فرشِ زمیں ہے — نعرے ہیں سرِ عرشِ بریں صلّے علیٰ کے
اے صلّے علیٰ عظمتِ دربارِ محمدؐ — آتے ہیں ملائک بھی یہاں سر کو جھکا کے
ذرّے ہیں فلک پر وہ درخشندہ ستارے — اللہ کے محبوب کی خاکِ کفِ پا کے
کل تک بڑے گمبھیر اندھیروں کا تھا موسم — آپؐ آئے تو پُرنور ہوئے رنگ فضا کے
تھا جن کے لیے آپ کا فرمانِ اخوّۃ — بیٹھے ہیں مسلمان اُسے دل سے بھلا کے
اے کاش کہ وہ دل کے جھروکوں سے بھی گزرے — جو وصف زباں تک ہیں مدینہ کی ہوا کے
اس قلعۂ اسلام کا یہ حال ہے آقا — گولی ہے کلاشن کی کہیں بم کے دھماکے
مَس آنکھوں سے کرلے جو کوئی روضہ کی جالی — خُدّام ہٹاتے ہیں اسے کوڑے لگا کے
اس شہر میں ماتم کی جگہ رقص نہ لے لے — نوحے تو پڑھے جانے لگے نغمہ بنا کے

گھائل کی تمناءِ دلی ہے میرے آقا
موت آئے چراغ آپؐ کے روضہ پہ سجا کے

Presented by www.ziaraat.com

خوشی کا دن ہے ہر مومن ثنا خوانِ رسالت ہے
زباں پر نغمۂ میلادِ سلطانِ رسالت ہے

ادب سے سر جھکا لیجے یہ ایوانِ رسالت ہے
اٹھانا سر خلافِ شانِ شایانِ رسالت ہے

لقب ہے ان کا تاجُ الانبیاء خادم ملائک ہیں
سراپا رحمتِ خالق ہیں یہ شانِ رسالت ہے

خدا نے یہ شبِ معراج فرمایا محمدؐ سے
شفاعت کیا خدائی سب یہ قربانِ رسالت ہے

ہے وجہہ اللہ اک اور دوسرا بھائی حبیب اللہ
امامت پر ہے اک فائض تو اک جانِ رسالت ہے

چلی آتی ہے سیدھی اپنے پیمانے میں کوثر سے
تعجب میں ہے کیوں عالم یہ فیضانِ رسالت ہے

نہ پائیں گے کبھی منزل جو ان کا ساتھ چھوڑیں گے
ہے رشتہ آل و قرآں کا یہ فرمانِ رسالت ہے

علیؑ ہے جس کا مولا اس کا میں مولا ہوں یہ سن لو
بھلا دینا نہ تم اس کو یہ اعلانِ رسالت ہے

تعصّی ان کی کیجئے یہ کلیدِ بابِ جنت ہیں
ہر اک ارشادِ عطرت گویا فرمانِ رسالت ہے

فقط ایک زلف و کملی میں اُلجھ کر رہ گئی دنیا
زمانے کی نظر میں بس یہ پہچانِ رسالت ہے

تجھے کیوں فکر ہو گھائلؔ کہ کل محشر میں کیا ہوگا
تیرا دستِ عقیدت تا بہ دامانِ رسالت ہے

❄

Presented by www.ziaraat.com

محمدؐ کو ہر ایک مرسل کا ہم رہبر سمجھتے ہیں
مقامِ معرفت میں سب سے بالاتر سمجھتے ہیں

خدا کی شان کا لطف و کرم کا اور رحمت کا
حقیقت میں نظر والے اُنھیں مظہر سمجھتے ہیں

یہاں تک ہے بلندی اپنی پروازِ تصور کی
کہ ہم آقا کو حق کے نور کا جوہر سمجھتے ہیں

اِنہی کے دم سے قائم ہے نظامِ ہستیِ عالم
اِنہی کے دم کو ہم کونین کا محور سمجھتے ہیں

سنایا سنگریزوں نے بھی پڑھ کر کلمۂ طیّب
نبیؐ حق کو انساں سے سِوا پتھر سمجھتے ہیں

نبیؐ زادی کے گھر میں کر رہے ہیں مَہد جنبانی
عبادت سے ملائک یہ عمل بہتر سمجھتے ہیں

محمدؐ شافعِ محشر محمدؐ مالکِ کوثر
محمدؐ کی رضا ہم مرضیِ داور سمجھتے ہیں

کرم کی بحرِ بے پایاں ہے ذاتِ احمدِؐ مرسلؐ
سخا و جود کی کشتی کا ہم لنگر سمجھتے ہیں

محمدؐ اور علیؑ و فاطمہؑ شبیرؑ و شبرؑ کا
بڑا احسان ہم اسلام کے سر پر سمجھتے ہیں

علیؑ کی تیغ کی ضربت کو کیا انسان سمجھے گا
اسے تو حضرتِ جبرئیل کے شہہ پر سمجھتے ہیں

جو زیرِ سایۂ کملی تھے ہم نے ان کو پہچانا
جو باہر تھے بہر صورت اُنھیں باہر سمجھتے ہیں

سکوں ملتا ہے کیسا مرہمِ حُبِّ محمدؐ سے
اِسے تو گھائلِ ناداں کے زخمِ تر سمجھتے ہیں

❊

Presented by www.ziaraat.com

محمدؐ کو ہر ایک مُرسِل کا ہم رہبر سمجھتے ہیں مقامِ معرفت میں سب سے بالاتر سمجھتے ہیں
خدا کی شان کا لطف و کرم کا اور رحمت کا حقیقت میں نظر والے اُنھیں مظہر سمجھتے ہیں
یہاں تک ہے بلندی اپنی پروازِ تصوّر کی کہ ہم آقا کو حق کے نور کا جوہر سمجھتے ہیں
اِنہی کے دم سے قائم ہے نظامِ ہستیِ عالم اِنہی کے دم کو ہم کونین کا محور سمجھتے ہیں
سنایا سنگریزوں نے بھی پڑھ کر کلمۂ طیّب نبیِؐ حق کو انساں سے سِوا پتھر سمجھتے ہیں
نبیؐ زادی کے گھر میں کر رہے ہیں مَہد جُنبانی عبادت سے ملائک یہ عمل بہتر سمجھتے ہیں
محمدؐ شافعِ محشر محمدؐ مالکِ کوثر محمدؐ کی رضا ہم مرضیِ داور سمجھتے ہیں
کرم کی بحرِ بے پایاں ہے ذاتِ احمدِؐ مرسلؐ سخا و جود کی کشتی کا ہم لنگر سمجھتے ہیں
محمدؐ اور علیؑ و فاطمہؑ شبیرؑ و شبّرؑ کا بڑا احسان ہم اسلام کے سر پر سمجھتے ہیں
علیؑ کی تیغ کی ضربت کو کیا انسان سمجھے گا اسے تو حضرتِ جبرئیل کے شہپر سمجھتے ہیں
جو زیرِ سایۂ کملی تھے ہم نے ان کو پہچانا جو باہر تھے بہر صورت اُنھیں باہر سمجھتے ہیں

سکوں ملتا ہے کیسا مرہمِ حُبِّ محمدؐ سے
اِسے تو گھائلِ ناداں کے زخمِ تر سمجھتے ہیں

❄

Presented by www.ziaraat.com

خدا خود ہے مدّاحِ خوئے محمدؐ　　قرآنِ مکمّل ہے روئے محمدؐ
زہِ مرتبہ اور مقامِ تقدس　　ہے خُلدِ بریں خاکِ کوئے محمدؐ
خدا کی طرف سے سلام آ رہے ہیں　　باعزّت باُلفت بسوئے محمدؐ
بچائے گی محشر میں عِصیاں کے غم سے　　ضیاءِ رُخِ سُرخروئے محمدؐ
خدا کی قسم ہے یہ سب کچھ خدا کا　　لب و لہجہ و گفتگوئے محمدؐ
مہک جن کی دینِ خدا بن گئی ہے　　وہ ہیں گیسوءِ مُشک بوئے محمدؐ
ہے درپے ازل سے جہانِ تکبّر　　خدا نے رکھی آبروئے محمدؐ
گنوا کر مسلمان بیت المقدّس　　ہے مائل بارحِم عدوئے محمدؐ
تعصّب ہو جس میں اخوّۃ کے بدلے　　اُسی دل سے پھر جستجوئے محمدؐ

دو عالم ہیں کیا چیز قربان گھائلؔ
خدا کی خدائی بروئے محمدؐ

❄

Presented by www.ziaraat.com

نعت

اوّلیں ہے نورِ حق ذاتِ محمدؐ مصطفٰے
پیشتر اس نورِ اوّل کے کہیں کچھ بھی نہ تھا

تھا زمیں کا فرش یہ نہ سایبانِ آسماں
جزُ ملائک، زندگی کا تھا نہیں کوئی نشاں

نکہتِ گُل تھی نہ گُل تھے نہ کہیں نامِ بہار
دشت نہ کوہسار کوئی اور نہ کوئی آبشار

روشنی تھی اور نہ تھا خورشیدِ دوراں جلوہ گر
نے خزاں نے ابرِ باراں نے بساطِ بحر و بر

تھا مہِ تاباں کہیں اور نہ ستاروں کا وجود
نہ فلک پر کہکشاں کا تھا کہیں نام و نمود

ہُو کا وہ عالم کہ ہے جس کا تصوّر بھی محال
تھا عیاں ماحول سے لیکن جلالِ ذوالجلال

تھی فقط وحدانیت اور کچھ نہ تھا اس کے سوا
تھا اگر کچھ تو فرشتوں کی زباں پر لاالٰہ

جب ہوا تنہائیوں کا ذاتِ وحدت کو خیال
جوش میں آکر مشیّت نے دکھایا وہ کمال

خالقِ کُل نے بنا ڈالی وہ بے مثل و حسیں
نور سے اپنے ہی اک تصویرِ ختم المرسلیں

حکمِ یزداں سے ہوئی جب شکلِ نورانی عیاں
نورِ احمدؐ ضوفشاں تھا عرش سے تا لامکاں

دیکھ کر خود ربِّ اکبر نے کہا کیا خوب ہے
کیوں نہ ہو شیدا ہے میرا یہ میرا محبوب ہے

جب محمدؐ نے یہ دیکھی رحمت و شانِ ودود
ربِّ اُلعالٰی کہا اور ہوگئے سر بہ سجود

ایک سجدے میں نہ جانے کتنے پنہاں راز ہیں
اس کو یہ سمجھیں یا وہ جانے یہ جس کے ناز ہیں

تب کیا خلاق نے تخلیقِ کُلِّ کائنات
عالمِ فانی کو بخشی روزِ آخر تک حیات

چاند اور سورج سے روشن کر دیا پھر کُل جہاں
اور مزیّن کر دیے تاروں سے ساتوں آسماں

آسماں کو زیب دی اس نے بنا کر کہکشاں
اور زمیں کو بخشے رنگیں اور معطر گلستاں

گُلستاں کو گُل دیے اور گُل کو نکہت عطر بار
وہ دیا سبزہ کہ جس پہ موتی شبنم کے نثار

تب کہا ربِّ تعالٰی نے بصد لطف و کرم
اب مخاطب ہوں گے احمدؐ ہم سے تم اور تم سے ہم

ہے زمیں کی گُل کی گلشن کی بہاروں کی قسم
دشت کی دریا کی اس کے آبشاروں کی قسم

موج کی طوفاں کی کشتی کی کناروں کی قسم
عرش کی کرسی کی سورج کی ستاروں کی قسم

قادرِ کُل میں ہوں تُو محبوب میرا ہے رسولؐ
قبضۂ قدرت میں جو بھی کچھ ہے تیرا ہے رسولؐ

ہے دعا گھائل کی یارب اب بحقِّ مصطفٰےؐ
صدقۂ آلِ نبیؐ میں خُلد ہو مجھ کو عطا

❄

Presented by www.ziaraat.com

اوّلیں نورِ حق وہ عیاں ہو گیا
جس کی ضو سے منور جہاں ہوگیا

رونق افروز اب عرش سے فرش تک
مقصد و معنیٔ کُن فکاں ہوگیا

گلشنِ دینِ حق سینچا جانے لگا
چشمۂ فیضِ رحمت رواں ہوگیا

پھول ایماں کے ہر سو مہکنے لگے
مثلِ خلدِ بریں گلستاں ہوگیا

نکہتِ علم غنچوں کی زینت ہوئی
موسمِ جہل نذرِ خزاں ہوگیا

آشنا حُرّیت سے ہوا آدمی
گُم غلامی کا نام و نشاں ہوگیا

وحی کی شکل میں تھا کلامِ خدا
لب پر آکے نبیؐ کے قرآں ہوگیا

آپ آئے تو قبضہ سے اصنام کے
پاک حق لامکاں کا مکاں ہوگیا

عزم باطل کا سب خاک میں مل گیا
زعمِ کفر و ذلالت دھواں ہوگیا

آپ کے خُلق اور حُسنِ اخلاص سے
ختم ظلمت کا نام و نشاں ہوگیا

زیرِ پا جس کے عرشِ معلیٰ رہا
فرش جس کے لیے آسماں ہوگیا

ہائے اس نورِ اوّل پہ انسان کو
اپنے جیسے بشر کا گماں ہوگیا

اُس کے ایماں پہ شک جس کی آغوش میں
پرورش رہبرِ مرسلاں ہوگیا

سیدہؑ مل تو جاتے تمہارے حقوق
بغضِ حیدرؑ مگر درمیاں ہوگیا

اپنے ہاتھوں مسلمان اس دور کا
اپنا ہی دشمنِ جسم و جاں ہوگیا

بھائی پر بھائی گولی چلانے لگا
گُم اخوّة کا نام و نشاں ہوگیا

ہے چراغاں بموں سے ہر ایک موڑ پر
دور شہروں سے امن و اماں ہوگیا

کھاد دیتا ہے گلشن کو بارود کی
کیا کرے گا جو گلشن دھواں ہوگیا

ہے اخوة سے پیاری کلاشن اُسے
اب مسلماں کا بیٹا جواں ہوگیا

جب کبھی شہریاروں کی کرسی ہلی
نعرہ اسلام کا بر زباں ہوگیا

جشنِ میلاد میں پڑھ کے نعتِ نبیؐ
گھائل حق دارِ باغِ جناں ہوگیا

❄

Presented by www.ziaraat.com

نعت

حبیبِ ذاتِ ربُّ العالمیں ہے — بذاتِ خود وہ نورِ اوّلیں ہے

بجز حکمِ خدا کہتا نہیں کچھ — جو یہ کہہ دے وہ قرآنِ مبیں ہے

محمدؐ تاج دارِ ہر دو عالم — محمدؐ رحمت اللعالمیں ہے

نبوّت جس کی قائم ہے ابد تک — محمدؐ وہ امام المرسلیں ہے

سراپا مرضیٔ معبودِ برحق — محمدؐ کعبۂ ایمان و دیں ہے

جہاں بنتی ہے تقدیرِ دو عالم — وہ اس کے زیرِپا عرشِ بریں ہے

یہ سب نبیوں سے ہے اعلیٰ و افضل — کہ جس کا کُلِّ ایماں جانشیں ہے

مدینہ سے نہیں کچھ کم وہ دل بھی — نبیؐ کی ذات جس دل میں مکیں ہے

درِ آلِ محمدؐ ہی وہ در ہے — جہاں پر خم فرشتوں کی جبیں ہے

محمدؐ سے محبت کا ہے دعویٰ — عمل دینِ محمدؐ پر نہیں ہے

ہے بس اسلام کا نعرہ زباں تک — شعارِ مغربیّت دل نشیں ہے

سرِ کشمیر اور بوسینیا میں — مسلمانوں پہ تنگ اپنی زمیں ہے

صِلہ گھائل محمدؐ کی ثناء کا
بفضلِ وحدہٗ خلدِ بریں ہے

❊

گئے عرشِ اعظم پہ معراج کی شب ہے یہ اللہ اللہ مقامِ محمدؐ
خدا کی طرف سے سلام آرہے ہیں باعزت باالفت بنامِ محمدؐ

خدا کا ہے فرمان قرآن شاہد جو میں کہہ رہا ہوں وہی ان کا کہنا
کلامِ محمدؐ کلامِ خدا ہے کلامِ خدا ہے کلامِ محمدؐ

یہاں کے بھی مالک وہاں کے بھی مالک، ہیں دونوں جہانوں کے ہادی و رہبر
زہے مرتبہ ان کا اوجِ تقدس ہیں اعلیٰ ملائک غلامِ محمدؐ

فرشتے ہوں جن ہوں کہ انساں سوالی پھرے ان کے در سے نہ کوئی بھی خالی
نواسے رہن رکھ کے حاجت روا کی یہ تھا خُلق پر فیضِ عامِ محمدؐ

نہ محشر کا غم ہے نہ کچھ خوفِ دنیا ہے سر میں انہی کی محبت کا سودا
جو دیکھیں گے دشوار ہم راہِ عقبیٰ گزر جائیں گے لے کے نامِ محمدؐ

ہیں کملی کے قصّے کہیں وصفِ گیسو ہیں عارض کی باتیں کہیں ذکرِ ابرو
نہ اس کے سوا کچھ زمانے نے سمجھا ہے اتنا ہی بس احترامِ محمدؐ

یہ گھائل ہمارا ہے کیا کر رہے ہو نہ چھیڑو اسے جاؤ ہم آ رہے ہیں
لحد میں میری وقتِ پُرسش فرشتے فرشتوں کو دیں گے پیامِ محمدؐ

❄

Presented by www.ziaraat.com

نعت

مونس ہماری قبر کی تنہائیوں میں ہے
حبِّ نبیؐ جو قلب کی گہرائیوں میں ہے

ہے نورِ اوّلیں کا سرِ فرش جو نزول
مصروف بوءِ گُل چمن آرائیوں میں ہے

آنکھیں بہ شکلِ غنچہ و گل ہیں بچھی ہوئی
رنگِ زمیں یہ ان کی پذیرائیوں میں ہے

صلّے علیٰ محمدؐ و آلِ محمدؐ
نغمہ یہ فرش و عرش کی شہنائیوں میں ہے

ضو نورِ شہرِ علم کی پھیلی تو دیکھ کر
طوفاں سیاہ جہل کا پسپائیوں میں ہے

موسم خزاں غلامیٔ انساں کے ہوگئے
اب حرّیت بہار کی رعنائیوں میں ہے

خلد و بہشت و جنت و کوثر کا راستہ
دہلیزِ مصطفےٰ پہ جبہ سائیوں میں ہے

لاحق ہو کس لیے سفرِ آخرت کا غم
زہراؑ کی جب دُعا میرے ہمرائیوں میں ہے

خیرالبشر وہ ختم الرّسل نورِ کبریا
جس کا ہر ایک سانس حق آگاہیوں میں ہے

اس کا سبق بھلا کے مسلمان آج کل
محصور اپنی ذات کی پرچھائیوں میں ہے

رُخ موڑ کر حدیثِ اخوّۃ سے یارسولؐ
جانوں کا لین دین یہاں بھائیوں میں ہے

اسلام کے قلعے میں مسلمان کا لہو
دن رات مسجدوں کی اب انگنائیوں میں ہے

بارش ہے گولیوں کی دھماکے بموں کے ہیں
بارود کی مہک یہاں پُروائیوں میں ہے

خوں اہلِ حق کا آج ہے دنیا میں چار سُو
اسلام کا جہان تماشائیوں میں ہے

بوری میں لاش ڈال کے سڑکوں پہ پھینکنا
یہ رسم نہ یہود نہ عیسائیوں میں ہے

میلاد پر حضورؐ کے پتھراؤ میں شریک
مسجد کا اک امام بھی بلوائیوں میں ہے

آقا کہیں گے حشر میں گھائل کو دیکھ کر
پروردگار! یہ میرے شیدائیوں میں ہے

❄

Presented by www.ziaraat.com

اوّلیں نورِ خداءِ ازلی آیا ہے آج عالم میں دو عالم کا نبیؐ آیا ہے
لے کے حق سے یہ رسالت ابدی آیا ہے جس کی نبیوں کو تھی خواہش وہ نبیؐ آیا ہے
آج آیا ہے زمانے میں زمانے والا
بختِ خوابیدہ کو انساں کے جگانے والا
منتظر جس کے تھے موسیٰؑ و مسیحؑ وہ رسولؐ ہے براہیمؑ کی جو روحِ تمنا وہ رسولؐ
سارے نبیوں سے شرف جسکے ہیں اعلیٰ وہ رسولؐ جسم کا جس کے نہ تھا کوئی بھی سایہ وہ رسولؐ
عبد و معبود کے مابین وسیلہ بن کر
وہ نبی آیا اندھیروں میں اُجالا بن کر
جس پہ نازل ہوا اللہ کا قرآں وہ نبیؐ جس کی انگلی سے ہوا دو مہ تاباں وہ نبیؐ
جس کا مداح ہے خود خالقِ یزداں وہ نبیؐ آدمی جس کے سبب بن گیا انساں وہ نبیؐ
خود حبیب اپنا خدا نے جسے فرمایا ہے
فرش پر آج وہی عرش نشیں آیا ہے
عیدِ میلادِ محمدؐ کے منانے والو جذبۂ صدق سے اس جشن میں آنے والو
گُل عقیدت کے رہِ حق میں بچھانے والو خوش رہو نعرے رسالت کے لگانے والو
ہو مبارک تمہیں یہ رحمتوں والا دن ہے
آج کا دن یہ بڑی عظمتوں والا دن ہے
جشن یہ نور کا ایوان نظر آتا ہے رخ پہ اس بزم کے ایمان نظر آتا ہے
ہر طرف خیر کا سامان نظر آتا ہے خوش محمدؐ کا مسلمان نظر آتا ہے
عیدِ میلادِ نبیؐ جان ہے ایمانوں کی
اس سے جاں جاتی ہے بے دین مسلمانوں کی
اپنا محبوب کہے فخر سے خود جس کو خدا اور خدا جس کے توسط سے مسلماں کو ملا
جس نے کی دولتِ اسلام مسلماں کو عطا جس کے صدقہ سے مسلمان مسلمان بنا
اور مسلماں بڑے شیطان کو سر کہتا ہے
حق کے محبوب کو اپنا سا بشر کہتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

بن کے عالم میں یہ اللہ کی رحمت آئے   مظہرِ ذاتِ خدا نورِ ہدایت آئے
سرِ اقدس پہ رکھے تاجِ شفاعت آئے   لے کے ہمراہ خدا کی یہ شریعت آئے

ان کو اللہ نے خود بھیجے درود اور سلام
اس پہ اپنا سا یہ کہتے ہیں یہودی کے غلام

کلمہ پڑھتے ہیں شفاعت کے طلب گار بھی ہیں   دشمنِ دینِ محمدؐ کے وفادار بھی ہیں
حق سے باطل کے لیے برسرِ پیکار بھی ہیں   خادمِ کعبہ بھی ہیں خیر سے مے خوار بھی ہیں

حکمِ طاغوت یہ اس طرح بجا لاتے ہیں
قتلِ حجاج کا مکہ میں یہ فرماتے ہیں

تم مسلماں ہو تو پھر حق کے پرستار بنو   جس کو حیرت سے جہاں دیکھے وہ دین دار بنو
صورتِ عزم بنو پیکرِ ایثار بنو   سر پہ باطل کے لٹکتی ہوئی تلوار بنو

حق کے کام آؤ غلامانِ حسینی کی طرح
حق پہ ڈٹ جاؤ زمانے میں خمینی کی طرح

ہر طرف خونِ مسلمان کی تشہیر ہے آج   آگ اور خون کا طوفاں سرِ کشمیر ہے آج
ارضِ بوسنیا غرقِ لہو تصویر ہے آج   اور زمیں قبلۂ اوّل کی گلوگیر ہے آج

اس پہ جو عالمِ اسلام کی خاموشی ہے
یہ مسلمانوں کی اسلام فراموشی ہے

حق کے طالب ہو تو پھر حق بھی نبھانا سیکھو   وقت کی آنکھوں سے اب آنکھیں ملانا سیکھو
نصرتِ حق میں قدم اپنے بڑھانا سیکھو   کس طرح جھکتا ہے قدموں پہ زمانہ سیکھو

جس میں تحقیر ہو ملت کی وہ بات اچھی نہیں
موت اچھی ہے یہ ذلت کی حیات اچھی نہیں

حق کی پہچان فقط کرب و بلا ہے گھائل   کربلا جلوہ گہِ دینِ خدا ہے گھائل
جس کے ہر ذرّے میں حق دیں کی بقا ہے گھائل   خاک بھی جس کی کہ اب خاکِ شفا ہے گھائل

حق کے محبوب رسولؐ دوسرا تک پہنچا
کربلا پہنچا جو وہ اپنے خدا تک پہنچا

Presented by www.ziaraat.com

فخرِ عیسیٰؑ ہیں رشکِ سلیمانؑ ہیں سارے نبیوں میں افضل ہیں ذیشان ہیں
دیکھ کر ان کو یوسفؑ بھی حیران ہیں وحدتِ ذاتِ حقاّ کی پہچان ہیں
خاتم المرسلیں حق کے پیارے نبیؐ
آج عالم میں آئے ہمارے نبیؐ

آپؐ آئے تو روشن جہاں ہوگیا جلوۂ طور جس میں نہاں ہوگیا
ذرّۂ خاک رشکِ جناں ہوگیا سارا ماحول ہی گُل فشاں ہوگیا
رنگ گُل کو ملا اور کلی کو مہک
چاند کو چاندنی چاندنی کو چمک

آسمانوں کو روشن ستارے ملے گمشدہ کشتیوں کو کنارے ملے
بے سہاروں کو ان سے سہارے ملے ان کے در سے ہی ایماں کے دھارے ملے
ان سے انساں کو ذہنِ رسا مل گیا
یہ ملے تو جہاں کو خدا مل گیا

ان کے قدموں سے رنگِ بہار آگیا موسمِ زندگی پر نکھار آگیا
قلبِ مظلومیت کو قرار آگیا ظلم کے جسم و جاں کو بخار آگیا
قسمتِ زعمِ باطل کی شام ہوگئی
رحمتِ حق زمانے میں عام ہوگئی

کفر کا سانس رک رک چلنے لگا دم منات و ہبل کا نکلنے لگا
کروٹیں وقت اپنی بدلنے لگا دور ظلمت کا تیزی سے ڈھلنے لگا
ان کی جانب سے دشمن کو الفت ملی
دوستوں کو اخوۃ کی دولت ملی

عبد و معبود کا رابطہ کر دیا ختم دوری کا اک سلسلہ کردیا
دینِ اسلام کو راستہ کردیا طے محمدؐ نے یہ مرحلہ کردیا
اس پہ چل کے خدا تک پہنچ جاؤ گے
ورنہ محشر میں تم لوگ پچھتاؤ گے

یا نبیؐ رحمتِ کبریا آپؐ ہیں سب کی مشکل میں مشکل کشا آپؐ ہیں
قلبِ مضطر کی بے شک دوا آپؐ ہیں اپنے گھائل کا بھی آسرا آپؐ ہیں
حال رہتا ہے اس کا عجب یا نبیؐ
اپنے روضہ پہ کرلیں طلب یا نبیؐ

Presented by www.ziaraat.com

نعت

اے شہِ کون و مکاں اے تاج دارِ بحر و بر　　اے سراپا رحمتِ پروردگارِ خشک و تر
اے حبیبِ کبریا اُمی لقب خیرالبشر　　کیجیے امت پہ آقا پھر کرم کی ایک نظر
جوشِ ایمانی ہوا رخصت حمیّت مر چکی
جو ملی تھی اس کو ورثہ میں وہ غیرت مر چکی

نورِ حق اے خاصۂ رب اے شہنشاہِ اُمم　　شافعِ محشر حبیب اللہ اے بحرِ کرم
آج جس شمشیر کے قبضہ پہ کلمہ ہے رقم　　سر اسی شمشیر سے اب کلمہ گو کا ہے قلم
عزمِ مسلم کُش بھی ہے اور نعرۂ تکبیر بھی
کُلِّ مومن اخوۃ'' بھی بُغض دامن گیر بھی

ہے حسد دل میں خلوص و خُلق و الفت کی جگہ　　ہے مسلمانوں میں اب نفرت محبت کی جگہ
بے حیائی کی طرف مائل ہیں غیرت کی جگہ　　عصبیت رکھتے ہیں یہ ایماں کی دولت کی جگہ
پاس ہے ان کو شریعت کا نہ کچھ اسلام کا
اب مسلماں رہ گیا ہے بس مسلماں نام کا

کون سا جذبہ ہے آخر کارفرما آج کل　　خوں بہا کر اپنے بھائی کا مسلماں آج کل
ساتھ ہی گھر کے جلا دیتے ہیں قرآں آج کل　　کر رہے ہیں اس طرح وہ دیں پہ احساں آج کل
اس عمل کا یا نبیؐ پھر جانے کیا انجام ہو
جب مسلمانوں میں یہ باطل کی سُنّت عام ہو

کلمہ گو اب ہو گئے ہیں اپنے ایماں کے خلاف　　دین کے ملت کے اور احکامِ قرآن کے خلاف
جس گلستاں میں رہائش اُس گلستاں کے خلاف　　ان کا اپنا ہاتھ ہے اپنے گریباں کے خلاف
سر ہیں ان کے کچھ نہیں ہے اب دماغوں کی جگہ
روشنی کرتے ہیں یہ بم سے چراغوں کی جگہ

دافع الآفات یا خیرالبشر حاجت روا　　تاج دارِ ہر دو عالم یا محمدؐ مصطفےٰ
آپ کی خدمت میں ہے گھائل کی ایک یہ التجا　　ملتِ بے حِس کو حِس کی کیجیے دولت عطا
آپ کی نظروں کا ادنیٰ سا اشارہ چاہیے
ڈوبنے والے کو تنکے کا سہارا چاہیے

Presented by www.ziaraat.com

یارب تیرے کرم کی کوئی حد نہ انتہا کیوں کر ادا ہو شکر تیرا میرے کبریا
ہم پر بہت عظیم یہ احسان ہے تیرا ہم کو نہ خلق تونے کہیں کفر میں کیا
امت میں اُس رسولؐ کی پیدا کیا ہمیں
جو ہے تیرا حبیب نبیؐ وہ دیا ہمیں

ثانی ہے جس کا کوئی نہ ہمسر ہے وہ رسولؐ اللہ کی جو شان کا مظہر ہے وہ رسولؐ
جس کا وجود شافعِ محشر ہے وہ رسولؐ مدّاح جس کا خالقِ اکبر ہے وہ رسولؐ
دونوں جہاں کی آنکھوں کا تارا رسولؐ ہے
سرتاج انبیاء کا ہمارا رسولؐ ہے

جو کلِّ عالمین پہ رحمت ہے وہ نبیؐ جس کی قرآنِ پاک میں مدحت ہے وہ نبیؐ
جس پہ کہ اختتامِ نبوت ہے وہ نبیؐ جس پر درود عین عبادت ہے وہ نبیؐ
انسانیت کے درد مٹانے جہان سے
آیا ہے وہ زمیں کی طرف آسمان سے

گھر گھر چراغاں کیجئے فضا جگمگایئے شہروں کو روشنیوں کی دلہن بنایئے
خوشبو یقیں کے پھولوں کی دل میں بسایئے پھولوں کے ساتھ راہ میں آنکھیں بچھایئے
خوش رنگ اس جہاں کا گلستان کیجیے
خوش آمدید کہنے کے سامان کیجیے

جشنِ ولادتِ شہِ دنیا و دیں ہے آج مہماں زمیں کا ساکنِ عرشِ بریں ہے آج
رتبے سے آسماں کے سوا یہ زمیں ہے آج سرکار کا مدینہ دلِ مومنیں ہے آج
پڑھ کر درود غنچۂ ایماں کھلایئے
پھر یارسولؐ پاک کا نعرہ لگایئے

نعرہ لگا کے ذہن ضیاء بار کیجیے اس روشنی سے دل کو پُرانوار کیجیے
درسِ نبیؐ سے فکر کو سرشار کیجیے جو باعمل ہو اپنا وہ کردار کیجیے
نعرہ یہ ہی بتاتا ہے مقصد حیات کا
یہ نعرۂ رسولؐ سبب ہے نجات کا

تحفہ میں پیش کیجئے رسولِؐ انام کو نعروں کے سر پہ رکھ کے درود و سلام کو
اس کے سوا نبیؐ ذوالاحترام کو کیا پیش ہم کریں شہِ سدرہ مقام کو
گھائل سلام مرسلِ عالی مقام پر
پڑھتے رہو درود محمدؐ کے نام پر

Presented by www.ziaraat.com

نعت

نعت کو مقصدِ نعت حاصل نہ ہو ۔ مدحتِ آل جب تک کہ شامل نہ ہو
کور ہے آنکھ وہ چشمِ بینا نہیں ۔ جس میں چھوٹا سا ایک نور کا تل نہ ہو
نامکمل ہے وہ قیس کی داستاں ۔ جس میں لیلیٰ تو ہو ذکرِ محمل نہ ہو
میرِ محفل ہوں جب رحمت العالمیں ۔ کس لیے شادماں پھر یہ محفل نہ ہو
دِل وہ کعبہ بھی ہے اور مدینہ بھی ہے ۔ دل جو یادِ محمدؐ سے غافل نہ ہو
جب ہیں رہبر ہمارے حبیبِ خدا ۔ کیا وجہ پھر قدم بوسِ منزل نہ ہو
پھر شفاعت بھی اس کا مقدر نہیں ۔ یا محمدؐ جو کہنے کے قابل نہ ہو
وہ مقامِ مدینہ کو سمجھے گا کیا ۔ کربلا کی طرف دل جو مائل نہ ہو
مَس ہو جس کی جبیں سے بھی خاکِ شفا ۔ اس کو حق کے سمجھنے میں مشکل نہ ہو
یا علیؑ میں کہوں پھر یہ ممکن نہیں ۔ دوشِ طوفان پر کوئی ساحل نہ ہو
ہو خلافت کی کیوں کر اُسے پھر طلب ۔ جس کو بننا خدا کوئی مشکل نہ ہو
وہی مشرک سے کرتا ہے نصرت طلب ۔ جس مسلماں کا ایمان کامل نہ ہو
پنجتنؑ کو وسیلہ بناؤ تو تم ۔ دیکھیں کشمیر پھر کیسے حاصل نہ ہو
اس کو گھر کا سمجھیے نہ پھر گھاٹ کا ۔ جس کو پہچانِ حق اور باطل نہ ہو
قبر تک بھی نہیں ہوتی اس کو نصیب ۔ حاکمِ وقت گر کوئی عادل نہ ہو

قبر میں اُلفتِ حیدری کے سبب
کس لیے پُرسکوں ان کا گھائل نہ ہو

❄

Presented by www.ziaraat.com

بنامِ حرمتِ محبوبِ وَحدہٗ آئے　　جو آئے جشنِ ولادت میں باوضو آئے

درود پڑھتا ہوا آئے جو بنامِ نبیؐ　　وہ پائے خلد بھی بر اس کی آرزو آئے

یہ اور بات کہ دیکھا نہیں اُنھیں لیکن　　نظر وہ بزمِ خیالات میں ہر سو آئے

لکھوں میں نعت میں جب یا محمدِؐ عربی　　میرے قلم سے گلابوں کی سی خوشبو آئے

جبیں زمیں کی کفِ پا سے ان کے مَس جو ہوئی　　تو فرشِ خاک کو آدابِ رنگ و بو آئے

نبیؐ کے دستِ مبارک پہ پہنچ جائیں اگر　　تو سنگ ریزوں سے آوازِ گفتگو آئے

علیؑ کے حق میں درود اور حیدری نعرہ　　زبانِ فتح مبیں پر یہ کُوبکُو آئے

جُز اِک علیؑ نہ ہوئے کامیاب خیبر میں　　گنوا گنوا کے وہ سب اپنی آبرو آئے

ہو جنگ کوئی کہ غزواۃ کی مہم کوئی　　علیؑ جہاں بھی گئے ہو کے سرخرو آئے

یہ طالبان ہیں بے دین اصل میں گھائل

یہ بن کے مذہب اسلام کے عدوُ آئے

❄

Presented by www.ziaraat.com

جنابِ فاطمہؑ صدیقہؑ طاہراؑ زہراؑ

بیاں ہوں کیا شرفِ دخترِ رسولِؐ خدا ۔۔۔ نہ عاصیہ نے نہ مریم نے یہ شرف پایا
انہی کی شان میں آیا ہے یعلم الحرا ۔۔۔ یہ ہی ہیں معنی و تفسیر عروۃ الوثقیٰ
یہ ہی تو ہیں جنہیں خالق نے یہ شرف بخشے ۔۔۔ جنابِ فاطمہؑ صدیقہؑ طاہراؑ زہراؑ
زہے وقار کہ شہزادیٔ بہشت ہیں یہ ۔۔۔ علیؑ نہ ہوتے تو پھر ان کا کوئی کفو نہ تھا
یہ ملکہ خلد کی شوہر ہیں ساقیٔ کوثر ۔۔۔ عدیل ان کا ہے کوئی نہ کوئی مثل ان کا
جنابِ سیدہؑ سرچشمۂ امامت ہیں ۔۔۔ انہی سے سلسلہ قائم ہے اب امامت کا
انہی کے واسطے آئی ہے چادرِ تطہیر ۔۔۔ انہی کے واسطے قرآں میں انما آیا
خود آپ فاقے کیے سائلوں کے پیٹ بھرے ۔۔۔ خدا نے دہر کے سورہ میں کی ہے ان کی ثناء
انہی کی ذاتِ مقدس ہے واجب التعظیم ۔۔۔ انہی کے ذکرِ مبارک پہ پڑھیے صلِّ علیٰ
انہی کی شادی کے لوٹے ہیں پھول حوروں نے ۔۔۔ خدا نے عرشِ علیٰ پر انہی کا عقد پڑھا
حبیب ابنِ مظاہر ہی پر نہیں موقوف ۔۔۔ ہیں آپ بھی تو لبِ سیدہ کی وہ ہی دعا
زبانی پھولوں کی چادر چڑھاؤ گے کب تک ۔۔۔ عمل کے پھولوں سے مہکاؤ تربتِ زہراؑ
ہمارے دور کا واعظ نقد رقم لے کر ۔۔۔ انہی کو دیتا ہے بے کس حسینؑ کا پرسا
بہت کتابوں میں ڈھونڈا کسی جگہ نہ ملا ۔۔۔ جنابِ حضرت واعظ کا ہر نیا جملہ
تڑپ کے رہ گئی ہوں گی بہشت میں زہراؑ ۔۔۔ سنا جو ہوگا وہ نوحہ بہ صورت نغمہ

جنابِ سیدہؑ گھائل کی اب دعا ہے یہی
شبانہ روز بڑھے میرا شوقِ حمد و ثناء

Presented by www.ziaraat.com

درِ فاطمہؑ پر ہے دستِ تعدّی — شقاوت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
ہے مقصد نہ پائے سکوں آلِ احمدؐ — عداوت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
ہے وارث ہی زہراؑ یہ سب جانتے تھے — مگر اس کے حق پر حکومت کا قبضہ
ہے بنتِ نبیؐ سے گواہی کی طلبی — خیانت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
حدیث اس کی شاہد ہے تاریخ گویا — کہا تھا محمدؐ نے من کنت مولا
رسالت کا فرماں امامت کے حق میں — وضاحت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
خدا کہہ رہا ہے ہے فرمان میرا — محمدؐ کے لب پر جو الفاظ آئیں
محمدؐ کے ارشاد سے پھرنے والو — بغاوت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
فرشتے ہوں جن ہوں کہ انساں سوالی — درِ فاطمہؑ سے ملا وہ جو مانگا
رہن رکھ کے بیٹوں کو حاجت روا کی — سخاوت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
نہاں دستِ حیدرؑ میں تھی ایسی طاقت — اُکھاڑا وہ خیبر کا در جس نے یوں ہی
کیا قتل مرحب سا وہ دیو پیکر — شجاعت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
گلِ تر سے بہتر تیرے زخم گھائل — ہر ایک زخم پر مرہم حُبِّ حیدرؑ
خدا کی قسم ان کی حکمت کے صدقہ — جراحت نہیں یہ تو پھر اور کیا ہے

Presented by www.ziaraat.com

دل میں ہو حُبِّ علیؑ لب پر ہو نامِ فاطمہؑ

اپنے لب پر جب بھی آجاتا ہے نامِ فاطمہؑ
آپ خم ہوتا ہے سر بہرِ سلامِ فاطمہؑ

جب شرف پر سیدہ بی بیؑ کے جاتی ہے نظر
خود بہ خود پڑھتا ہے دل تسبیحِ نامِ فاطمہؑ

خود پئے تعظیم اٹھ جاتے تھے استقبال کو
تھا نظر میں یہ نبیؐ کے احترامِ فاطمہؑ

خود محمدؐ بھیجتے تھے بابِ اقدس پر سلام
کتنی عظمت ریز تھی وہ صبح و شامِ فاطمہؑ

آج اس جشنِ ولادت پر ملائک لائے ہیں
عرش سے صلواۃ کے تحفہ بنامِ فاطمہؑ

بخشوائیں گے محمدؐ حشر میں اس شرط پر
دل میں ہو حُبِّ علیؑ لب پر ہو نامِ فاطمہؑ

مسترد صدیقہؑ عالم کا کر بیٹھے سوال
یہ نہ سمجھے ہے کلامِ حق کلامِ فاطمہؑ

چشم جس کی تر ہوئی بزمِ غمِ شبیرؑ میں
لے کے آتے ہیں ملک اس کو سلامِ فاطمہؑ

تذکرے ہوتے ہیں جب انکے مصائب کے کہیں
خود بہ خود روتا ہے دل سُن سُن کے نامِ فاطمہؑ

بعدِ ختم المرسلیں گھائل بصد آہ و بُکا
اشک آلودہ رہی ہیں صبح و شامِ فاطمہؑ

❄

Presented by www.ziaraat.com

یہ ہے ربِّ براہیمؑ سے فریادِ ابو طالبؑ   محمدؐ ہو حبیبِ حق اے جوادِ ابو طالبؑ

یقین و عظمت و شفقت اور اطوارِ براہیمؑ   تھی اس پر قبل از اسلام بنیادِ ابو طالبؑ

حسب بھی اعلیٰ و افضل نسب بھی برتر و اعلیٰ   ہیں ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ اَجدادِ ابو طالبؑ

یہ فتحِ خیبر و بدر و اُحد صِفّین اور خندق   وسیلے سے علیؑ کے ہے یہ اِمدادِ ابو طالبؑ

حرا سے کربلا تک کربلا سے آج کے دن تک   خدا کے دیں کے کام آئی ہے اولادِ ابو طالبؑ

خدا کے چودہ معصومیں کے جو جشنِ وِلادت ہیں   حقیقت میں یہ سب ہیں جشنِ میلادِ ابو طالبؑ

نکاح کرنا تو بالایمان ہے سُنّت محمدؐ کی   مگر سُنّت بھی یہ بے شک ہے ایجادِ ابو طالبؑ

محمدؐ پیش کرتے تھے نمازِ فجر سے پہلے   سلام اور بعد میں پڑھتے تھے وہ نادِ ابو طالبؑ

محمدؐ مصطفےٰ صلے علیٰ کے دِل میں رہتی تھی   بشکلِ مرتضےٰ مولا علیؑ یادِ ابو طالبؑ

نہیں رہنے دیا مکہ میں محبوب الٰہی کو   موافق بھی مُخالِف ہوگئے بعدِ ابو طالبؑ

روانہ نعرۂ صلوٰۃ کیجیے یا علیؑ کہہ کر   جو جاکر خُلد میں بن جائے دل شادِ ابو طالبؑ

علیؑ غافل نہ رہنا تم محمدؐ کی حِفاظت سے   نزع کے وقت میں بھی تھا یہ ارشادِ ابو طالبؑ

سنائے گا قصیدہ حشر میں بارہ اماموں کا
ملے گی خوب تر گھائل کو واں دادِ ابو طالبؑ

❄

Presented by www.ziaraat.com

ابو طالبؑ

بعد از خدا نبی کے ہیں یہ پاسبان بھی
ہیں بزم ذوالعشیرہ کے یہ میزبان بھی
اُس بزم میں نبیؐ کے رہے ترجمان بھی
گھر ان کا دینِ حق کا ہے دارالامان بھی
ایمان مجسّم ہے وجود ابو طالبؑ
ہے حفظِ محمدؐ ہی درودِ ابو طالبؑ

پھر کیوں ابو طالبؑ پہ ہے یہ کُفر کی تہمت
یہ فکر مسلماں کی حقیقت میں ہے بدعت
محبوبِ الٰہی جو ہیں اللہ کی رحمت
گھر میں ابو طالبؑ کے ہوئی ان کی ولادت
ان کو صلہ خدا نے اس احسان کا دیا
پیدا ابو طالب کا پسر اپنے گھر کیا

عرشِ علیٰ پہ جس کے ہے ایمان کا مقام
جس کا نظر میں ختم الرسل کی یہ احترام
کرتے تھے پیش جس کو رسول خدا سلام
وہ ذات ہاں وہی ابو طالبؑ ہے جس کا نام
سُن لے وہ جس کے دل میں ہے الفت رسولؐ کی
ان کو سلام کرنا ہے سُنّت رسولؐ کی

جس نے نبیؐ کو گود میں پالا یہ ہی تو ہیں
جدِّ بناء لاالٰہ والا یہ ہی تو ہیں
بچوں نے جس کے دیں کو اُجالا یہ ہی تو ہیں
سادات کے بھی مورثِ اعلیٰ یہ ہی تو ہیں
اللہ کا رسول کرے جس کا احترام
گھائل تم اُسکو کیوں نہ کرو باادب سلام

Presented by www.ziaraat.com

قبلہ و کعبۂ دیں حق کا ولی عقدہ کشا — گلِ ایمان محمدؐ کا وصی شیرِ خدا
جس کے بارے میں محمدؐ نے یہ کھل کر ہے کہا — جس کا میں مولا ہوں اُس کا ہے علیؑ بھی مولا

وہ علیؑ آیا ہے دنیا میں ہدایت کے لیے
دینِ اسلام کی تا حشر حفاظت کے لیے

یہ علیؑ دستِ خدا ضیغمِ یزداں بھی ہے — یہ معنٰی بھی ہے تفسیر بھی قرآن بھی ہے
پیکرِ تقویٰ بھی ہے چشمۂ عرفان بھی ہے — یہ ہی غزواۃ میں سرکردۂ میدان بھی ہے

نورِ اللہ و محمدؐ کی یہ تنویر بھی ہے
فضلِ خالق سے علیؑ صاحبِ شمشیر بھی ہے

جس کی شمشیر کے قائل ہیں شجاعانِ عرب — جس کی شمشیر ہے اسلام کی عظمت کا سبب
جس کی شمشیر سرِ کفر پہ ڈھاتی ہے غضب — جس کی شمشیر مسلماں کے لیے رحمتِ رب

وہ علیؑ حق نے جسے تیغِ دو پیکر بخشی
حق کے محبوب نے اپنی جسے دُختر بخشی

جس کو اللہ کی جانب سے ملے ہیں یہ خطاب — دستِ حق بحرِ سخا حق کا ولی علم کا باب
مظہرِ شانِ خدا ابرِ کرم فیض مآب — قاسمِ خلدِ بریں نفسِ نبیؐ حق کی کتاب

وہ علیؑ جس کی قدم بوسی کو تارا آیا
آج دنیا میں وہ بے کس کا سہارا آیا

خانۂ حق میں ہوئی جس کی ولادت وہ علیؑ — جس کا ہر ایک عمل گلِ شریعت وہ علیؑ
لب پہ قرآن کے ہے جس کی سخاوت وہ علیؑ — جس پہ نازاں ہے ہر ایک گام شجاعت وہ علیؑ

جس نے حق پر کیے ہر دشمنِ دیں کے ٹکڑے
جس کی دنیا تھی فقط نانِ جویں کے ٹکڑے

جس کی ہر دور میں قائم ہے امامت وہ امام — جس کی معراج کا ہے مُہرِ نبوت پہ مقام
نصرتِ دین میں جس کی ہوئی گل عمر تمام — وہ علیؑ جس کا کہا کرتے ہیں ہم خود کو غلام

حق غلامی علیؑ کا تو جتایا ہم نے
جس کو ٹھکرایا علیؑ نے اسے چاہا ہم نے

بستیِ گردشِ ایّام میں رہنے والو — ظلمِ باطل کے ہر ایک دور میں سہنے والو
رات دن جوش کے دریاؤں میں بہنے والو — تم نے سوچا بھی کبھی یا علیؑ کہنے والو

حیدری ایسا ہے تم میں کوئی قنبر کی طرح
روبرو جبر کے حق کہہ سکے بوذر کی طرح

Presented by www.ziaraat.com

خادمِ حضرتِ عمار ہے تم میں کوئی پیروِ میثم تمار ہے تم میں کوئی
رہروِ شارع مختار ہے تم میں کوئی مثلِ حرؑ صاحب کردار ہے تم میں کوئی
تم ہی بتلاؤ کہ حق دین کے ناصر جیسا
عزم کس کا ہے جواں ابنِ مظاہر جیسا

غور سے سنتے ہو تم غیر کے گھر کی باتیں ماؤ کی ورتھ کی اور شیکسپیئر کی باتیں
نغمہ و ساز ہیں اب شام و سحر کی باتیں دل نشیں تم نے نہ کیں علم کے در کی باتیں
سوچو تم اس کو ذرا بیٹھ کے ٹھنڈے دل سے
منسلک حق سے ہو کہ دائرۂ باطل سے

پہلے ہوتا تھا مجالس میں جہاں حق کا بیاں لوگ ہر مکتبۂ فکر کے جاتے تھے وہاں
جب سے لاعلموں نے منبر پہ سجائی ہے دکاں شہر میں ہوگئیں اشیاءِ عداوت ارزاں
اِن کی جس وقت سے منبر پہ عمل داری ہے
جب سے ہر سمت تعصب کا عمل جاری ہے

تم سرِ راہ جلوسوں میں جو پڑھتے ہو نماز آج اس امر پہ گھائل یہ تمہارے دم ساز
جذبۂ حق کے ادا کرنے پہ اب ہیں ناراض جب کہ تبلیغِ حسینی کا یہ ہی ایک ہے راز
سجدہ بروقت ادا کرنے سے بے زاری ہے
کون سا حق ہے یہ کس حق کی طرف داری ہے

❄

Presented by www.ziaraat.com

یوں آج چل رہی ہیں گلشن میں پھر ہوائیں   پھولوں میں تُل رہی ہیں نسرین کی ادائیں
جوہی و نسترن نے ڈالیں گلے میں بانہیں   ہر غنچہ لے رہا ہے کلیوں کی اب بلائیں
سبزے پہ چھا رہی ہے اس طرح سے جوانی
فرطِ حیا سے شبنم خود ہو رہی ہے پانی

کس شان سے چمن میں چمپا مہک رہا ہے   ایک آگ سی لگی ہے لالہ دہک رہا ہے
غنچہ خوشی سے کوئی جس جا چٹک رہا ہے   اُس شاخِ گل پہ جا کر بلبل چہک رہا ہے
نرگس کی آنکھ کب سے اِک سمت لگ رہی ہے
ہے انتظار کس کا یہ کس کو تک رہی ہے

اُتری ہوئی چمن میں تاروں کی انجمن ہے   بزمِ خیالِ شاعر جس سے کہ ضو فگن ہے
افراطِ گُل سے گُل کی شاخوں پہ بانکپن ہے   ہر شاخ یوں سجی ہے جیسے کوئی دُلہن ہے
مُنہ چوم کر گلوں کا نکہت لٹا رہی ہے
بادِ صبا یہ اپنے جلوے دکھا رہی ہے

ہر سمت چھا رہا ہے ایک کیفِ شادمانی   سوسن یہ کر رہی ہے سُنبل سے لنترانی
زلفیں سنوارنے میں تیرا نہیں ہے ثانی   دیکھے گھٹا جو تجھ کو بھر لائے منہ میں پانی
قربان حسنِ یوسف گلشن کی اس پھبن پر
صدقہ ہوئی زلیخا شاید اسی چمن پر

پانی میں گُل کنول کا کیا گُل کھلا رہا ہے   سارس سے چپکے چپکے باتیں بنا رہا ہے
بلقیس کا زمانہ پھر یاد آرہا ہے   افسانۂ سلیماں ہدہد سنا رہا ہے
یوں طائرانِ گلشن خوشیاں منا رہے ہیں
صلِّ علیٰ کے نغمے سب مل کے گا رہے ہیں

کُو کُو کی لے پہ کوئل کیا گنگنا رہی ہے   حق سِر ہو کی دُھن سے دل کو لُبھا رہی ہے
کانوں میں اس طرح سے امرت گھلا رہی ہے   جیسے کوئی سہاگن ملہار گا رہی ہے
کعبہ سے اٹھ کے آئی دیکھو گھٹا سہانی
دامن میں لا رہی ہے بحرِ کرم کا پانی

Presented by www.ziaraat.com

پلوا دے آج ساقی پھر وہ ہی ارغوانی　　جو اِنّما میں کھینچی اور حل اتیٰ میں چھانی
پی کر حبیب آئے تو آگئی جوانی　　سلمانِ فارسی تھے جس مے کی ترجمانی

حُرؑ نے ذرا سی پی تھی نقشہ بدل گیا تھا
سر تا قدم کرم کے سانچہ میں ڈھل گیا تھا

جس کی مہک سے قنبر دیں دار ہوگئے تھے　　مالک نشے سے جس کے سرشار ہوگئے تھے
خوشبو سے جس کی بے پر پردار ہوگئے تھے　　مجبور جس کو پی کر مختار ہوگئے تھے

صدق و صفا سے دل کے شیشے کو جگمگا کر
جس کو ظہیر و بوزر پیتے تھے غٹ غٹا کر

یاسر نے اپنے دل سے جس کو لگا کے پی ہے　　مسلم بن عوسجہ نے عقبیٰ سجا کے پی ہے
میثم نے بے خودی میں دنیا لٹا کے پی ہے　　ہر اہلِ حق نے حق کو اپنا جتا کے پی ہے

پی سب نے بغض و شر سے دامن بچا بچا کر
اغیار کے دلوں پر بجلی گرا گرا کر

افواجِ اشقیا کا سینوں میں دل ہلا کر　　روداد تشنگی کی اس طرح سے سنا کر
ایک بے زباں نے اپنی سوکھی زباں دکھا کر　　جو پی تھی کربلا میں اصغرؑ نے مسکرا کر

گنوا دیے ہیں تجھ کو ایک ایک نام ساقی
اس بزم کو عطا ہوں بس وہ ہی جام ساقی

چودہ ہیں اپنے ساقی ان سب کو یہ خبر ہے　　یہ کون کہہ رہا ہے دو تین پر نظر ہے
جامِ ولاءِ عطرت پینے کا یہ اثر ہے　　دنیا میں پی رہے ہیں جنت میں اپنا گھر ہے

ہم بوترابیوں کی قسمت میں برتری ہے
ساقی بھی ہے نجف کا محفل بھی حیدری ہے

میخانہ کی فضا بھی مے خوار بھی وہی ہیں　　جلوے بھی سب وہی ہیں انوار بھی وہی ہیں
ہے خلد کی سی خوشبو آثار بھی وہی ہیں　　وعدے بھی سب وہی ہیں اقرار بھی وہی ہیں

مے خانۂ محمدؐ پہلو بدل رہا ہے
جامِ شرابِ وحدت کعبہ میں چل رہا ہے

Presented by www.ziaraat.com

احمدؐ خدا کے گھر سے یہ کس کو لا رہے ہیں   ہاتھوں پہ لے کے کس کو دل سے لگا رہے ہیں
کیا مل گیا ہے ایسا کیوں مسکرا رہے ہیں   محبوبِ کبریا کے نقشے بتا رہے ہیں
تھی منتظر نبوت شمشیر اب ملی ہے
تنہا کتابِ حق تھی تفسیر اب ملی ہے
رحم و کرم کا مرکز شمشیرِ حق کا جوہر   جور و جفا کا دشمن جود و سخا کا پیکر
ثانی ہے جس کا کوئی جس کا نہ کوئی ہمسر   ہے مظہر العجائب بنتِ اسد کا دل بر
اس کے ہی دم قدم سے ہے تقویت نبیؐ کو
پھر کیوں نہ ہم پکاریں مشکل کشا علیؑ کو
یہ وہ علیؑ ہے جس نے اژدر کیا دو پارہ   انتر کو ابنِ ود کو مرحب کو جس نے مارا
حکمِ خدا سے گھر پر اترا ہے جس کے تارا   اُس رات کا فسانہ کچھ یاد کر خدارا
شمشیریں تل رہی تھیں سر پر یہ سو رہے تھے
واں سر پہ تھی نبوت اور پھر بھی رو رہے تھے
سورج تھا کس کے طالع اعجاز ہیں یہ کس کے   حق سے ملی ولایت اعزاز ہیں یہ کس کے
بَخِّن لکا علیؑ الفاظ ہیں یہ کس کے   پھر ان سے بے رخی کے انداز ہیں یہ کس کے
باغِ فدک کا قصہ کیا اتنا مختصر ہے
کس کس کا ہاتھ کہیے محسن کے خوں میں تر ہے
ہمراز بھی علیؑ ہیں عم زاد بھی علیؑ ہیں   محبوبِ کبریا کے داماد بھی علیؑ ہیں
دینِ محمدیؐ کی بنیاد بھی علیؑ ہیں   جبریلؑ کے حقیقی اُستاد بھی علیؑ ہیں
یہ ہی علیؑ ہمارے ہیں چارہ کار گھائل
ظاہر ہے ان پہ اپنا سب حالِ زار گھائل

❄

Presented by www.ziaraat.com

ذاتِ حیدر کو مرتضےٰ کہیے

واقفِ سرِ لا اللہ کہیے | دستِ حق نطقِ کبریا کہیے
عینِ پروردگار و وجہہ اللہ | قوتِ ربّ دوسرا کہیے
ایک مکمل قرآن کی صورت | جس کو رخسارِ مرتضےٰ کہیے
کُلِ ایمان و ضیغمِ داور | مرکزِ دینِ مصطفےٰ کہیے
قاسمِ خلد و ساقیِ کوثر | بعدِ محبوبِ کبریا کہیے
چشم بد دُور خاکِ پائے علیؑ | گلشنِ علم کی ضیاء کہیے
خانۂ لم یلد میں پیدائش | اس کو عظمت کی انتہا کہیے
جاءِ پیدائشِ علیؑ کعبہ | کہیے کعبہ کو بھی برا کہیے
حیدری نعرہ وقتِ مشکل میں | قلبِ مومن کا آسرا کہیے
سو غموں سے نجات دیتا ہے | یا علیؑ دل سے تو ذرا کہیے
فاتحِ بدر و خیبر و خندق | کس کو حیدر کے ماسوا کہیے
دینِ اللہ اور محمدؐ کا | ذاتِ حیدر کو مرتضےٰ کہیے
کلِ ایمان جس کے دل میں ہو | اس کا دل کعبۂ خدا کہیے
کلِ ایمان و کلِ دیں ہیں علیؑ | اس کو اللہ کی عطا کہیے

نعرۂ حیدری وہ ہے گھاتک
جس کو بے دین کی قضا کہیے

❄

Presented by www.ziaraat.com

صحنِ گلشن میں نمایاں ہوئے آثارِ سحر شب کی تاریکی پہ غالب ہوئے انوارِ سحر
کھل کھلا کر کیا ہر پھول نے اظہارِ سحر چہچہا کر کیا پرداروں نے دیدارِ سحر
ذکرِ الحمد طیورانِ چمن کرنے لگے
مل کے اعلانِ سحر سرو و سمن کرنے لگے

عندلیبانِ خوش الحاں ہیں چمن میں شاداں لب پہ ہر ایک کے ہے حمد و ثناءِ یزداں
بُلبلیں پڑھتی ہیں یٰسین پئے حفظ و اماں خوش لحن قمری کی ہے سرو کی چوٹی پہ اذاں
نغمۂ حیّ علیٰ خیرالعمل کو سُن کر
ہیں طیورانِ چمن وجد میں اس کی دُھن پر

ہو کے خوش جھوم رہے ہیں سرِ گلشن اشجار صحنِ گلشن میں بغل گیر گلوں سے ہے بہار
سبز اور سرخ گلوں سے ہے چمن لالہ زار بیل بوٹوں پہ نسیمِ سحری سے ہے نکھار
مست و مسرور و معطّر ہے بہارِ گلشن
آج کچھ اور ہی ہیں نقش و نگارِ گلشن

آج گلشن میں عجب رنگ سے آئی ہے بہار جیسے پریوں نے کیا ہے چمنستاں کا سنگھار
غسل غنچوں کا ادا کرتی ہے شبنم کی پھوار ہر روش پر ہے ہر اک سمت گلوں کی مہکار
مست بلبل ہے شگوفوں کی بسی خوشبو سے
اپنی منقار سے لیتی ہے گلوں کے بوسے

ہر ایک پھول پہ بلبل کا ہے یہ حسنِ نظر اتارتی ہے وہ نظروں سے اپنی گل کی نظر
نگاہِ بد سے بچانے کے واسطے گلِ تر چھپا کے رکھتی ہے وہ گل کو زیرِ دامنِ پر
لگا کے پھولوں کو وہ دل سے پیار کرتی ہے
ادا وہ یوں حقِ جشنِ بہار کرتی ہے

ہیں رنگ و بو میں یہ بے مثل ارغوانی پھول کہیں پہ جامنی ہیں اور کہیں ہیں دھانی پھول
ہیں سبز و سُرخ مہکتے ہوئے نورانی پھول مہک سے جن کی کھلا کرتے ہیں ایمانی پھول
یہ پھول دیکھ کے کچھ خار دل ملول ہوئے
بہار پھولوں سے مہکی خزاں کے بھول ہوئے

گلہاءِ جوہی و لالہ و نسترن ہیں مگن ہے حسنِ چمپا چنبیلی سے زینتِ گلشن
گلوں پہ صحنِ چمن میں غضب کا ہے جوبن ہیں شاد رنگِ چمن دیکھ کر سب اہلِ چمن
یہ رنگ و روپ گلستاں پہ یہ رعنائی ہے
کہ جیسے آج دلہن بن کے بہار آئی ہے

Presented by www.ziaraat.com

صبا چلی ہے بصد ناز لے کے انگڑائی   چلی وہ جھوم کے گہ مست ہو کے لہرائی
روش روش پہ یہ بخشی ہے اس نے زیبائی   جدھر گئی وہ شگوفوں کو گل بنا آئی

اداؤں سے وہ ہر ایک گل نکھار آئی ہے
گلوں کے رُخ پہ غضب کی بہار آئی ہے

ہے آج پھولوں کے ہم رقص صباءِ گلشن   مہک سے گُل کی ہے مسحور فضاء گلشن
ہے رنگ و نور سے رنگین اداءِ گلشن   ہے عطر ریزی میں مصروف ہواءِ گلشن

یہ رنگ و نور سے تزئینِ چمن جاری ہے
کہ جیسے آج کسی جشن کی تیاری ہے

شاد ہیں حُسنِ چمن دیکھ کے اربابِ چمن   شان اور زینت و زیبائش و آداب چمن
آج ایسی ہے چمن میں یہ تب و تابِ چمن   جیسے دیکھا ہے زلیخا نے کوئی خوابِ چمن

صحنِ گلشن میں ہیں ہر سمت گلوں کے انبار
ہر روش پر ہے سوا نکہتِ گُل کی بوچھار

دیکھ کر رنگِ چمن جوش میں موسم آیا   صحنِ گلشن پہ ہوا ابرِ کرم کا سایہ
ابر کوثر سے اُٹھا اور سرِ گلشن چھایا   اپنے دامن میں وہ بھر کے مئے رحمت لایا

آج موقع بھی ہے موسم بھی سہانا ساقی
اپنے مے خواروں کو جی بھر کے پلانا ساقی

ابر بھی سر پہ ہے ٹھنڈی ہے ہوا بھی ساقی   اور مے خوار بھی یاں سب ہیں ترابی ساقی
نجفی بادہ میں دے بھر کے شہابی ساقی   وہ ہی فردوسِ بریں والی گلابی ساقی

آج رندوں میں وہ دورِ مئے سرجوش رہے
جس کے پینے سے نہ پھر حشر تلک ہوش رہے

وہ پلا ساقیا جو اہلِ یقیں نے پی ہے   عرش سے آکے جو جبریلِ امیں نے پی ہے
لیلیٰ اسرا میں جو عرشِ بریں نے پی ہے   کہہ کے ابناؤنا قرآنِ مبیں نے پی ہے

علم کے شہر کے اعلیٰ درِ اطہر والی
وہ ہی دے ساقیا ان رندوں کو کوثر والی

جس کو پیتے تھے اولوالعزم پیمبر وہ شراب   جس کو پیتے تھے ائمہ سرِ منبر وہ شراب
مسجدیں جس کی مہک سے ہیں معطر وہ شراب   جو کہ پی جاتی ہے محراب کے اندر وہ شراب

مے چھلکتی ہوئی کوثر کے کناروں والی
ہاں وہی ساقیا دے حیدری نعروں والی

Presented by www.ziaraat.com

چودہ میخانوں کی جس میں کہ ہو لذّت وہ جام   جس کی مدہوشی کا انعام ہے جنّت وہ جام
خیر سے جس کا نشہ کُلِّ شریعت وہ جام   جس کی خوشبو ہے سرِ حشر شفاعت وہ جام
جس کو سلمان نے پی دل سے لگا کر وہ شراب
جس نے بے زر کو بنایا ہے ابوذر وہ شراب

چوم کر جام کو مختارِ دلاور نے پی   جھوم کر جس کو حبیب اور حرِ صفدر نے پی
مسلم بن عوسجہ اور مالکِ اشتر نے پی   خیر سے ڈٹ کے جسے یاسر و قنبر نے پی
خواجۂ ہند نے تو حد سے گزر کر پی ہے
جامِ بنیادِ لاالٰہ میں بھر کر پی ہے

آج مے خانے میں پُرکیف سماں ہے ساقی   جام گھائل کو بھی دے وہ بھی یہاں ہے ساقی
سن رسیدہ ہے بجا تیرا گماں ہے ساقی   ذوقِ مے نوشی میں پیری بھی جواں ہے ساقی
سچ ہے پہلی سی وہ قوت ہے نہ کس باقی ہے
اب تو بس رندوں میں شرکت کو ہوس باقی ہے

بادہ خواروں میں جو مے کش کا بھرم ہے ساقی   شک نہیں اس میں یہ سب تیرا کرم ہے ساقی
کون سی شے ہے ترے پاس جو کم ہے ساقی   مجھ کو بس گزرے ہوئے وقت کا غم ہے ساقی
وہ پلا جس سے طبیعت میں روانی آجائے
پھر نئے سر سے ضعیفی میں جوانی آجائے

ساقی تُو چاہے تو بر آئے یہ رندوں کی مراد   تیرے مے خوار کریں جنتِ ارضی آباد
غالب اسلام ہو مغلوب ہوں سب اہلِ عناد   پردۂ غیب سے ظاہر ہو کچھ ایسی امداد
فتح اس مملکتِ پاک کی تقدیر میں ہو
سالِ آئندہ ہمیں جشن یہ کشمیر میں ہو

آؤ سب مل کے چلیں جشنِ بہاراں دیکھیں   صحنِ گلشن میں مسرت کے چراغاں دیکھیں
شوخ پھولوں کی پھبن شانِ گلستاں دیکھیں   چل کے آراستہ غنچوں کے شبستاں دیکھیں
فق ہوا رنگِ ارم خلد کو شرم آئی ہے
چشمِ بد دور گلستاں پہ وہ رعنائی ہے

حسنِ یوسفؑ بھی وہاں آج ہے حیراں دیکھیں   ابنِ مریمؑ کو بھی انگشت بدنداں دیکھیں
اپنی آنکھوں سے ذرا صنعتِ یزداں دیکھیں   دستِ احمدؐ پہ چلو بولتا قرآں دیکھیں
آج دنیا کی ہر اک شے پہ خوشی غالب ہے
جشنِ میلاد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے

Presented by www.ziaraat.com

عین کعبہ میں مشیّت کا کرشمہ دیکھیں عبد و معبود کی قربت کا نظارہ دیکھیں
گھر میں اللہ کے پیدا ہوا بیٹا دیکھیں رتبۂ بنتِ اسد مریم و حوّا دیکھیں
مرتبہ دیکھ لیں کیا حق کا ولی رکھتا ہے
حقِ پیدائشی کعبہ پہ علیؑ رکھتا ہے

یہ علیؑ وہ ہے جسے عقدہ کشا کہتے ہیں دستِ حق بازوئے شاہِ دوسرا کہتے ہیں
قلزمِ جود و کرم بحرِ سخا کہتے ہیں کچھ وہ بندے بھی ہیں جو ان کو خدا کہتے ہیں
ان کی تقلید میں جنت کا صلہ ملتا ہے
مل گیا جس کو علیؑ اس کو خدا ملتا ہے

وہ علیؑ جس کی شجاعت سے جہاں ہے آگاہ وہ علیؑ جس سے نہ جانبر ہوا کوئی گمراہ
وہ علیؑ جس سے اجنّاء نے بھی مانگی ہے پناہ وہ علیؑ جس نے کیا کفر کی بستی کو تباہ
جس نے انتر سے پہلوان کو مارا وہ علیؑ
جس نے مرحب کیا اک پل میں دو پارا وہ علیؑ

ان کو اللہ کی جانب سے ملے ہیں وہ خطاب حاملِ نادِ علیؑ ابرِ کرم فیضِ مآب
شیرِ حق سطوتِ دیں دستِ خدا عرش جناب مظہرِ ذاتِ خدا نفسِ نبیؐ علم کا باب
نور سے جس کے ہوئی جلوہ نمائی وہ علیؑ
مان لی جس کی نصیری نے خدائی وہ علیؑ

ناسخِ الکفر علیؑ راسخِ الاسلام علیؑ شرع کی راہ علیؑ دین کے احکام علیؑ
حاملِ سیف علیؑ صاحبِ صمصام علیؑ دن علیؑ رات علیؑ صبح علیؑ شام علیؑ
جس کے دم سے ہوئی تکمیلِ رسالت وہ علیؑ
عین کعبہ میں ہوئی جس کی ولادت وہ علیؑ

ہر مسلمان پہ ہے ان کی تولّا واجب نام لیجے تو درود ان پہ ہے پڑھنا واجب
حق نے اُن کے لیے ہم پر کیا کیا واجب کر دیا ان کے زچہ خانہ کو سجدہ واجب
جب تلک آئے نہ یہ کفر کا کاشانہ تھا
کعبہ کہتے ہیں جسے ایک صنم خانہ تھا

حق کی مخلوق ہی میں حق کے ولی بھی ہیں یہ ہی سیّد و ہاشمی و مُطلبی بھی ہیں یہ ہی
خلق میں خویشِ رسولِ عربیؐ بھی ہیں یہ ہی اور محمدؐ کے بلا فصل وصی بھی ہیں یہ ہی
بے دھڑک فرشِ نبیؐ پر جو ہو سونے والا
اُس کے ہم پلّہ ہو کیوں خوف سے رونے والا

Presented by www.ziaraat.com

نعرۂ حیدری ایماں کو جلا دیتا ہے　　یہ ہی وہ نعرہ ہے جو حق سے ملا دیتا ہے
گُل امیدوں کے یہ ہی نعرہ کھلا دیتا ہے　　نعرہ یہ وقت کی بنیاد ہلا دیتا ہے
زُعم کے سر کو جھکایا ہے اسی نعرے نے
ظلم کے قصر کو ڈھایا ہے اسی نعرے نے

حیدری نعروں سے اسلام کی عظمت ہے عیاں　　حیدری نعرہ ہے تفسیرِ شجاعت کا بیاں
حیدری نعرہ محبت کا اُخوّت کا نشاں　　حیدری نعرہ ہے اسلام کے دشمن پہ گراں
نعرۂ حیدری نعرہ ہے وفاداروں کا
دل جلا دیتا ہے یہ دین کے غدّاروں کا

نعرۂ حیدری ہمّت کو جواں کرتا ہے　　عزمِ مومن کو یہ ہی کوہِ گراں کرتا ہے
خیر سے نعرہ یہ ہی شر کو دھواں کرتا ہے　　فرق مومن کا منافق کا عیاں کرتا ہے
یا علیؑ کہنے سے مومن تو سنبھل جاتا ہے
سُن کے یہ نعرہ منافق وہیں جل جاتا ہے

حیدری نعرہ ہے گھر کے لیے خیر و برکت　　قریوں اور گلیوں میں یہ نعرہ نشانِ محنت
شہر والوں کے لیے نیک عمل کی دعوت　　ملک کے واسطے یہ نعرہ خدا کی نصرت
بزم میں امن کا پیغام دیا کرتا ہے
جنگ میں فتح سے یہ کام لیا کرتا ہے

شیر سے حضرتِ سلمانؓ کو بچایا اس نے　　کشتیٔ نوحؑ کو طوفاں میں ترایا اس نے
باپ سے یوسفؑ کنعاں کو ملایا اس نے　　قہرِ نمرود کو گلزار بنایا اس نے
تختِ شاہی کیا تاراج اسی نعرے نے
اور خمینی کو دیا راج اسی نعرے نے

جب کبھی بھی ہوا حق کے کہیں در پے باطل　　حق کو نصرت اسی نعرے سے ہوئی ہے حاصل
یہ ہی نعرہ تو بڑھاتا ہے مسلمان کا دل　　یہ ہی ایک نعرہ ہے طوفانوں میں اپنا ساحل
مار کھا کر سرِ تہران اسی نعرے سے
ڈر کے بھاگا بڑا شیطان اسی نعرے سے

غزوۂ بدر ہو کہ ہو وہ اُحد کا غزوہ　　جنگ خندق کی ہو یا معرکہ ہو خیبر کا
شبِ ہجرت ہو کہ ہو بُت شکنیٔ کعبہ　　ہر جگہ لب پہ رسولِ عربیؐ کے یہ رہا
لب پہ کیوں اپنے نہ ہو حق کے ولیؑ کا نعرہ
جب کہ سنت ہے نبیؐ کی یہ علیؑ کا نعرہ

Presented by www.ziaraat.com

حیدری نعروں سے تھرّاتا ہے قلبِ باطل تقویت پاتا ہے ان نعروں سے مظلوم کا دل
یا علیؑ ہم نے بھی پچھلے دنوں وقتِ مشکل حیدری نعرے لگائے تھے بڑعم کامل
نہ سنی آپ نے فریاد قرآں جلتے رہے
مسجدیں لٹتی رہیں اپنے مکاں جلتے رہے
چھین کر ڈال دیے قفل عزا خانوں میں اور عزاداروں کو رکھا گیا زندانوں میں
مائیں بچوں کے لیے بیٹھی رہیں تھانوں میں گھر تھے اس قوم کے بدلے ہوئے ویرانوں میں
اور اس وقت یہ علامہ بھی جاں کے ڈر سے
یا چھپے بیٹھے تھے یا بھاگ گئے تھے گھر سے
کوئی مونس نہ تھا اس وقت ہمارا آقا جو تھے خود ساختہ ملت کا سہارا آقا
کر گئے ہم سے وہ اس وقت کنارا آقا ہم کو اپنوں ہی نے مل بانٹ کے مارا آقا
سودے بازی یہ کی ان منبری فن کاروں نے
قوم کو بیچ دیا قوم کے غداروں نے
وقت نے زخم جو بخشے ہیں دکھائیں کس کو اپنے اپنے نہ رہے اپنا بنائیں کس کو
پئے امداد بھلا اور بلائیں کس کو ماسوا آپ کے فریاد سنائیں کس کو
آپ کے در کے سوا اور کدھر جائیں گے
نہ سنی آپ نے فریاد تو مر جائیں گے
جب سنی شاہِ نجف نے یہ غلاموں کی صدا آپ نے حضرتِ قنبر کو بلا کر یہ کہا
کہہ دے تو ملتِ خوابیدہ سے جاکر یہ ذرا ہم سے بے جا ہے شکایت یہ تمہاری یہ گلا
باخبر خوب ہیں ہم دین کے بے گانوں سے
میری جانب سے یہ کہنا ذرا نادانوں سے
مرحبا! حیدری نعروں کے لگانے والو نام لے کر میرا احسان جتانے والو
زر پرستاروں کو منبر پہ بٹھانے والو جس کو چاہو اسے علامہ بنانے والو
میری نصرت نہ ہو کب مجھ کو گوارا ہوتا
کاش مومن نے میرے، مجھ کو پکارا ہوتا
تم ہی بتلاؤ عمل کس کا ہے قنبر جیسا تم میں ایک شخص بھی ہے کوئی ابوذر جیسا
جس کا کردار ہو گفتار کے ہمسر جیسا جس کے سینے میں ہو ایماں حرِ صفدر جیسا
تم تو گرویدہ ہو ان منبری فن کاروں کے
کھیلا کرتے ہیں جو جذبوں سے عزاداروں کے

Presented by www.ziaraat.com

پیشگی لے کے رقم مجلسیں پڑھنے والے   قوم کے چندوں سے آفاق پہ چڑھنے والے
یہ قُل آعوذیے آپس میں جھگڑنے والے   یہ لڑاتے ہیں تمہیں خود نہیں لڑنے والے
عظمتِ منبرِ مرسلؐ نہیں پہچانتے ہیں
یہ تو بس جملہ فروشی کے ہنر جانتے ہیں

حق پرستی سے بہت دور ہے ان کی منزل   حق کی راہوں پہ یہ چلنے کے نہیں ہیں قائل
زر کو یہ لوگ سمجھتے ہیں امامِ کامل   تُو بھی تو سر پہ بٹھاتا ہے انہیں اے گھائل
جن کا مقصد ہے فقط اپنی ہی شہرت کرنا
خونِ شبیرؑ کی دن رات تجارت کرنا

پھر بھی تم ان کے لیے جیب میں زر رکھتے ہو   ان کو منبر پہ بٹھانے کا ہنر رکھتے ہو
ان کو سننے کے لیے پیروں پہ سر رکھتے ہو   ان کا ہر گام پہ تم حلق بھی تر رکھتے ہو
فکر ان کی تو ہر اک شام و سحر ہے تم کو
کچھ ائمہؑ مساجد کی خبر ہے تم کو

یوں تو ہر وقت لگایا ہے یہ نعرہ تم نے   اپنی خواہش کو دیا اس کا سہارا تم نے
صرف یہ نعرہ زبانی ہی سنوارا تم نے   دل میں اس نعرے کو لیکن نہ اتارا تم نے
وقتِ مشکل میں یہاں تم نے جو مارے نعرے
جوشِ ایماں سے تھے خالی وہ تمہارے نعرے

صدقِ دل سے جو یہ لگتے تو اثر بھی کرتے   ظلمتِ شب کو یہ پھر نورِ سحر بھی کرتے
پل میں دشوار مراحل کو یہ سر بھی کرتے   اور یہ نعرے ہمیں مقصد کی خبر بھی کرتے
سن کے ان نعروں کو سلمان و ابوذر آتے
قبل ہم سے پے امداد بہتر آتے

متحد ہو کے تو تم خود کو دکھاؤ پہلے   اختلافات کو آپس کے مٹاؤ پہلے
پردۂ ظاہر و باطن کو ہٹاؤ پہلے   اپنا منہ نعروں کے قابل تو بناؤ پہلے
حیدری نعروں کی پھر شانِ رسائی دیکھو
کیسے پھر کرتے ہیں ہم عقدہ کشائی دیکھو

مجلسیں کرتے ہو تم اپنی انا کی خاطر   اپنے ہی ناموں کی تم نشو نما کی خاطر
تم کو ملحوظ ہے کب آلِ عبا کی خاطر   کیا کیا تم نے شہِ کربِ و بلا کی خاطر
بات ہوتی ہے نمازوں کی تو کتراتے ہو
خمس کے نام پہ تم جاں سے گزر جاتے ہو

Presented by www.ziaraat.com

تم نظر ڈالو ذرا اپنے گریبانوں پر   رنگِ مغرب کا اثر کتنا ہے ایمانوں پر
اتنا رجحان جو ہوتا کبھی آذانوں پر   جتنے مائل باکرم آج ہو تم گانوں پر

کسمپرسی کی سی کب آج یہ حالت ہوتی
گر عمل پیرا شریعت پہ یہ ملت ہوتی

دین بے زاری ہو جس قوم کے دین داروں میں   فرق ہو ظاہر و باطن کا بھی کرداروں میں
بے حیائی کا ہو پرچار حیا داروں میں   ننگے سر دُخترِ اسلام ہو بازاروں میں

تم ہی سوچو کہ وہاں میرا گزر کیسے ہو
حیدری نعروں کا ایسے میں اثر کیسے ہو

رہروِ راہِ ابوزر بنو سلمان بنو   کربلا والوں کی تحریر کا عنوان بنو
جان ہو نعروں میں جس جان سے وہ جان بنو   جس سے پہچان ہو ملت کی وہ پہچان بنو

وقت سے آنکھ ملانے کا قرینہ سیکھو
زندہ قوموں کی طرح تم بھی تو جینا سیکھو

وقت سے آگے قدم اپنے بڑھا کر نکلو   عزمِ حُرؑ سینوں میں تم اپنے بسا کر نکلو
دوش پر پرچمِ عباسؑ سجا کر نکلو   پیروِ شرع مگر خود بنا کر نکلو

تم پہ پھر سایۂ دامانِ حسینی ہوگا
ہر جواں قوم کا پھر ایک خمینی ہوگا

حیدری نعرہ ہے اک ایسی حقیقت گھائل   باعمل قوم کی کرتا ہے جو نصرت گھائل
حیدری نعرہ ہے دنیا میں وہ قوت گھائل   سامنے جس کے نہیں کچھ بڑی طاقت گھائل

پاش کر دیتا ہے یہ ایٹمی ہتھیاروں کو
نعرۂ حیدری ٹکراتا ہے طیاروں کو

❄

Presented by www.ziaraat.com

سروں پہ فضلِ داوری، دلوں میں عزمِ یاسری
ذہن میں فکرِ بوذری نظر میں راہِ قنبری
ہے راہبر حُرِ جری ہمارا نعرہ حیدری
علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ، علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

بنامِ حق یہ ہر جگہ نبیؐ کے بر زباں رہا
یہ نعرہ یا علیؑ مدد ہو جنگِ خندق و اُحد
کہ جنگِ بدر و خیبری ہمارا نعرہ حیدری
علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ، علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

نبیؐ کہے تو شُکر ہے جو ہم کہیں تو کُفر ہے
بوقتِ جنگ بارہا نبیؐ نے یاعلیؑ کہا
ہے سُنّتِ پیمبریؐ ہمارا نعرہ حیدری
علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ، علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

یہ سُنّتِ رسولؐ ہے خدا کو بھی قبول ہے
اسی سے قلبِ کفر پر گلی گلی نگر نگر
نفس نفس ہے تھرتھری ہمارا نعرہ حیدری
علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ، علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

جو کاشمیر چاہیے تو نعرہ یہ لگائیے
علیؑ خدا کا ہاتھ ہے علیؑ کے ساتھ ساتھ ہے
رضاءِ ربِّ اکبری ہمارا نعرہ حیدری
علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ، علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

ہمارا وحدہ، خدا نبیؐ حبیبِ کبریا
قرآن پہ یقین ہے یہی ہمارا دین ہے
اور آل کی ہے رہبری ہمارا نعرہ حیدری
علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ، علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

ہیں اس سے ہمتیں جواں یہ حق نما یقیں نشان
یہ ہی پیامِ خیر ہے دِل عدو پہ قہر ہے
یہ ہی نجاتِ محشری ہمارا نعرہ حیدری
علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ، علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

یہ جنگ میں فتح مبیں یہ بزمِ امن کا امیں
یہ نعرہ خیر کا عمل یہاں یہ مشکلوں کا حل
وہاں یہ جامِ کوثری ہمارا نعرہ حیدری
علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ، علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

یہ نعرہ فیض عام ہے مگر یہ اس کا کام ہے
یہ ہر جگہ زمین پر دِل منافقین پر
ہے مثلِ ضربِ حیدری ہمارا نعرہ حیدری
علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ، علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

جب تک بھی یہ جہاں رہے یہ نعرہ بر زباں رہے
یہ بات ہے یقین کی کرے گا حق کے دین کی
یہ کھیتیاں ہری بھری ہمارا نعرہ حیدری
علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ، علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

حدیث ہیں رسولؐ کی دعا ہیں ہم بتولؑ کی
ہمیں بس اتنی ہے خبر نہیں ہمیں کسی کا ڈر
سواءِ ربِّ اکبری ہمارا نعرہ حیدری
علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ، علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

عمل کے ساتھ ہے اگر تو پھر یہ نعرہ پُراثر
وگرنہ گھائیِ حزیں پھر اس میں کوئی شک نہیں
یہ نعرہ صرف ظاہری ہمارا نعرہ حیدری
علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ، علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

❄

Presented by www.ziaraat.com

علی حیدرؑ علی حیدرؑ

خدا کی شان کا مظہر جری و ضیغمِ داور　　امینِ تیغِ دو پیکر ولیِ خالقِ اکبر
وصیِ ذاتِ پیغمبر علیؑ حیدر علیؑ حیدر

امامِ اوّلِ برحق یہی غزوات کی رونق　　رُجل میدانِ صفیں کا امیرِ بدر اور خندق
یہی ہے فاتحِ خیبر علیؑ حیدر علیؑ حیدر

یہ کُلِّ دین و ایماں ہے علیؑ تفسیرِ قرآں ہے　　میں شہرِ علم ہوں لوگو نبیؐ حق کا فرماں ہے
علیؑ اس شہر کا ہے در علیؑ حیدر علیؑ حیدر

لِسان اُللہٰ ویدُاللہ یہ عین اُللہ و صدرُاللہ　　ہے وجہُ الاللہ بھی یہ ہی یہ ہی مولودِ بیت اُللہ
یہ ہی ہے نفسِ پیغمبر علیؑ حیدر علیؑ حیدر

یہی حلاّل ہر مشکل یہی طوفانوں میں ساحل　　جہاں میں کامرانی کی سند اس کو ہی ہے حاصل
جپو نادِ علیؑ پڑھ کر علیؑ حیدر علیؑ حیدر

علیؑ ابنِ ابو طالبؑ اسد الاللہ اَلغالِب　　حبیبِ ربِّ اکبر کا بغیرِ فصل ہے نائب
نہیں اس کا کوئی ہمسر علیؑ حیدر علیؑ حیدر

خدا نے اپنی قدرت سے نوازا اس کو عظمت سے　　فزوں ہے جسکی ایک ضربت دو عالم کی عبادت سے
یہ ہی ہے ساقیِ کوثر علیؑ حیدر علیؑ حیدر

ہیں تلواریں بصد کثرت عیاں ہے قتل کی نیت　　بپئے حفظِ نبیؐ لیکن سرِ بسترِ شبِ ہجرت
یہ سویا تان کر چادر علیؑ حیدر علیؑ حیدر

علیؑ ہادیٔ کامل ہے علی عامل ہے عادل ہے　　علیؑ ہے بولتا قرآں علیؑ قرآں کا حاصل ہے
علیؑ ہے صاحبِ منبر علیؑ حیدر علیؑ حیدر

شریکِ مصطفےٰ بھی ہے کفوِ سیدہؑ بھی ہے　　علیؑ حسنینؑ کا بابا نصیری کا خدا بھی ہے
علیؑ مولاءِ خشک و تر علیؑ حیدر علیؑ حیدر

علیؑ جو کُلِّ ایماں ہے نبیؐ جو فخرِ قرآں ہے　　اِنہی دونوں کے بچوں کی یہ اُمّت دشمنِ جاں ہے
ازل سے آج تک کیوں کر علیؑ حیدر علیؑ حیدر

سِناں سینے سے اکبرؑ کے گلے سے تیر اصغرؑ کے　　لرزتے ہاتھ سے شہ نے نجف کی سمت رُخ کر کے
نکالے یا علیؑ کہہ کر علیؑ حیدر علیؑ حیدر

Presented by www.ziaraat.com

سرِ شام غریباں ہے اِک آگ وخوں کا طوفاں ہے، نبیؐ کی بیٹیوں پر آج وقتِ حشر ساماں ہے
ہر اک بی بی ہے بے چادر علیؑ حیدر علیؑ حیدر
وہ جو محبوبِ یزداں ہے یہ اس کی آلِ ذیشاں ہے، کھڑی ہیں جو رسن بستہ سفراب سوئے زنداں ہے
ستم امت کے یہ ان پر علیؑ حیدر علیؑ حیدر
ولی و ہادیِ دوراں امینِ کعبہ و قرآں بدن ہے شدتِ تپ سے امامِ وقت کا لرزاں
گلے میں طوقِ اہلِ شر علیؑ حیدر علیؑ حیدر
نہیں سر پر میرا والی ہوئی اب گود بھی خالی میرے کنبہ کی لاشوں کی ہوئی گھوڑوں سے پامالی
پکاری بانوءِ مضطر علیؑ حیدر علیؑ حیدر
دیارِ شام میں خطبہ جنابِ بنتِ زہراؑ کا وہی انداز حیدرؑ کے وہی لہجہ علیؑ جیسا
عیاں رُخ سے وہی تیور علیؑ حیدر علیؑ حیدر
سکینہ روتی تھی گھائل ہر اک دکھ سہتی تھی گھائل شبانہ روز زنداں میں یہی بس کہتی تھی گھائل
میرے دادا علیؑ حیدر میرے مولا علیؑ حیدر

❄

Presented by www.ziaraat.com

میری راہ راہِ ابوزری

میرا عزمِ قنبری ہمسفر میری راہ راہِ ابوزری
مجھے مل گئیں میری منزلیں بطفیلِ اُلفتِ حیدری

میرے بختِ عرش مقام سے کیوں سوا ہو بختِ سکندری
میرے بخت میں تو ازل سے ہے درِ پنجتن کی گداگری

یہ علیؑ کی یاد کا فیض ہے کہ نفس نفس ہے سکوں مجھے
نہ یہاں ہے خوف جہان کا نہ وہاں کا کچھ غمِ محشری

مجھے کیوں ہو خطرۂ گمرہی درِ حیدرؑی کی ہے روشنی
میری قبر سے تا سرِ اِرم اور اِرم سے تا لبِ کوثری

رہے زیرِ پائے علیؑ صدا بارضاءِ خاتم الانبیاء
پرِ جبرئیلِ امیں کبھی کبھی مُہرِ ختمِ پیمبریؐ

تھا محال نانِ شعیر کا جسے اپنے واسطے توڑنا
کیے پاش اس نے برائے حق سرِ زُعمِ مرحب وانتری

درِ خیبری پہ عجب ہے کیا ہے زمانہ اب تو شباب کا
انہی انگلیوں نے کیا ہے دو سرِ مہد کلّۂ اژدری

کہاں نورِ حق کہاں آب و گِل کہاں ان سے انکا مقابلہ
کہاں باب العلم کی وسعتیں کہاں بغض وجہل کی سہ دری

یہ غریب گھائلِ ماتمی ہے غلام آپ کا یاعلیؑ
اسے خُلد میں وہ جگہ ملے جو ہو نزدِ قصرِ حُرِ جریؑ

❄

Presented by www.ziaraat.com

حاصلِ صد نجات ہے ہم کو ولاء حیدری　　باعثِ فخرِ دو جہاں اپنا یقینِ قنبری
دیدۂ کور سے نہ پوچھ کیا ہے مقامِ برتری　　دیتی ہے دعوتِ عمل تجھ کو نگاہِ بوزری
صلّے علیٰ یہ مرتبہ اور یہ کمالِ صفدری　　قدموں میں جبرئیلؑ ہیں ہاتھوں میں بابِ خیبری
دستِ خداءِ لم یزل بازوۓ ختم المرسلیں　　یعنی علیؑ ولیِ حق مظہرِ شانِ داوری
دیکھیں وقارِ مادری کعبہ میں حضرتِ مسیحؑ　　کہتی ہے اے خوش آمدی کس کو جدارِ یکدری
ہوگا نزولِ اختری جب یہ سنا بحکمِ رب　　مجھ سے نہ پوچھیے کہ اب برقِ تپاں کہاں گری
سورۂ کہف میں ثناء کرتا ہے جن کی خود خدا　　کون کرے گا پھر بھلا ان کی جہاں میں ہمسری
دار و مدارِ دلبری طبعِ رواں پہ منحصر　　ہم کو اداءِ حق پسند آپ کو زلفِ عنبری
سہل نہ کیوں ہوں منزلیں ہم کو عمل کی راہ میں　　جب ہے نظر کے سامنے سیدھی صراطِ یاسری
نانِ جویں پہ منحصر جس کی حیات کا نظام　　پست ہے اس کے سامنے زورِ کمالِ انتری
ہوتی نہ آج یوں بیاں کرب و بلا کی داستاں　　دیں کی بناء بنا گیا خونِ گلوئے اصغری
دی ہے اذاں ہزار بار یوں تو بلالؓ نے مگر　　اس کو حیات دے گئی صرف اذانِ اکبری
واعظِ خوش بیان سن فرق جو تجھ میں مجھ میں ہے　　خوگرِ حرص تیرا دل میری وضع قلندری
خونِ حسینؑ بیچ دے جو سرِ منبرِ رسولؐ　　اس پہ رکھے وہ عبدِ زر خواہشِ جامِ کوثری

گھائلِ خستہ جاں کو کیوں حشر کا غم ہو یا علیؑ
جب کہ ہو اس کے حال پر آپ کی بندہ پروری

❄

Presented by www.ziaraat.com

نائبِ ختمِ رسُل دین کا دستور علیؑ

نائبِ ختمِ رسُل دین کا دستور علیؑ کُل کا مختار اور اپنے لیے مجبور علیؑ
رہ کے دنیا میں تھا دنیا سے بہت دور علیؑ جس کے محتاج شہنشاہ وہ مزدور علیؑ
جس کی مزدوری کی اُجرت سے یتیم و مسکیں
بھوک کے کرب سے پاتے تھے ہمیشہ تسکیں
ایسا مزدور توکل پہ بسر ہے جس کی اپنے بازو کی کمائی پہ گزر ہے جس کی
محو سجدوں میں جبیں شام و سحر ہے جس کی اپنے معبود پہ دن رات نظر ہے جس کی
جس سے اللہ کا دنیا میں بڑا نام ہوا
پرورش جس کے سبب مذہب اسلام ہوا
ہاں وہ مزدور علیؑ جس کے دو عالم محتاج جس کے قدموں پہ ہے خم صبر و سکوں کی معراج
مفلسی لاکھ پہ رکھتا ہے سخاوت کا مزاج حق کی ہر گام مدد جس کے گھرانے کا رواج
وہ علی جس نے کہ فاقوں میں مشقت کی ہے
زر سے زردار سے ہر حال میں نفرت کی ہے
کون زردار جسے اپنی امارت پہ غرور گرم ہے جس کے سبب جلوہ گہہِ رقص و سرور
جام ہیں جس کے غریبوں کے لہو سے بھرپور عام ہے جس کے یہاں دل شکنی کا دستور
جو سیاہ راتوں کو سوتا ہے فروزاں کرکے
خونِ مزدور سے محلوں میں چراغاں کرکے
جس کے طابع ہیں یہ دونوں ہی بزرگانِ عوام رہبرِ قوم ہے ایک وقت کا تاجِر غلام
دوسرا واعظِ تاریک نظر حرص مقام اس کے ہاتھوں میں ہے ان دونوں کی مضبوط لگام
پھر بھی تیور جو کبھی ان کے بگڑ جاتے ہیں
لگتے ہی چابکِ زر دونوں سنبھل جاتے ہیں
کون واعظ کہ جسے دین سے رغبت ہی نہیں دل میں ایک زر کے سوا جس کے محبت ہی نہیں
دعوتِ مرغ سے اک پل جسے فرصت ہی نہیں جس کی نظروں میں شریعت کی حقیقت ہی نہیں
خوں رلاتی ہے ہمیں فتنہ بیانی جس کی
قابلِ رشک ہے ہاں چرب زبانی جس کی

Presented by www.ziaraat.com

عمر جس کی کہ گزرتی ہے جہاں سازی میں — اپنا ثانی نہیں رکھتا ہے وہ غمازی میں
حاتمِ وقت ہے وہ جملوں کی فیاضی میں — جس کا سر سجدے میں ہے پشت دغا بازی میں
دین کی آڑ میں دنیا کو سراہا اس نے
جس کو ٹھکرایا علیؑ نے اُسے چاہا اس نے

دل میں کم جس کے ہے زردار سے حیدرؑ کا مقام — جامِ کوثر سے سوا جس کے لیے چائے کا جام
جس کا زردار رسول اور ہے زر جس کا امام — جس کے مذہب میں محبت ہے غریبوں سے حرام
جس کو مقصود ہے خود اپنی ہی شہرت کرنا
خونِ شبیرؑ کی دن رات تجارت کرنا

کون شبیرؑ جسے حق کی رضا ہے حاصل — جس کے نانا کی ہے قوسین سے آگے منزل
فاطمہؑ طاہرہ صدیقہ کا وہ پارۂ دل — باپ ہے جس کا علیؑ علم کا مہرِ کامل
اس ہی مظلوم کا یہ خونِ جگر ہوتا ہے
لقمہ واعظ کا ہر اک جس سے کہ تر ہوتا ہے

شمعِ حرص و ہوس دل میں جلی رکھتا ہے — ظاہراً عشقِ رسولِ عربیؐ رکھتا ہے
اس پہ دعویٔ غلامیِ علیؑ رکھتا ہے — جب کہ دل دولتِ دنیا سے غنی رکھتا ہے
سامنے زر کے جبیں جس کی جھکی جاتی ہے
یا علیؑ کہتے اُسے شرم نہیں آتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

علم کا باب شجاعت کے کلیجے کا قرار

دوستو آؤ چنو گلشنِ ایمان کے پھول صحنِ کعبہ میں کھلے رحمتِ یزدان کے پھول
خلق و اخلاص و ادب عظمتِ انسان کے پھول صحنِ گلشن میں ہیں مہکے ہوئے قرآن کے پھول
پھول یہ دل سے لگاؤ کہ خوشی کا دن ہے
آج میلادِ علیؑ حق کے ولی کا دن ہے

یا علیؑ کہہ کے پیو جامِ محبت پیارو یا علیؑ نعرہ ہے پیغامِ اخوۃ پیارو
یہ ہی نعرہ ہے مسلمان کی قوّت پیارو ہے اسی نعرے سے وابستہ شجاعت پیارو
آؤ اس حیدری پرچم کے تلے مل جاؤ
عید کا دن ہے چلو آج گلے مل جاؤ

متحد ہو کے بڑھو حیدری ساحل کی طرف ہمت و جرأت و ایثار کی منزل کی طرف
دین و ایمان و مساوات کی محفل کی طرف حیدری عزم کے اس جذبۂ کامل کی طرف
جس کا ناصر ہے علیؑ فتح مبیں کا آقا
فتح کیا یہ تو ہے جبرئیل امیں کا آقا

یہ علیؑ وہ ہے جسے حق نے ولایت بخشی تحفہ کوثر کا عطا کرکے سخاوت بخشی
خانۂ کعبہ میں پھر ان کو ولادت بخشی جب یہ دیکھا تو محمدؐ نے امامت بخشی
حق کے محبوب نے بامرضیِ داور بخشی
اور کیا اس کے سوا دیتے کہ دختر بخشی

علم کا باب شجاعت کے کلیجے کا قرار جس کی ضربت پہ عبادت ہے دو عالم کی نثار
جس کا شیوہ نہیں غزواۃ میں دشمن سے فرار تیغ نے جس کی کیا مرحب و انتر کو شکار
لیٹ کر بسترِ مرسل پہ خوش ہونے والا
بے خطر کفر کی تیغوں تلے سونے والا

دوست مجبور کا نادار کا غم خوار علیؑ ہر طلب گار کا ہر وقت مددگار علیؑ
کفر کے سر کے لیے دین کی تلوار علیؑ ہوتا ہر جنگ میں خود برسرِ پیکار علیؑ
یوں زبوں حال نہ پھر آج ہمارا ہوتا
صدقِ دل سے جو علیؑ کہہ کے پکارا ہوتا

Presented by www.ziaraat.com

خداءِ عزّ و جل کے ماننے والے مسلمانوں محمدؐ مصطفےٰ کے ہاتھ کی تسبیح کے دانوں
خدارا مذہب اسلام کی عظمت کو پہچانو حدیثِ "کلّ مومن اخوۃ" کو سمجھو نادانوں

مسلماں ہو تو تم کیوں خوں مسلماں کا بہاتے ہو
نبیؐ کا کلمہ پڑھ کر گھر مسلماں کے جلاتے ہو

بتاؤ تو سہی اسلام کا وہ کیسا عاشق ہے مخالف دشمنانِ دیں ہے کہ ان کے موافق ہے
ہے ناممکن مسلماں کا کوئی ہمدرد فاسق ہے حدیثِ "اُخوۃ" کو بھولنے والا منافق ہے

نہ جھک پائے جو فرمانِ رسولؐ حق پہ پیشانی
یقیں جانو وہ ہوتی ہے دکھاوے کی مسلمانی

مسلماں ہو تو تم سب پرچمِ حق کے تلے آؤ جہانِ کفر کے سر پہ علیؑ کی تیغ بن جاؤ
تم اپنے بھائیوں کا اس عمل میں ہاتھ بٹواؤ ستم کے ہاتھ سے کشمیر کو آزاد کرواؤ

جدال و جنگ ہی مقصود ہے تم کو تو پھر چل کر
یہودی ہاتھ سے بیت المقدس چھین لو بڑھ کر

❄

Presented by www.ziaraat.com

شیرِ حق دو جہانوں کا مشکل کُشا

ہے فضاؤں میں رنگِ یقیں دوستو — آج موسم ہے کتنا حسیں دوستو
جشنِ مولودِ کعبہ میں مسرور ہیں — اہلِ حق اہلِ دل اہلِ دیں دوستو
ہو مبارک تمہیں بخشا اللہ نے — اپنے محبوب کا جانشیں دوستو
حقِ پیدائشی دے کے معبود نے — اپنے گھر کا بنایا مکیں دوستو
ساتھ ہیں مرسلِ حق کے اس جشن میں — خیر سے جبرائیلِ امیں دوستو
قبر بارہ دری کے سوا کچھ نہیں — حبِّ حیدرؑ ہے گر دل نشیں دوستو
لب پہ مومن کے ہے نعرۂ حیدری — دل منافق کا ہے آتشیں دوستو
دیکھو صدّیقِ اکبرؓ کا فرمان ہے — روئے حیدر قرآنِ مبیں دوستو
شیرِ حق دو جہانوں کا مشکل کُشا — جز علیؑ کوئی بھی تو نہیں دوستو
اُس کی ٹھوکر پہ ہیں سب بڑی طاقتیں — ان کے در پر ہے جس کی جبیں دوستو
فیصلہ کیجیے کلِ غزواۃ میں — کس کی لونڈی ہے فتحِ مبیں دوستو

جائیں گے خُلد میں لیکے نام علیؑ
ہے یہ گھائلؔ کا پُختہ یقیں دوستو

❄

حافظ و ناصر مددگار و معین و سازگار ہادی و مشکل کشا دین دار اور طاعت گزار
نفسِ پیغمبرؐ خدا کا ہاتھ شیرِ کردگار جز علیؑ کے ہے کوئی قدرت کا ایسا شاہکار
بن گیا ہو جس کی جرأت کا فسانہ یادگار
لافتیٰ اِلّا علیؑ لاسیف اِلّا ذوالفقار

فاتحِ بیر العلم مرحب شکن خیبر شکن بت شکن اور صف شکن زُعمِ سرِ اَنتر شکن
یہ جوانی کی ہیں باتیں مہد میں اژدر شکن ہمسری کیوں کر کرے اس کی کوئی منبر شکن
جس کی ضربت پر عبادت دو جہاں کی ہو نثار
لافتیٰ اِلّا علیؑ لا سیف اِلّا ذوالفقار

عقدِ زہراؑ کے لیے تجویزِ ربِّ اکبری جل اٹھی سن کر خبر یہ آرزوءِ ہمسری
مرتضےٰ کے گھر ہوا جس دم نزولِ اختری برق اس گھر پر گری پھر اٹھ کے اُس گھر پر گری
ساکنانِ عرش نے نعرے لگائے بار بار
لافتیٰ اِلّا علی لاسیف اِلّا ذوالفقار

قضیۂ کشمیر کا حل چاہتے ہو تم اگر خون آپس کا بہانا چھوڑ دو تم پیشتر
ایک ہو جاؤ بس ایسے جیسے کہ شیر و شکر پھر بڑھو کشمیر کی جانب بنا خوف و خطر
ہے علیؑ سا شیرِ حق ہر دم تمہارا پاسدار
لافتیٰ اِلّا علیؑ لا سیف اِلّا ذوالفقار

❄

Presented by www.ziaraat.com

وصیِ احمدِ مرسل ابوتراب ہوا

سرِ غدیر جو نائب کا انتخاب ہوا — قسم خدا و پیمبرؐ کی لاجواب ہوا
عیاں وہ آج امامت کا ماہتاب ہوا — ضیاء سے جس کی زمانہ یہ فیضیاب ہوا
اِدھر عوام سے احمدؐ کا جب خطاب ہوا — اُدھر خواص کے سینوں میں اضطراب ہوا
خدا کے حکم سے تجویز سے پیمبرؐ کی — وصی احمدِؐ مرسل ابوترابؑ ہوا
نبیؐ خدا کا رُسل اور کتاب کا حامل — علیؑ نبیؐ کا وصی حاصلِ کتاب ہوا
غروب ہو کے پلٹ آیا اک اشارے پر — علیؑ کی ذات کا محکوم آفتاب ہوا
رہِ نجات کا اب غم نہیں خدا کی قسم — علیؑ سا راہنما جب کہ دستیاب ہوا
اُحد میں بدر میں خیبر میں اور خندق میں — بجز اِک علیؑ کے نہ کوئی بھی فتح یاب ہوا
وہاں وہاں یہ گئے وہ جہاں جہاں پہنچے — علیؑ سا کوئی نہ احمدؐ کا ہم رکاب ہوا
نبیؐ سے آگے تھے یہ کس طرح کہوں لیکن — دراز پردے سے دستِ ابوترابؑ ہوا
ہزار کہنے کو بخٍّ تو کہہ گئی دنیا — حسد کی آگ سے لیکن جگر کباب ہوا
یہ کیسی دوستی بیٹی سے پھیر لیں آنکھیں — نبیؐ کے بعد یہ سب کیسا انقلاب ہوا
نہ کیوں ہو عید سے بڑھ کر ہمیں غدیر کا دن — کہ آج سایہ فگن فیض کا سحاب ہوا

ہر ایک زخم سے آئی صداءِ نادِ علیؑ
لحد میں حضرتِ گھائل سے جب حساب ہوا

❄

Presented by www.ziaraat.com

مدحِ آلِ مصطفیٰؐ سے یہ ہوا حاصل ہمیں — مل گیا بیٹھے بٹھائے جادۂ منزل ہمیں

کہہ رہی ہے یہ نگاہِ ساقیِ محفل ہمیں — لے گا ساقی ہم سے دل دینا پڑے گا دل ہمیں

ہے علیؑ مرتضٰےؑ کی تاج پوشی کا یہ دن — راس آئی ہے غدیرِ خُم کی یہ محفل ہمیں

شک نہیں اس میں کہ مشکل تھی بہت راہِ صراط — مل گیا لیکن علیؑ سا رہبرِ کامل ہمیں

ہم کہاں یہ نور کی محفل کہاں منبر کہاں — مدحِ حیدرؑ نے کیا ہے آج اس قابل ہمیں

دل میں اپنے فطرتاً ہے الفتِ آلِ عباؑ — کیوں نہ ہو ان کی ولا ہے اعتبارِ دل ہمیں

کر دیا حق نے مطہر اور فخرِ کائنات — اِنّما والو تمہاری یاد ہے محفل ہمیں

آگئے مشکل کشاء مشکل کشائی کے لیے — مرحلہ درپیش آیا جب کوئی مشکل ہمیں

گر تلاطم روزِ محشر بحرِ عصیاں میں ہوا — کھینچ لے گا الفتِ حیدر کا خود ساحل ہمیں

پی رہے ہیں دستِ ساقی سے مئے خُمِ غدیر — جامِ کوثر دے رہا ہے ساقیِ محفل ہمیں

تھی ستم آمیز بخبخ کی صدا روزِ غدیر — آپ کی اس تہنیت کا ہے یقیں کامل ہمیں

جس میں تجویزی گئی بربادیٔ آلِ رسولؐ — خوں رلاتی ہے سقیفہ وہ تیری محفل ہمیں

یاعلیؑ مرتضٰےؑ روضہ پر کرلیجے طلب — سجدے کرنے ہیں بچھا کر جانمازِ دل ہمیں

یا حسیناؑ کہہ کے جب اپنا بہائیں گے لہو
دیکھ کر وہ خُلد میں لے جائیں گے گھائل ہمیں

Presented by www.ziaraat.com

کریں گے کیا وہ کہ جن کا کوئی امام نہیں

درود آل پہ جس میں نہیں سلام نہیں
پھر اس نماز کا عرشِ علیٰ مقام نہیں

ہر ایک دانا مطیعِ امام ہوتا ہے
ہماری کوئی بھی تسبیح بے امام نہیں

امام بارہ ہیں اپنے شفیعِ روزِ جزا
کریں گے کیا وہ کہ جن کا کوئی امام نہیں

رہِ نجات میں حیدرؑ سے رہنما کے سبب
سحر کی فکر نہیں ہم کو فکرِ شام نہیں

ذواتِ پنجتنِ پاک بحرِ جود و کرم
کہاں کہاں پہ بھلا ان کا فیضِ عام نہیں

ہے جس کو آل سے الفت اس ہی کی جنت ہے
یقیں یہ پختہ ہے اپنا خیالِ خام نہیں

کہا یہ فتح نے ناکامیوں پہ خیبر کی
کہ بجز علیؑ یہ کسی کے بھی بس کا کام نہیں

خمار جس کا نہ اترے کسی بھی ترشی سے
حلال ہوتی ہے واعظ وہ مے حرام نہیں

ذرا سی پی کے تو تُو دیکھ آج اے واعظ
جو آئے ہوش ابد تک تو میرا نام نہیں

تیری نظر کی ہے پرواز زلفِ مشکیں تک
میری نظر کے تجسس کا یہ مقام نہیں

وہ رہ گزر تُو جسے رہ گزر سمجھتا ہے
رہِ فریب ہے جس کا کہ اختتام نہیں

ہم ان کے نام پہ مرتے تو ہیں مگر گھائل
مرے وہ جس کے لیے اس کا احترام نہیں

❄

Presented by www.ziaraat.com

محفلِ منقبتِ فاتحِ خیبر ہے آج فرق پر سایہ فگن رحمتِ داور ہے آج
مے کشو اوج پہ یوں اپنا مقدر ہے آج ہاں پیمبرؐ کا وصی ساقیِ کوثر ہے آج
آج کا جشن ہر اک جشن پہ یوں غالب ہے
تاج پوشیِ علیؑ ابنِ ابی طالبؑ ہے

ساقی دن عید کا ہے اہلِ ولا ہیں مسرور عنبری مے سے چھلکتے ہوئے دے ساغرِ نور
تیرے مداح کی ہے عرض یہ اب تیرے حضور ہو ہر ایک شعر میرا ساغرِ صہباءِ طہور
ذہن میں آج وہ مضمونِ شراب آ جائے
پیرِ صد سالہ بھی پی لے تو شباب آ جائے

بخشے اللہ نے کیا کیا ہمیں اعلیٰ ساقی ان میں اپنا ہے ہر ایک چاہنے والا ساقی
کربلا والا ہے ان سب میں نرالا ساقی پردۂ غیب میں ہے سامرا والا ساقی
سب سے پہلا ہے وہ معراج پہ جانے والا
بارھواں ساقی ہے مے خانے میں آنے والا

لاج رکھنا میری ہوں جہل بہ داماں ساقی لطف ہو تیرا تو مشکل ہو یہ آساں ساقی
آج محفل میں ہوں اس طرح ثناء خواں ساقی کہیں سب ہو کے یہ انگشت بدنداں ساقی
کرمِ ساقیِ خوش ذات اسے کہتے ہیں
چھوٹا منہ اور بڑی بات اسے کہتے ہیں

غیر کے آگے کبھی ہاتھ بڑھاتا ہی نہیں بجز تیرے کوئی نگاہوں میں سماتا ہی نہیں
کہنے میں پیرِ مغاں کے کبھی آتا ہی نہیں مئے سہ آتشہ کو منہ سے لگاتا ہی نہیں
اُس کے بارے میں سہ حرفی لبِ مے نوش پہ ہے
اُس کا مے خانہ تو ساقی میری پاپوش پہ ہے

ساقی محشر میں بھی میں تیرے ہی گن گاؤں گا چھوڑ کر میں تیرے دامن کو کہاں جاؤں گا
یاں بھی تیرا ہوں وہاں بھی تیرا کہلاؤں گا اس ثناء کا تو صلہ تجھ سے وہاں پاؤں گا
فردِ عصیاں کو جو دھو دے وہ سعادت لوں گا
مدح گو تیرا ہوں انعام میں جنت لوں گا

جاذبِ تارِ نظر آج ہے میدانِ غدیر جلوہ فرماں ہیں رسولؐ دوسرا عرش سریر
ساتھ ہے آپ کے حجاج کا ایک جمِ غفیر آئی ہے آپ کو اک وحیِ خدا وندِ قدیر
غور سے دیکھ لیں یہ آج زمانے والے
جانشیں کس کو محمدؐ ہیں بنانے والے

Presented by www.ziaraat.com

ہم سے پوچھے کوئی کیا شے ہے مئے خُمِ غدیر ہے یہ ہی آیۂ اَکملتُ لکُم کی تفسیر
اس کا ساقی ہے محمدؐ کا بلا فصل وزیر اس کا اک گھونٹ بنا دیتا ہے بگڑی تقدیر
دُور سب نامۂ اعمال سے سختی ہو جائے
دوزخی بھی اسے پی لے تو بہشتی ہو جائے
نشہ اپنا یہی مے آٹھ پہر رکھتی ہے کیف آمیز ہے بوءِ گُلِ تر رکھتی ہے
دوست پر اپنے محبت کی نظر رکھتی ہے حق میں دشمن کے یہ سیفی کا اثر رکھتی ہے
جس کے پینے سے ملے خلد وہ جام اس کا ہے
الفتِ آلِ نبیؐ دوسرا نام اس کا ہے
صاف کہتا ہے یہ ذی الحجہ کا مہینہ ساقی نجفی مے کا ثواب اس میں ہے پینا ساقی
کتنا مے خانے کا دل کش ہے قرینہ ساقی خود چھلکتا ہے ہر ایک ساغر و مینا ساقی
آج جی بھر کے پیئے جو بھی تولائی ہے
مُژدہ لے کر یہ ہمیں عیدِ غدیر آئی ہے
بھول سکتے نہیں ساقی تیرے قدموں کی قسم ہیں تیرے عالمِ ارواح میں ممنونِ کرم
ہم نے دنیا میں تو آج آن کے رکھا ہے قدم ساقیا روزِ ازل سے تیرے مے نوش ہیں ہم
باخدا ہم نہیں دو تین کے پینے والے
جمع مے کش ہیں یہاں بارہ مہینے والے
بادہ کش آکے ذرا دیکھیں میری بادہ کشی خُم کے خُم پی گیا پھر بھی نہیں ہوتی سیری
اور دیے جاتا ہے اللہ رے عطاءِ ساقی ظرف کی بات ہے اس میں نہ کرے رشک کوئی
خالی مے خانے میں خُم چھوڑ دیے ہیں میں نے
ساقی نامہ میں قلم توڑ دیے ہیں میں نے
تنگیٔ وقت سے واقف جو تھا قدرت کا مزاج ہوا ارشاد کہ اس حکم کی تعمیل ہو آج
اے نبیؐ بخش یداللہ کو اسلام کا تاج کی عطا ہم نے وصایت کی علی کو معراج
کارنامے وہ کیے زندۂ جاوید ہوئے
اہل تھے جب تو محمدؐ کے ولی عہد ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

کوئی اس منصبِ اعلیٰ کا امیں بن نہ سکا ایک بھی مُہرِ نبوت کا نگیں بن نہ سکا
مسندِ احمدِ مرسلؐ کا مکیں بن نہ سکا جز علیؑ اور کوئی تخت نشیں بن نہ سکا
مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے
وہ ہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے
جو عطا ان کو ہوئے جاہ و حشم لے نہ سکے کرسیِ عرشِ بریں لوح و قلم لے نہ سکے
لے لیا باغِ فدک باغِ ارم لے نہ سکے بوالہوس خانۂ خالق میں جنم لے نہ سکے
ان سے برگشتہ ہیں قسمت کی یہی شومی ہے
کعبہ کہتے ہیں جسے ان کی جنم بھومی ہے
یوں تو حجاج بہت تھے سرِ میدانِ غدیر لیکن اللہ کو منظور تھی کس کی توقیر
آئی ہے کس کے لیے وحیِ خداوندِ قدیر کس کو مجمع میں بنایا ہے محمدؐ نے وزیر
پھر وصایت کو اخذ کرتے ہو تم کس کے لیے
آیا قرآں میں ہے اَکملتُ لکُم کس کے لیے
نخلِ اسلام کو پروان چڑھایا کس نے دین کا ڈنکا زمانے میں بجایا کس نے
خلق میں شمعِ وحدت کو جلایا کس نے کفر کو کلمۂ توحید پڑھایا کس نے
اپنے دامن میں شریعت کو اماں کس نے دی
کعبہ میں پہلے پہل بڑھ کے اذاں کس نے دی
مطلعِ صحفۂ یزداں رخِ روشن ان کا فتحِ غزواۃ میں معبود ہے جوشن ان کا
یہ سمجھ لو کہ خطا پوش ہے دامن ان کا خلد میں جا نہ سکے گا کوئی دشمن ان کا
بحرِ عصیاں میں ہوئے غرق وہی بہہ بہہ کر
پھر گئے ان سے جو نجّن لک بَخّن کہہ کر
جانِ خندق کی لڑائی میں لڑائی نہ گئی واں شجاعت کی جھلک تک بھی دکھائی نہ گئی
عمرو کی رن میں کڑی ضرب اٹھائی نہ گئی جم کے میدان میں تلوار چلائی نہ گئی
جنگجو تھے تو نہ کیوں لڑنے کو پہنچے آگے
رن سے جو بھاگا اسے مارنے پیچھے بھاگے

Presented by www.ziaraat.com

مرتبہ یہ کسی نااہل کو کب ملتا ہے
رب کو خوشنود جو رکھے اسے رب ملتا ہے
ساقیِ کوثر و تسنیم لقب ملتا ہے
چاہیے ظرف یہ پھر غیر طلب ملتا ہے

سہل جس بات کو تم سمجھے ہو وہ سہل نہیں
جانشیں بننا پیمبرؐ کا ہنسی کھیل نہیں

معجزے سے کسی مردے کو جلایا ہوتا
پرچم لشکرِ اسلام بھی پایا ہوتا
خونِ مرحب سرِ میدان بہایا ہوتا
انگلیوں پر درِ خیبر کو اٹھایا ہوتا

جھلملاتی ہوئی شمشیرِ شرر بار آتی
جانشیں جب تھے کہ جب عرش سے تلوار آتی

ہیں علیؑ حق کی رضا حق کی رضا شاہد ہے
جان دیتے تھے محمدؐ پہ وفا شاہد ہے
شبِ ہجرت میں وہ سونے کی ادا شاہد ہے
ذکرِ حیدرؑ بھی عبادت ہے خدا شاہد ہے

جاءِ تولیدِ علیؑ ہے اُسے پوجا نہ کرو
ہم تو جب جانیں کہ تم کعبہ کو سجدہ نہ کرو

❄

Presented by www.ziaraat.com

ہمارا عزم عزمِ بوزری ہے عمل پیہم بہ نقشِ قنبری ہے
یقیں محکم وہی سلمان والا کہ جس کی اوّلیں منزل علیؑ ہے
حسنؑ کا آج ہے جشنِ ولادت منوّر بارگاہِ حیدری ہے
ہماری قبر سے باغِ ارم تک ضیاءِ پنجتن کی روشنی ہے
جہاں سے جائیں گے جنت ملے گی بہتّر رہبروں سے دوستی ہے
اُسے حاصل ہے دولت دو جہاں کی غمِ شبیرؑ جس کی زندگی ہے
حیاتِ جاویداں دینِ خدا کو خدا شاہد ہے اس در سے ملی ہے
بغیرِ آل اور دستورِ قرآں نبیؐ کا حکم ہے یہ گمرہی ہے
نہ کیوں ہوں شاد حورانِ بہشتی علیؑ کے گھر میں یہ پہلی خوشی ہے
جہاں میں دوسری شمعِ امامت خدا کے نور سے روشن ہوئی ہے
خدا رکھّے یہ باغِ پنجتن کی معطر خُلق سے چوتھی کلی ہے
طلب سے بھی سوا ملتی ہے مجھ کو میرا ساقی سخی ابنِ سخی ہے
اُدھر واعظ کے دل پر کُور قابض اِدھر بس کربلا دل میں بسی ہے
نہاں ہو آدمیت جس میں گھائلؔ
زمانے میں وہی بس آدمی ہے

❄

Presented by www.ziaraat.com

علیؑ کی طرح حسنؑ بھی تھے مُصلحِ عالم

ہزار وقت کی کوشش رہی مٹانے کی
مگر نظر ہے وہیں آج تک زمانے کی

نگاہِ قہر رہی ہم پہ ہر زمانے کی
ہم ہی پہ روئی ہے تاریخ قید خانے کی

جفائیں وقت کی بے داد قید خانے کی
سہی کڑی سے کڑی ہم نے ہر زمانے کی

ہزار اس کو چھپائے جہاں تو کیا حاصل
پیامِ صلح میں سازش تھی سَم پلانے کی

خبر کے سنتے ہی مولا حسنؑ کے آنے کی
ہوئی سقیفہ میں تجویز سَم کھلانے کی

علیؑ کی طرح حسنؑ بھی تھے مُصلحِ عالم
بتا رہی ہے یہ تاریخ ہر زمانے کی

مزاجِ برقِ جہندہ ہزار برہم ہو
یہاں بھی رحمتیں نگراں ہیں آشیانے کی

ہے ناخدا پہ ہمیں ناز بادباں پہ یقیں
ہوائیں لاکھ مخالف رہیں زمانے کی

نظر میں کچھ نہیں اپنے مقامِ تختِ شہی
ہے ٹھوکروں پہ حکومت ہر ایک زمانے کی

ہمارے نام سے لرزاں ہیں حادثوں کے جگر
ہم ہی سے کانپتی ہیں گردشیں زمانے کی

ہے وہ ہی عزمِ حسینی ہمارے سینوں میں
یزیدیت کرے جرأت نہ سر اٹھانے کی

ہر ایک دور میں بڑھ کر بقاءِ دیں کے لیے
ہم ہی نے رسم نبھائی ہے سر کٹانے کی

حضورؐ روضۂ اقدس پہ اپنے گھائل کو
نہ کیجیے گا ذرا دیر اب بلانے کی

❄

Presented by www.ziaraat.com

پُر آج رنگ و نور سے دامن ہے فضا کا　　گلشن میں ہر ایک پھول ہے ہم رقص صبا کا

پہلی ہے خوشی آج سرِ خانۂ زہراؑ　　گھر جلوہ گہہ نور بنا شیرِ خدا کا

اُس بی بی کی آغوش میں ہے گُلِ شریعت　　ہم لوگ مُجَسّم ہیں اثر جس کی دعا کا

اُستاد کے فرزند کا ہے جشنِ ولادت　　نعرہ لبِ جبرئیل پہ ہے صلّے علیؑ کا

وہ نامہ جو مشہور ہوا صلحِ حسنؑ کا　　ضامن ہوا تا حشر وہی دیں کی بقا کا

تاحشر نہ اب ہوگا کوئی طالبِ بیعت　　ایک معجزہ یہ بھی ہے شہیدانِ جفا کا

اس بات پہ محکم ہے یقیں اہلِ عزا کا　　اسلام کا آئین ہے قرآن خدا کا

باہر نہیں نکلا وہ کبھی گیارہ برس میں　　ایوان میں بیٹھا رہا اسلام ضیاء کا

وہ دن بھی کوئی دور نہیں جب یہ کہو گے　　اسلام تو اسلام ہے بس کرب و بلا کا

شاگردوں کی فقہ کا شریعت پہ دباؤ　　استاد کی فقہ سے ہے برتاؤ کِنہ کا

منبر سے جو معصوموں پہ بہتان تراشے　　اس واعظِ بے علم پہ ہو قہر خدا کا

اِس دور میں ایک اہلِ یقیں نے سرِ ایران　　رُخ موڑ دیا ہے بڑی منہ زور ہوا کا

ہر حال میں آنا ہے اُسے آئے گی گھاتک
پھر کس لیے حق گوئی پہ ہو خوف قضا کا

❄

Presented by www.ziaraat.com

سلماں سے سیکھ طرزِ حیاتِ دوام کا

مرضیِ حق رضاءِ رسالت کی بات کر
جس سے ہوں خوش علیؑ وہ مسرت کی بات کر

زہراؑ ہوں شاد آج وہ مِدحت کی بات کر
مولا حسنؑ کے جشنِ ولادت کی بات کر

حوروں کے لب پہ خانۂ زہراؑ میں ہے درود
رمضاں کی چودھویں ہے عبادت کی بات کر

جبرئیل کے لبوں پہ ہے دم دم علیؑ علیؑ
مولا علیؑ کی شانِ شجاعت کی بات کر

ہم کر بلائی ہیں ہمیں دنیا سے کیا غرض
ہم سے تو بس حسنؑ سے محبت کی بات کر

قرآن کیا ہے اس کو سمجھنے کے واسطے
پہلے تُو اہلِ بیتِ نبوت کی بات کر

سلماں سے سیکھ طرزِ حیاتِ دوام کا
بوزر کی طرح حق و صداقت کی بات کر

مت بات کر کسی کی خلافت کے نام پر
گھائلؔ سے بس حسنؑ کی امامت کی بات کر

❄

Presented by www.ziaraat.com

یوں اُدا حَقِّ ولاءِ پنجتن ہوتا رہے   یا علیؑ کہہ کر جو مومن نعرہ زن ہوتا رہے
یا الٰہی حشر میں مدح و ثناءِ پنجتنؑ   میرا تکیہ اور میرا پیرہن ہوتا رہے
سبز پتّے سُرخ پھولوں کی طرح مہکا ہوا   مدحِ اہلِ بیت میں رنگِ سخن ہوتا رہے
حکمِ رضواں ہے کہ ہے زہراؑ کے گھر پہلی خوشی   خُلد میں بھی کیوں نہ ذکرِ پنجتن ہوتا رہے
نعرۂ صلّے علیٰ اور حیدری نعروں کے ساتھ   دل مُنوّر بزم کا روشن ذہن ہوتا رہے
بوزر و سلمان کا کوثر پہ یہ اعلان ہے   آج جی بھر کے پیو کہ دل مگن ہوتا رہے
بے خطر راہِ حسینیت ہے راہِ مستقیم   لاکھ گرد اس کے ہجومِ راہزن ہوتا رہے
سُنّتِ محبوبِ حق حیؑ علی خیر العمل   اب کوئی ہوتا ہے تو سُنّت شکن ہوتا رہے
ماتمِ شبیرؑ میں مولا ہر ایک سینے کا داغ   قبر کی تاریکیوں میں ضو فگن ہوتا رہے
گندگیِ طالبانِ بد عمل بے دین سے   میرے مولا پاک یہ میرا وطن ہوتا رہے

ہے دُعا گھائل کی مولا جشنِ میلادِ حسنؑ
زیرِ سایہ صاحبِ عصر و زمنؑ ہوتا رہے

❄

Presented by www.ziaraat.com

خُلد میں بھی کیوں نہ ذکرِ پنجتنؑ ہوتا رہے

اے لا شریک وحدہٗ اے ربِّ العُلیٰ معبود میرے میرے خُدا میرے کبریا
رحمٰن تیری ذات مہرباں ہے تُو بڑا یارب مجھے بھی نعمتِ حق گوئی ہو عطا
جُرات میری زباں کو بھی پروردگار دے
جو حق کی بات جا کے سردار کہہ سکے

پھر تو غلامیٔ حقِ شبیرؑ ہو ادا حُرؑ کی طرح سے حق کہوں بے خوف برملا
بوزر نے مشکلات میں جس طرح سے کہا بے شک وہ اِس پہ شہر بدر کر دیا گیا
میثم کے مثل درد کے دریا میں بہہ سکوں
حق میں بھی مُنہ پہ ظالم و جابر کے کہہ سکوں

وابستہ کربلا سے ہے جب کہ میری حیات پھر یہ تو حق نہیں ہے کہ دن کو کہوں میں رات
اس دور کے لعین یہ بے دین و بدصفات صیہونی سازشوں میں ملوث ہے ان کی ذات
اسلام کی قبا میں ہیں یہ مارِ آستیں
کافر ہے اِن کا کلمہ یہ ہیں کُفر کے امیں

ان ہی منافقیں کے بزرگوں نے یہ کیا جس سے رسولؐ آتے تھے وہ بابِ سیدہؑ
جس در سے بھیک پاتے تھے آ کر ملائکہ اُس در کو ظالموں نے جلا کر گرا دیا
مضروب پسلیاں ہوئیں بی بی بتولؑ کی
جاں بر نہ جس سے ہو سکی بیٹی رسولؐ کی

انکارِ بیعتِ بد عمل کے سوال پر ان ہی لعین زادوں نے گھر سے نکال کر
کھینچا علیؑ کو رسّیاں گردن میں ڈال کر اور آج بھی ہے ظلم محمدؐ کی آل پر
بُغضِ علیؑ میں کوششیں کرتے رہے مزید
سجدے میں تھا نبیؐ کا وصی جب گیا شہید

بعد از شہادتِ وصیِ خاتم النبیؐ مولا حسنؑ امامِ دوئم سیّد و سخی
معصوم کُلِ دیں کُلِ ایمان و متقی وہ ورثہ دارِ کعبۂ معبودِ ایزدی
کی اُس سے صُلح دین و شریعت کے نام پر
لیکن دلِ لعیں تھا مُصر انتقام پر

Presented by www.ziaraat.com

صلحِ حسنؑ نہ ہوتی جو اس وقت باخدا ہم دیکھتے نہ آج کہیں دینِ مُصطفےٰ
ہم دیکھتے تو مسجدیں بے شک جگہ جگہ لیکن وہ ہوتیں مسجدِ ضرّار کی طرح

اِن مسجدوں میں ہوتا بصد عزّ و احترام
معبودِ پاک کی جگہ ذکرِ امیرِ شام

صلحِ حسنؑ تھی سُنّتِ محبوبِ کبریا صلحِ حسنؑ بھی صلح تھی مثلِ حدیبیہ
مولا نے صلح نامہ پہ تحریر یہ کیا حق کے خلاف ہوگا نہ ہرگز معاویہ

صلحِ حسنؑ تو دافعِ فتنہ فساد تھی
یہ بالقلم امامِ حسنؑ کا جہاد تھی

ظالم کی سمت سے یہ شقاوت کی بات تھی ظاہر میں صلح دل میں عداوت کی بات تھی
اس کی بنامِ اَمن سیاست کی بات تھی مولا حسنؑ سے ترکِ خلافت کی بات تھی

مولا ہی کا یہ ترکِ خلافت کا ہے اثر
اس دن سے آج تک جو خلافت ہے دربدر

مولا حسنؑ کے گرد تھا اِک سازشوں کا جال تھے لشکرِ حسنؑ میں بھی کثرت سے بد فعال
لالچ میں تھا یہ دولتِ دنیا کی اُن کا حال موقع ملے تو قتل کریں وہ علیؑ کا لعل

تھے وہ منافقین زن وزر کی چاہ میں
سب بک چکے تھے حق سے بغاوت کی راہ میں

اور بعدِ صلح بھی وہ فریبی و پرُ دغا تھا جس کا قلب بُغضِ علیؑ سے بھرا ہوا
جاری رکھا یہ اس نے جفاؤں کا سلسلہ سازش سے اُس کی زہر حسنؑ کو دیا گیا

بعدِ شہادت اور ستم اُس نے یہ کیا
تابوت چھلنی تیروں سے شبرؑ کا کر دیا

تھی صُلح یہ جہادِ حُسینی کی ابتداء یہ ہی امیرِ شام کا تھا اصل مُدّعا
ظالم نے جبر و ظلم و تشدّد کا مسودہ اپنے ہی دورِ زیست میں تیار کر لیا

مقصد تھا اُس کا دین کا کچھ بھی ہو حال زار
اولادِ معاویہ ہو خلافت کی ورثہ دار

Presented by www.ziaraat.com

اُس کی ہی تربیت کا یہ حاصل ہے سانحہ — جو بر بناءِ دشمنیِ دینِ حق ہوا
وہ اُس کے ظلم کی تھی مدینہ میں ابتدا — جو بی بی سیدہؑ و علیؑ پر کیا گیا

تھا ظلم تو وہاں بھی مگر یاں مزید ہے
وہ دورِ معاویہ تھا یہ دورِ یزید ہے

واں ابتداء ظلم تھی یاں اس کی انتہا — واں ظلم سازشوں کے تحت یاں کھلا ہوا
واں روضۂ رسولؐ تھا یاں دشتِ پُر جفا — یاں نرغۂ ستم میں ہے مظلومِ کربلا

اُس سمت نازاں کثرتِ شر پر لعین ہے
یاں سیّدہؑ کے لعل کو حق پر یقین ہے

وہ بے حیا وہ ابنِ شقی وہ سیاہ رو — خواہاں تھا جس کا ابنِ علیؑ سے وہ کینہ خو
پوری نہ اپنی کرسکا بیعت کی آرزو — یاں تک کہ شیر خوار کا اس نے کیا لہو

سر ناصرانِ دیں کے بدن سے جُدا کیے
اور اہلبیتِ پاک کے خیمہ جلا دیئے

سر دے کے دینِ حق کو بچایا حُسینؑ نے — گھر راہِ حق میں اپنا لٹایا حُسینؑ نے
پیغامِ حق جہاں کو سنایا حُسینؑ نے — باطل کو زیر کر کے دکھایا حُسینؑ نے

تھا جب کہ فوجِ شر کا سہارا یزید کو
بے تیغ کے حُسینؑ نے مارا یزید کو

یہ فیصلہ ہوا حق و باطل کی جنگ کا — حق کا نشان بن گئی اس دن سے کربلا
بس کربلا سے پائی ہے اسلام نے بقا — ہے کربلا علاجِ غمِ دو جہان کا

قرآں کا جو تصورِ فتحِ مُبین ہے
یہ وہ ہی کربلا تو پناہ گاہِ دین ہے

جو اپنے دل میں رکھتے ہیں کرب و بلا کا غم — اُن حاجیوں پہ ہوتا ہے یہ آج بھی ستم
سر سولہ حاجیوں کے ہوئے ہیں وہاں قلم — اِس دور میں بھی ظلمِ یزیدی نہیں ہے کم

حق دشمنی پہ آج بھی اہلِ حسود ہیں
نصرت کو اِن کی ہر جگہ حاضر یہود ہیں

Presented by www.ziaraat.com

کہتے ہیں خود کو خادمِ حرمین بد خصال جن کو نہیں ہے قبلۂ اوّل کا کچھ خیال
جو کر رہے ہیں عظمتِ مکہّ کو پائمال کرتے ہیں شہرِ امن مسلماں کے خوں سے لال
چیونٹی کو مار دینا بھی جس جا حرام ہے
ہر گام کلمہ گو کا وہاں قتلِ عام ہے

اے اہلِ حق جو حق ہے اُس ہی کو ادا کرو جملے نہ اپنی سمت سے ایسے دیا کرو
بہتاں تراشیوں سے خدارا بچا کرو تشہیر یوں نہ بنتِ علیؑ کی ردا کرو
اس طرح کرکے چادرِ زینب کا تذکرہ
للکاریئے نہ غیرتِ عباسؑ باوفا

تابوت یہ علم یہ ضریح اور یہ تعزیہ یہ مجلسیں جلوس یہ ماتم شبِ عزا
اور ذوالجناح کی یہ شبیہِ مقدسہ اور آبِ سرد کی یہ سبیلیں ہیں جا بجا
یہ سب ہیں کربلا کے شہیدوں کی یادگار
گھائل ہم ان شہیدوں کے غم میں ہیں سوگوار

Presented by www.ziaraat.com

حسینؑ دینِ محمدؐ کی دینیات کا نام

حسینؑ نیّرِ تقدیرِ کائنات کا نام　　حسینؑ سجدۂ معبود کی حیات کا نام
حسینؑ دینِ محمدؐ کی دینیات کا نام　　حسینؑ آیۂ قرآن کی صفات کا نام
حسینؑ نام ہے محشر کے دن شفاعت کا
حسینؑ نام سے اونچا ہے سر عبادت کا
حسینؑ نام ہے ایثار کا شجاعت کا　　حسینؑ نام ہے صبر و رضا صداقت کا
حسینؑ نام یقین و عمل کی عظمت کا　　حسینؑ نام ہے حق کے لیے حمایت کا
حسینؑ عظمتِ توحید کی تنویر کا نام
حسینؑ ختمِ نبوّت کی ہے تفسیر کا نام
حسینؑ عزم کا منہ بولتا کردار بھی ہے　　حسینؑ حق کے لیے برسرِ پیکار بھی ہے
حسینؑ حق بھی ہے حق گو بھی ہے حق دار بھی ہے　　حسینؑ بیعتِ فاسق کا ایک انکار بھی ہے
حسینؑ کون محمدؐ کے گھر کا چشم و چراغ
کہ جس کے ذکر سے روشن ہیں اہلِ حق کے دماغ
غمِ حسینؑ غمِ دو جہان کی ہے دوا　　وہ خوش نصیب ہے جس کو غمِ حسینؑ ملا
یہ غم حسینؑ کا ہے سنّتِ رسولِ خدا　　غمِ حسینؑ اندھیروں میں بخشتا ہے ضیاء
سیاہ بختیِ حُرؑ کو وہ روشنی بخشی
کہ جس نے حُرؑ کو ابد تک کی زندگی بخشی

❋

Presented by www.ziaraat.com

حسینؑ ابنِ علیؑ نے ذہنِ انساں کو جلا بخشی
دیا درسِ اُخوّۃ اِس طرح حُرؑ کی خطا بخشی

حق و باطل کے سمجھانے کی خاطر رہتی دنیا تک
جہانِ آدمیت کے لیے اِک کربلا بخشی

عمل سے اپنے روشن کر دیا اسلام کا چہرہ
ابد تک کے لیے دینِ محمدؐ کو بقا بخشی

اندھیرے چھا رہے تھے ہر طرف دورِ ذلالت کے
حسینؑ ابنِ علیؑ نے اُن اندھیروں میں ضیاء بخشی

سرِ میدان چھینا وقت کے ناپاک ہاتھوں سے
شریعت تھی لبِ دم اس کو جینے کی ادا بخشی

بنامِ حق جو ایک انساں کا حق بنتا ہے دُنیا میں
سِکھایا اُس نے وہ جینا وہ مرنے کی ادا بخشی

نقاب اُس نے پکڑ کر کھینچ لی ظالم کے چہرے سے
یزیدِ بدصفت کو اُس نے مرگِ بے حیا بخشی

حسینیت نے ہر اک دور اور ہر وقت کے منہ پر
زبانِ آدمی کو جرأتِ صدق و صفا بخشی

اُدھر ظالم کی مٹی کو ابد تک خوار کر ڈالا
اِدھر مظلوم کی خاکِ کفِ پا میں شفا بخشی

حسینیت نے منہ کالا کیا تہران میں اس کا
بڑے شیطان کو لبنان میں ذلتِ سوا بخشی

مسلماں کر رہا ہے آج کس تحریک کی باتیں
حسینیت نے بنیادِ نظامِ مصطفیٰؐ بخشی

کمالِ عبدیت معبود نے جب عبد کا دیکھا
تو پھر معبود نے اس عبد کو اپنی رضا بخشی

تحفظ دخترِ اسلام کے پردے کا لاحق تھا
جنابِ حضرتِ زینبؑ نے یوں اپنی رِدا بخشی

غمِ دنیا کا اُس دل پر اثر ہو کس لیے گھائل
جسے شبیرؑ نے ایک اپنے غم والی دوا بخشی

❄

Presented by www.ziaraat.com

مبارک ہو امامِ دو جہاں بن کر حسینؑ آیا

مبارک اہلِ حق تم کو کہ حق کا پاسباں آیا علیؑ کا نورِ عین اور سیّدہ زہراؑ کی جاں آیا
بناءِ لاالٰہ آیا یہ وجہ کُن فکاں آیا ابد تک کے لیے مومن کے دل کا حکمراں آیا
محمدؐ مصطفےٰ صلے علیؑ کے دل کا چین آیا
مبارک ہو امامِ دو جہاں بن کر حسینؑ آیا

مناؤ جشنِ میلادِ حسینؑ ابنِ علیؑ آؤ یہاں آئے تو پاؤ گے سرِ محشر خوشی آؤ
ہیں شامل آج اس محفل میں اللہ و نبیؐ آؤ یہاں سے آکے لے جاؤ نجاتِ دائمی آؤ
سخی ابنِ سخی ہے اِس سے جو چاہو مدد لے لو
بزرگوں کا کہا مانو غلامی کی سند لے لو

حسینؑ ابنِ علیؑ نے دے کے سر حق کی رضا لی ہے جہاں میں حق کی خاطر اپنے سر پر ہر بلا لی ہے
بہتّر سر دیئے ایک دِن میں جب اِک کربلا لی ہے لُٹا کر اپنا گھر اسلام کی عزّت بچالی ہے
قیامِ دو جہاں تو ہے نبیؐ کی آل کا صدقہ
مگر اسلام ہے بس فاطمہؑ کے لعل کا صدقہ

یہاں جو آگیا اِس نے اُسے ہر شے سوا بخشی نوازا بال و پر سے اس نے فطرُس کی خطا بخشی
خدا کی معرفت بخشی محمدؐ کی وِلا بخشی جنابِ سیّدہ زہراؑ کی اس نے یہ دُعا بخشی
الٰہی جو میرے بیٹے کے غم میں آکے شامل ہو
خوشی دنیا و دیں کی میرے مالک اس کو حاصل ہو

لباس اس کے لیے فردوس سے رضوان لائے ہیں بحکمِ رب اِسے جبرئیل نے جھولے جھلائے ہیں
بیاں کیا کیجیے اُن کا شرف جو اس نے پائے ہیں خدا نے اس کی خاطر طول سجدے میں کرائے ہیں
خدا نے اس کے رُتبہ کو بلند اِس طرح فرمایا
چڑھا کر دوشِ احمدؐ پر زمانے بھر کو دکھلایا

اِسے پہچان لو یہ راکبِ دوشِ پیمبرؐ ہے اسی کے ہاتھ میں دینِ محمدؐ کا مقدر ہے
مسلمانوں یہ بچّہ ہی نجاتِ روزِ محشر ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کی شکل میں مرضیِ داور ہے
اس ہی باعث محمدؐ نے اسے نازوں سے پالا ہے
اس ہی کے دم سے گھاتی دینِ حق کا بول بالا ہے

Presented by www.ziaraat.com

بہاروں نے کمر باندھی ہے گلشن کے سجانے میں — نسیمِ صبح ہے مصروف رنگیں گل کھلانے میں
صدا ہے صاف بالکل صاف قمری کے ترانے میں — حسینؑ ابنِ علیؑ کی آج آمد ہے زمانے میں
ہے مجمع حور و غلماں کا علیؑ کے آستانے میں — ولادت کی مسرّت ہے پیمبرؐ کے گھرانے میں
ملائک ساتھ ہیں سب ہاتھ قنبر کا بٹانے میں — مگن ہیں بوذر و سلماں گلے ملنے ملانے میں
وہ آیا تیسرا نایاب گوہر منتقل ہوکر — مشیّت کے خزانے سے امامت کے خزانے میں
وہی انداز ہیں حیدرؑ کے بالکل آج سب وہ ہی — جو تھے تیرا رجب پر مصطفٰیؐ کے مسکرانے میں
سقیفہ جن کے پھل ڈھلتے تھے تیرے کارخانے میں — انہی تیروں کا ترکش تھا یزیدیت کے شانے میں
وحی کے دل سے قائل تھے تو پھر ہزیان کیا معنی — کیا کچھ دوستوں نے حکمِ ربِ ضم اس بہانے میں
نہ پیغمبر سہی کچھ دوستی کی لاج رکھ لیتے — بڑی شے ہوتی ہے یارو جہاں داری زمانے میں
ہمارے خون سے ہر عہد میں کھیلی گئی ہولی — کفن باندھے ہوئے سر سے رہے ہم ہر زمانے میں
محض ایک حُبِّ حیدرؑ کے سبب حکمِ جلا وطنی — حکومت کا یہی مقصد تھا بوذر کو ستانے میں
جو کل تک وقت کے ہمراہ دل جوئی میں شامل تھے — وہی سب ہاتھ ہیں بنتِ نبیؐ کا گھر جلانے میں
تھا مقصد اپنی مظلومی سے کل کا فائدہ کرنا — وگرنہ آل یوں مر جائے گھٹ کر قید خانے میں
وہ سِن اور تشنہ لب پھر تیر کھا کر مسکرا دینا — عجب کردارِ اصغرؑ ہے شجاعت کے فسانے میں

حرم میں سجدے کرنے ہیں بچھا کر جانمازِ دل
نہ کیجیے دیر اب گھائل کو روضہ پر بلانے میں

❄

Presented by www.ziaraat.com

تیغوں میں کیے سجدے نیزوں پہ تلاوت کی

میدانِ وغا میں یوں کِس کِس نے عبادت کی
تیغوں میں کیے سجدے نیزوں پہ تلاوت کی

یہ حُسنِ ضیاء باری خورشیدِ امامت کی
سر تا پا تجلّی ہے انوارِ رسالت کی

اُس دورِ یزیدی کی ظلمت کو مٹا ڈالا
وہ روشنی پھیلی ہے اِس شمعِ امامت کی

صلواۃ کے نعرے ہوں اولادِ محمدؐ پر
یہ جشنِ مسّرت ہے محفل ہے ولادت کی

کوثر کے چھلکنے کی پھر آئی ہیں آوازیں
پھر ساقیِ کوثر نے رندوں کی ضیافت کی

پھر گھر سے محمدؐ کے وہ نور ہوا طالع
جس نور سے روشن ہے ہر راہ ہدایت کی

دنیا میں حسینؑ آئے لی دین نے انگڑائی
اب فکر نہیں دیں کو کچھ اپنی حفاظت کی

کی آسیہ گردانی جھولے بھی جھلائے ہیں
اس گھر کی ملائک نے ہر طرح سے خدمت کی

خود فاقے کیے پیہم سائل کو دیا کھانا
ہے دہر کے سورے میں تعریف سخاوت کی

احسان بشر پر ہی موقوف نہیں ان کے
زعفر کو شرف بخشا فِطرُس پہ عنایت کی

وہ سجدۂ طولانی کہتا ہے رسالت کا
افضل ہے عبادت سے توقیر امامت کی

روضہ پہ بُلا لیجے صدقہ سے بہترؑ کے
توفیق عطا کیجیے گھائل کو زیارت کی

❄

Presented by www.ziaraat.com

گود میں زہراؑ کی خنداں آج وہ گلفام ہے — مٹھیوں میں بند جس کی قسمتِ اسلام ہے
یہ حسینیت کا ہر انسان کو پیغام ہے — موت عزت کی حیاتِ جاویداں کا نام ہے
لافتیٰ اِلّا علیؑ عالم میں طشت ازبام ہے — نعرۂ یاحیدری ہی فتح کا پیغام ہے
یامحمدؐ یاعلیؑ مولا حسنؑ اور یاحسینؑ — آج ہر قومی ترانے میں انہی کا نام ہے
عکسِ تیغِ حیدری تھا آسماں پر جلوہ گر — جنگِ سنہ ۶۵ء میں شاہد چرخِ نیلی فام ہے
محوِ حیرت کیوں ہے کریا پہ کے بیٹے ہم سے پوچھ — یہ علیؑ کا یاحسینؑ ابنِ علیؑ کا کام ہے
جذبہ و شوقِ شہادت جن کی مٹی کا خمیر — اُن سے ٹکرانے کا ایک دن موت ہی انجام ہے
ہے حسینؑ ابنِ علیؑ قدرت کا ایسا شاہکار — ایک رُخ قرآن جس کا دوسرا اسلام ہے
جس جگہ ذکرِ حسینی ہے وہاں صبحِ اُمید — جس جگہ پر یہ نہیں واں حسرتوں کی شام ہے

ہر لمحہ اب لب پہ گھائل کے برائے طالبان
بدُعاءِ مرگ ہے اور لعن ہے دشنام ہے

❄

Presented by www.ziaraat.com

مدح محشر تک کرے گی کربلا عباسؑ کی

ہے وفا ضرب اُلمثل نامِ خدا عباسؑ کی
مدح محشر تک کرے گی کربلا عباسؑ کی

ہے شجاعت کے لبوں پر اور رہے گی حشر تک
روز و شب شام و سحر مدح و ثنا عباسؑ کی

ہے شجاعت کا زمانے میں جہاں پر خاتمہ
ہے شجاعت کی وہاں سے ابتدا عباسؑ کی

کلمۂ عباسؑ پڑھتی ہے شجاعت رات دن
ہے وفا کے لب پہ تسبیحِ وفا عباسؑ کی

ایک ایک غازی کو لاکھوں سے لڑایا پیاس میں
لکھ گئی تاریخ تعلیمِ وَغا عباسؑ کی

خیر سے یہ ورثہ دارِ حیدر کرّار ہیں
ہے شجاعت تو فقط اک خاکِ پا عباسؑ کی

روزِ اول سے ہیں اقلیمِ ادب کے تاجدار
ہے ازل ہی سے کنیزی میں وفا عباسؑ کی

ہے جہان جاہ و جلالِ ابنِ شیر ذوالجلال
عکس صبر و ضبط بھی ہے کربلا عباسؑ کی

سیرت و اطوار میں کردار میں مثلِ علیؑ
تھی ابو طالبؑ کی سی نشوونما عباسؑ کی

بولنا سیکھا تو اپنے بھائی کو آقا کہا
تھی اداءِ حق میں یہ پہلی ادا عباسؑ کی

ہے شجاعانِ زمانہ کے دلوں میں آج تک
عظمت و توقیر اور عزت سوِا عباسؑ کی

چرخِ نیلی فام نے ایسی نہ دیکھی نہ سنی
جس طرح سے حق کی خاطر تھی وَغا عباسؑ کی

بھاگی فوجِ اشقیا دریا کنارا چھوڑ کر
جب رجز کی گونجی میداں میں صدا عباسؑ کی

کربلا میں جنگ کا گر اِذن دے دیتے حسینؑ
ذات تھی لاکھوں پہ بھاری باخدا عباسؑ کی

حشر تک لہرائے گا ہر گام بے خوف و خطر
پرچمِ اسلام پر ہے یہ عطا عباسؑ کی

گود پھیلا کر دعا دیتی ہیں اس کو سیدّہؑ
جو بغیرِ زر کرے مدح و ثناءِ عباسؑ کی

پرچمِ عباسؑ ہوگا حشر میں سایہ فگن
جب وہاں گھائل لگائے گا صدا عباسؑ کی

Presented by www.ziaraat.com

تکمیلِ کائنات کا عنوان لیے ہوئے　　آئی ہے آج نیمۂ شعباں لیے ہوئے
شعباں کی چودھویں کا مکمل یہ ماہتاب　　چمکا فلک پہ حُجّت یزداں لیے ہوئے
آیا ہے نورِ وحدہٗ انساں کی شکل میں　　انسانیت کے درد کا درماں لیے ہوئے
طوفانِ سیکڑوں سرِ مژگاں لیے ہوئے　　بیٹھے ہیں ان کی دید کا ارماں لیے ہوئے
جس کی مہک رہے گی ابد تک جہان میں　　نرجس ہیں آج وہ گُلِ ریحاں لیے ہوئے
مولا ظہور کیجیے کہ اب وقت آ گیا　　ایٹم کا زُعم سر میں ہے شیطاں لیے ہوئے
ہم ہی نہیں حضورؑ کا وہ بھی ہے منتظر　　خوں حاجیوں کا کعبۂ یزداں لیے ہوئے
مولا بنامِ بُغضِ مسلمان آج کل　　دل میں ہے عزمِ خونِ مسلماں لیے ہوئے
آئینِ دینِ حق کے گلستاں کی آڑ میں　　پیرِ مغاں ہیں خارِ مغیلاں لیے ہوئے
اسلام کے نظام کی واعظ کو فکر کیا　　اسلام آباد کا ہے وہ ارماں لیے ہوئے
مشرک نے اس کے علم سے تسخیرِ چاند کی　　ملّا کھڑا ہی رہ گیا قرآں لیے ہوئے
حق بات کہہ گزرتا ہے وہ ہر مقام پر　　جو ہے یقینِ بوزر و سلماں لیے ہوئے
حق گو ہر ایک وقت میں ہر دور میں رہا　　دار و رسن کو نزدِ رگِ جاں لیے ہوئے
واعظ وہ دن بھی دور نہیں جب وہ آئیں گے　　سائے میں ذوالفقار کے قرآں لیے ہوئے

گھائل تمہارا مژدۂ جنت بصد خلوص
کب سے کھڑے ہیں حضرتِ رضواں لیے ہوئے

❄

Presented by www.ziaraat.com

عباسؑ کا ہو نصب علم ماہتاب میں

شام و سحر گزرتے ہیں اب اضطراب میں
کب تک جمال پاک رہے گا حجاب میں

دورِ خلا ہے مولاؑ بس اب انتظار کیا
عباسؑ کا ہو نصب علم ماہتاب میں

تاروں میں ہم سجائیں عزا خانۂ حسینؑ
مجلس ہو مشتری میں کبھی ہو شہاب میں

یہ آتشیں زمانہ ہے دل بے قرار ہے
مولا ظہور کیجئے اس انقلاب میں

ارمانِ دید نیمۂ شعباں کی بزم میں
ہم لے کے آئے ہیں دلِ حسرت مآب میں

تکمیلِ قصرِ مذہبِ اسلام ہو گئی
یہ آخری ہے برج امامت کے باب میں

بس صدقِ دل سے لیجئے ایک جام آیئے
پھر دیکھئے کہ کیا ہے مزا اس شراب میں

حیدرؑ کے سلسلہ میں خدارا نہ بحث کر
واعظ نبیؐ کا ہاتھ ہے اس انتخاب میں

حبِ حسینؑ نسخۂ اکسیر بن گئی
ڈھلنے لگی حبیب کی پیری شباب میں

عاشور کو شرع میں تجارت حرام ہے
واعظ مگر ہے محو حساب و کتاب میں

سنتے ہی حق کی بات وہ ناراض ہو گئے
اپنوں کو میں نے دیکھا یہاں پیچ و تاب میں

مولا نے جب عریضۂ گھائل پہ کی نظر
بس مسکرا کے لکھ دیا جنت جواب میں

❄

Presented by www.ziaraat.com

فیضِ ساقی آج اس صورت سے میخانے میں ہے
جتنی پی لیتا ہوں پھر اتنی ہی پیمانے میں ہے

اللہ اللہ یہ کرم ساقی کا یہ دریا دلی
چودہ میخانوں کی لذت ایک پیمانے میں ہے

ایک ایک میکش کے چہرے پر ہے ساقی کی نظر
جس کا جتنا ظرف ہے اتنی ہی پیمانے میں ہے

بے قراری خواہشوں کی ہے عیاں کچھ اس طرح
ایک دل شیشہ میں میرا ایک پیمانے میں ہے

عکس ہے ساغر میں ساقی کی نشیلی آنکھ کا
یہ مدارت آج ساقی تیرے میخانہ میں ہے

جشنِ میلادِ امامِ عصرؑ ہے آج اس لیے
عید ہر مومن کے دل کے آئینہ خانے میں ہے

نرجسِ خاتون کا گھر ہے کہ فردوسِ بریں
مجمع حورانِ بہشتی کا زچہ خانے میں ہے

تا ابد قائم ہے جس کی کہ امامت وہ امام
مرضیٔ معبود سے غیبت کے کاشانے میں ہے

کوئی رویا اور کوئی سویا ہے چادر تان کر
قرب و دوری کا یہ منظر ایک افسانے میں ہے

ارضِ پاکستان میں خوں اور بارودی مہک
طالبانِ وقت کے ہر ایک دستانے میں ہے

یہ یہودیت کے حامی ہیں اُسامہ کے غلام
ان کا مقصد مسجدوں کو خوں سے نہلانے میں ہے

یہ قیامت ہی تو ہے مولا کہ مسجد کا امام
آج کل مصروف جعلی نوٹ بھنوانے میں ہے

بخش دیجے اب شرف آقا ہمیں دیدار کا
آرزو گھائل کی مولا دل کے ویرانے میں

❄

Presented by www.ziaraat.com

نرجس کو مبارک ہو یہ صُحفۂ ربّانی

ہے پردۂ غیبت میں جلوؤں کی فراوانی — اُٹھ جائے نقابِ رُخ اے رحمتِ یزدانی
ہے ابر کے دامن میں وہ ہی مے عرفانی — مچلا میرے پہلو میں پھر جذبۂ رندانی
پھر آئی گھٹا تُل کر پھر پڑنے لگا پانی — ہے جس کے سبب مشکل توبہ کی نگہبانی
بر آئی مرادِ دل مے نوشوں کی من مانی — رندوں کو پلا ساقی بے نتھری بِنا چھانی
اس مے کی اگر دیکھے میخانے میں طغیانی — شرمائے گھٹا ایسے پڑ جائے گھڑوں پانی
وہ طیّب و طاہر مے پھر آج پلا ساقی — جو سیدہ بی بیؑ نے تطہیر میں ہو چھانی
اربابِ چمن خوش ہیں پڑھتے ہیں باالحانی — گہہ صلّے علیٰ مل کر گہہ آیتِ قرآنی
شاخوں پہ گلِ تر ہیں یا رحل پہ قرآں ہیں — ہے کس کے تصدّق میں یہ شانِ گلستانی
جس جا پہ کوئی غنچہ چٹکا ہے مسرت سے — اس شاخ پہ کی جا کر بلبل نے غزل خوانی
پانی سے شجر نکھرے گلشن میں گہر بکھرے — ہے صحنِ گلستاں پر شبنم کی مہربانی
نرجس کو مبارک ہو یہ صُحفۂ ربّانی — آغوش میں کھنچ آئی گُل! رحمتِ سبحانی
اے سامرا وہ بخشا اللہ نے شرف تجھ کو — آتے ہیں زیارت کو تحتانی و فوقانی
میں واسطہ دیتا ہوں اس طفلِ حُسینی کا — اُمت نے پلایا ہے ناوک سے جسے پانی
مقبول عریضہ ہوں اس کے ہی تصدّق سے — دریا میں جو چھوڑے ہیں با جذبۂ ایمانی

اے قبلۂ عالم ہو مقبول میرا مجرا
فردوس کا مژدہ ہو گھائل کی ثناء خوانی

❄

Presented by www.ziaraat.com

جب تصوّر کیا مہمان چلے آتے ہیں ان پہ سو جان سے قربان چلے آتے ہیں
اشک پیہم سرِ مژگان چلے آتے ہیں کیسے طوفانوں پہ طوفان چلے آتے ہیں
ایک کے بعد میں اک سیدۂ تیرے گھر میں سب کے سب بولتے قرآن چلتے آتے ہیں
آج تک مسجد و محراب پہ اور منبر پر کربلا والوں کے احسان چلے آتے ہیں
مدح کے وقت میری سوچ کو روشن کرنے بوزر و قنبر و سلمان چلے آتے ہیں
یا علیؑ جب بھی کہا میں نے تو نصرت کے لیے پیشتر شاہِ خراسان چلے آتے ہیں
مُنہ کی ہوتی ہے جو کھائی بڑے شیطانوں کو سر اُٹھائے سرِ تہران چلے آتے ہیں
حفظ کرتے ہیں جو قرآں کو معنی کے بغیر کھو کہ بینائی وہ انسان چلے آتے ہیں
جب طلب کرتا ہے پیغمبرِ حق ان سے کبھی چھوڑ کر لوگ قلم دان چلے آتے ہیں
یا علیؑ کہیے تو پھر دوش پہ ساحل کو لیے سر جھکائے ہوئے طوفان چلے آتے ہیں

مژدۂ خُلد بریں دینے تجھے اے گھائلؔ
دیکھ وہ سامنے رضوان چلے آتے ہیں

❄

Presented by www.ziaraat.com

ہمیں تو خُلد مل جاتی ہے خاکِ پاءِ قنبر سے

اندھیرے دور ہو جائیں زمانے کے مقدر سے
اُلٹ دیجے نقاب اب میرے مولا روئے انور سے

مُعطر ہو گیا اب گلشنِ عالم قیامت تک
جنابِ نرجسِ خاتون کے اس غنچۂ تر سے

جدھر سے جائیں گے ہم خیر سے کوثر پہ پہنچیں گے
صراطِ پانچ سے بارہ سے چودہ سے بہتر سے

بیاں ہو کیا علیؑ کی عظمتِ خاکِ کفِ پا کا
ہمیں تو خُلد مل جاتی ہے خاکِ پاءِ قنبر سے

زمانہ دیکھ لے معراجِ ایمانِ ابو طالبؑ
یہ شکلِ مصطفےٰ ہے متصل خلّاقِ اکبر سے

فرشتوں نے بھی آ کر روٹیوں کی بھیک مانگی ہے
جنابِ سیّدہؑ بنتِ رسولؐ اللہ کے در سے

نہ دارا سے کیا تعبیر نہ بختِ سکندر سے
سنوارا ہے مقدر میں نے خاکِ پاءِ بوذر سے

یہ مانا جہل بہ داماں ہوں لیکن فخر ہے مجھ کو
میں جو چاہوں وہ مل جاتا ہے مجھ کو علم کے در سے

رقم ہے پرچمِ قومی پہ جن کے کلمۂ طیّب
غرض اسلام سے اُن کو ہے نہ اللہ کے گھر سے

مُنافقت کی منزل اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی
مسلماں بھیک مانگے زندگی کی دستِ اَبتر سے

وہاں نعرے ہیں اب اہلاً و سہلاً مرحبا یا بُش
زمیں جو گونجتی تھی نعرۂ اللہ اکبر سے

یہودی سمت سے اُمڈے ہوئے بارود کے بادل
سعودیت کے ایماں پر سرِ کرب و بلا برسے

اُن ہی کی نسل ہے امداد کی طالب یہودی سے
جو بھاگے تھے علم کو چھوڑ کر خندق سے خیبر سے

سمجھ لینا رفیق اپنا یہودی اور نصاریٰ کو
بغاوت ہے مسلماں کی یہ قرآنِ مُطہّر سے

اسی شیطاں کے تینوں نام ہیں صدام و بُش ہنزاں
مسلماں مارتے ہیں حج پہ جس شیطاں کو پتھر سے

سمجھ لیں اس کو یہ شیطان ہے وہ ہی بڑی طاقت
کہ جو مروا چکا نمرود کو صرف ایک مچھر سے

میرے آقا قیامت یہ بھی کیا کم ہے قیامت سے
تجارت خونِ اہلبیت کی ہوتی ہے منبر سے

نبیؐ کے شہر کی امن و اماں والی زمیں گھائل
نہیں محفوظ عہدِ فہد میں شیطان کے شر سے

❄

Presented by www.ziaraat.com

بادہ کشوں میں آج مسرت کی رات ہے وجہ سکونِ قلب کی راحت کی رات ہے
واجب ہے احترام یہ عظمت کی رات ہے صلِّ علیٰ ولادتِ حُجت کی رات ہے
شعباں کی چودھویں کا جو ماہِ کمال ہے
اُس چاند کو زوال ہے یہ لازوال ہے
یہ رات وہ ہے جس میں عبادت ہے کامیاب یہ رات وہ ہے جس میں دعائیں ہیں مستجاب
یہ رات اہلِ حق پہ ہے رحمت کا ایک سحاب خیرہ ہے جس کے سامنے تنویرِ ماہتاب
اس کی ضیاء کو رشکِ روئے بدر کہتے ہیں
یہ رات وہ ہے جس کو شبِ قدر کہتے ہیں
یہ رات انتہائے فضیلت کی رات ہے معبود سے حصولِ سعادت کی رات ہے
بخشش کی مغفرت کی شفاعت کی رات ہے یعنی کے معصیت سے برأت کی رات ہے
پوشیدہ رحمتوں کا خزانہ اسی میں ہے
پیدائشِ امامِ زمانہؑ اسی میں ہے
موجود ہے جو پردۂ غیبت میں وہ امامؑ جس کا ظہور ہوگا قیامت میں وہ امامؑ
معصومیت ہے جس کی وراثت میں وہ امامؑ گزری ہیں جس کی پشتیں امامت میں وہ امامؑ
اللہ کی سب اِن پہ کرامت تمام ہے
معصومیت ہے ختم امامت تمام ہے
نورِ امامِ عصرؑ ہے بے شک حجاب میں لیکن ہے اِن کے نور کی ضوآفتاب میں
ہیں وصف سب علیؑ ولی کے جنابؑ میں ملتی ہے ان کی شکل رسالت مآب میں
اسلاف کے جو تھے وہ طریقے ہیں آپ کے
بیٹا وہ ہے قدم بقدم ہو جو باپ کے
خوش رُو پسر کو دیکھ کے مسرور ہیں امامؑ ہے درپہ تہنیت کو فرشتوں کا اژدھام
حوروں سے ہے بھرا ہوا بیت الشرف تمام کرتی ہیں سب یہ نرجسِ خاتون سے کلام
جائیں ہماری صدقہ ہوں اس ماہ جبین پر
چاند آسمان سے اتر آیا زمین پر

Presented by www.ziaraat.com

تعریفیں ہیں تمام خداء غفور کو آنکھوں سے آج دیکھ لیا برقِ طور کو
خالق نے آپ خلق کیا اپنے نور کو پیدائش پسر ہو مبارک حضور کو
اس غنچہ لب کی دید سے دل باغ باغ ہے
یہ لعل آپ کا گہر شب چراغ ہے

جن کے سبب ہے آج چراغاں یہی تو ہیں فخرِ مسیح عیسیٰ دوراں یہی تو ہیں
گویا زبانِ خالقِ یزداں یہی تو ہیں یعنی کہ بولتے ہوئے قرآں یہی تو ہیں
ان ہی کو اختیارِ سفید و سیاہ ہیں
سر تاج خلق خسروِ گیتی پناہ ہیں

آئیں گے انقلاب کا طوفاں لیے ہوئے جذباتِ انتقامِ شہیداں لیے ہوئے
رُخ پر جلالتِ شہہِ مرداں لیے ہوئے سایہ میں ذوالفقار کے قرآں لیے ہوئے
برحق ہیں کفر دے گا گواہی حضور کی
ہوگی تمام خلق پہ شاہی حضور کی

کچھ کور چشم کہتے ہیں ہم سے کہاں ہیں وہ اپنا ہے یہ جواب کہ ہر جا عیاں ہیں وہ
چھائے ہوئے زمیں پہ تہہِ آسماں ہیں وہ لیکن خدا کے حکم سے جب تک نہاں ہیں وہ
ہم کیوں کہیں زمیں پہ ہیں یا وہ فضا میں ہیں
ہاں یہ یقین ہے کہ وہ علمِ خدا میں ہیں

کونین کے امیر دو عالم کے تاجدار دنیا کو اُن کی ذاتِ مقدس سے ہے قرار
اسلام اُن کے فیضِ قدم سے ہے اُستوار اے جلّ شانہٗ یہ امامت کا اقتدار
عیسیٰؑ بھی منتظر ہیں فلک پر ظہور کے
آکر نماز پیچھے پڑھیں گے حضور کے

مولائے دو جہان حسن عسکریؑ کے لعل مہدیؑ دین حضرتِ نرجس کے نونہال
قائم ہیں اب بحکم خداوندِ ذوالجلال شاہی ہے حشر تک کے لیے جن کی لازوال
ثابت یہ امرِ حق ہے خدا کے کلام سے
خالی زمانہ رہ نہیں سکتا امام سے

Presented by www.ziaraat.com

جس دم ہوا ظہورِ امامِ فلک جناب خونی لباس پہنے گا دنیا میں انقلاب
بہرِ جہاد سارے محب ہوں گے ہم رکاب غیض و غضب میں ہوگا امامت کا آفتاب
سمجھے ہو سہل قتل شہہ مشرقین کا
اُس دن قصاص لینا ہے خونِ حسینؑ کا

ہے آرزو کہ زیست میں اذنِ وغا ملے دیکھیں منافقین کے پھر ہم بھی حوصلے
قائل جب ہوں گے کفر کی آغوش کے پلے جب ہوگا ذوالفقار کا پانی گلے گلے
آلودہ خوں سے پائیں گے جب غرب و شرق کو
اس روز سمجھیں گے حق و باطل کے فرق کو

مولا خدائے پاک کی عظمت کا واسطہ ختمیٔ مرتبت کی رسالت کا واسطہ
مخدومۂ بہشت کی عصمت کا واسطہ آئمہ ہدا کی شہادت کا واسطہ
غمگین مومنین ہیں مسرور کیجیے
لکھا ہے جو عریضوں میں منظور کیجیے

Presented by www.ziaraat.com

حق بات پہ زندہ رہتے ہیں حق بات پہ وہ مر جاتے ہیں

دنیا میں جو ایماں والے ہیں دیں والے ہیں قرآں والے ہیں
مختار کی راہیں جن کی ہیں جو بوزر و سلماں والے ہیں
خود اپنے عمل سے دنیا کو حق بات ہے کیا سمجھاتے ہیں
اسلام کی خاطر باطل سے ہر دور میں وہ ٹکراتے ہیں
حق بات پہ زندہ رہتے ہیں حق بات پہ وہ مر جاتے ہیں

ہیں ایک حُسینی کے دشمن اس وقت یزیدانِ عالم
اور اس پہ یزیدی ٹولے کو شیطان کی نصرت ہے پیہم
لیکن وہ حُسینی مردِ جری ہے قوتِ حق پہ جس کا یقیں
یلغار ہے اس پر باطل کی تنہا ہے مگر دبتا ہی نہیں
جب اس کو ضرورت ہوتی ہے نصرت کو علیؑ آ جاتے ہیں

ہیں دشمنِ دینِ حق دونوں وہ پہلے تھا یہ بعد میں ہے
اب اہلِ جہاں خود ہی سمجھیں کیا فرق یزید و فہد میں ہے
وہ حاکمِ بے دیں ملکِ عرب تھا قاتلِ قرآن و کعبہ
یہ خادمِ ریگن شر کا سبب ہے قاتلِ حجاجِ مکّہ
پھر اس کو منافق کہتے ہوئے کیوں اہلِ جہاں شرماتے ہیں

اس دور سے لے کر آج تلک ہے کرب و بلا جن کی منزل
رکھتے ہیں وہ اپنے سینوں میں فولاد جگر اور شیر کا دل
یہ شان ہے ان حق والوں کی کم سن ہوں کہ ان کے پیر و جواں
بے شیر بھی حق پہچانتے ہیں اس بات پہ دنیا ہے حیراں
حلقوم پہ پیکاں سہتے ہیں سینوں پہ سنائیں کھاتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

وہ تشنہ دہن بے گور و کفن ہائے وہ شہید کرب و بلا
مہمان بلا کے کر ڈالا سر جس کا مسلمانوں نے جدا
ہائے وہ مسلماں کیسے تھے یا کوئی مسلماں تھا نہ وہاں
جس لاش کا وارث کوئی نہ ہو ہے رسم مسلمانوں کے یہاں
آپس میں یہ چندہ کر کرکے اس میت کو دفناتے ہیں

ہے جن کے دلوں میں کرب و بلا کب غم ہے انہیں اس دنیا کا
شبیرؑ کا غم مومن کے لیے بنتا ہے سہارا عقبیٰ کا
یہ ذکرِ حسینؑ ابنِ علیؑ واللہ عبادت ہے گھائل
بے خوف ہیں وہ جن کے دل کو حاصل یہ سعادت ہے گھائل
حق بات سے وہ ہٹتے ہیں کہاں جو کہتے ہیں کر جاتے ہیں
حق بات پہ زندہ رہتے ہیں حق بات پہ وہ مر جاتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

حیّ علیٰ خیرالعمل

آ قنبری راہوں پہ چل حرؑ کی طرح قسمت بدل — تو یاعلیؑ کہہ تو سہی پھر دیکھ ہر مشکل کا حل
حیّ علیٰ خیرالعمل

پرچم ہے یہ عباسؑ کا یہ ہے نشان احساس کا — یہ ہی علم ہے ترجماں تشنہ لبوں کی پیاس کا
اسلام کا ہے پاسباں دینِ خدا کا یہ نشاں — آ پرچمِ عباسؑ کو سر سے لگا آنکھوں سے مل
حیّ علیٰ خیرالعمل

حق کی اگر ہے جستجو کیوں دربدر پھرتا ہے تو — آ پرچمِ حق کے تلے پائے گا اپنی آرزو
حق خود سمجھ آجائے گا حق تجھ پہ خود کھل جائے گا — پہلے سمجھ لے کربلا ضائع نہ کر اب ایک پل
حیّ علیٰ خیرالعمل

ہائے وہ ہم شکلِ نبیؐ ابنِ حسینؑ ابنِ علیؑ — جس نے اذاں کو کی عطا روزِ ابد تک زندگی
اکبرؑ جواں کی یاد میں ہم ہر گھڑی ہر ایک پل — کرتے رہیں گے حشر تک سینہ زنی کا یہ عمل
حیّ علیٰ خیرالعمل

معصوم صورت چاند سی تشنہ لبی اور کم سنی — سولہ پہر کی پیاس سے سوکھی زباں اینٹھی ہوئی
گردن میں ناوک ظلم کا لب پر تبسّم کی ادا — اصغرؑ شہادت نے تیری بخشی ہے باطل کو اجل
حیّ علیٰ خیرالعمل

مغموم اور تشنہ جگر صحرا کی تپتی ریت پر — اے وائے ارضِ نینوا تیرے سرہانے بیٹھ کر
ایک بے وطن بے آب نے بیٹے کے دل سے باپ نے — کھینچا ہے کہہ کر یاعلیؑ ٹوٹا ہوا برچھی کا پھل
حیّ علیٰ خیرالعمل

گھائل حیاتِ دائمی اس کو زمانے میں ملی — جس نے بھی یہ اپنا لیا قولِ حسینؑ ابنِ علیؑ
عزّت سے مر عزّت سے جی اس میں ہے تیری بہتری — ہر شہر تیرے واسطے اک کربلا ہے آج کل
حیّ علیٰ خیرالعمل

Presented by www.ziaraat.com

اے فاتحِ کرب و بلا تشنہ دہن سوکھا گلا　　بے شیر اور یہ حوصلہ گردن میں تیرِ حرملہ تو مسکرا کر سہہ گیا
تاریخ کے اوراق پر اس کربلا کی جنگ کا　　تونے ذرا سی دیر میں نقشہ بدل کر رکھ دیا

اے فاتحِ کرب و بلا

ہے حلق پر ناوک کا پھل لب پر تبسم کا عمل　　اس طرح سے تونے کیا اسلام کی مشکل کو حل
پوتا ہے تو کس شیر کا ثابت یہ تونے کردیا　　منسوب جس کے نام سے ہے لفظِ شاہِ لافتیٰ

اے فاتحِ کرب و بلا

معصوم نے جب جنگ کی افواج میں ہل چل مچی　　میدان سے منہ پھیر کر رونے لگی فوجِ شقی
ظلم و ستم کے بام و در گرنے لگے سب ٹوٹ کر　　اصغرؑ تیری ایک ضرب نے قصرِ یزیدی ڈھا دیا

اے فاتحِ کرب و بلا

اصغرؑ کی شہ رگ کا لہو اسلام کی ہے آبرو　　دینِ خداءِ پاک کو جس نے کیا ہے سرخرو
تاریخ لکھتی آج کی تھی جنگ تخت و تاج کی　　یہ کربلا کا معرکہ تیرے لہو سے سر ہوا

اے فاتحِ کرب و بلا

گو تین دن کی پیاس ہے لیکن تجھے احساس ہے　　اعدا سے پانی مانگ کر اب ہوگا شرمندہ پدر
اس واسطے سوکھی زباں اصغرؑ نے دکھلائی وہاں　　پھر اس طرف کڑکی کماں اور اس طرف منکا ڈھلا

اے فاتحِ کرب و بلا

اصغرؑ کا خوں بہنے لگا مولا نے چلّو میں لیا　　چاہا زمیں پر ڈال دیں انکار اس نے کر دیا
اس خونِ ناحق کو لیے شاہِ زمانؑ سوچا کیے　　کر دیں سپردِ آسماں منکر فلک بھی ہو گیا

اے فاتحِ کرب و بلا

انکار سن کر آپ نے سوئے نجف پھر رخ کیا　　بیٹے کے خوں کو باپ نے چہرے پہ اپنے مل لیا
اور بعدِ قتلِ بے زباں گھائل بصد آہ و فغاں　　کہتی تھیں یہ اصغرؑ کی ماں یا شاہِ دیں بچہ میرا

اے فاتحِ کرب و بلا

❄

Presented by www.ziaraat.com

کردارِ حسینی یاد رہے

اے اہلِ یقیں اے اہلِ عزا منزل ہے تمہاری کرب و بلا
ایک دشمن دین کی بیعت سے انکارِ حُسینی یاد رہے
کردارِ حُسینی یاد رہے

ایک فاسق و فاجر کے آگے اس وقت کے آمر کے آگے
سر کٹ تو گیا پر جُھک نہ سکا کردارِ حُسینی یاد رہے
کردارِ حُسینی یاد رہے

مانگے سے کہاں مل پاتا ہے حق زور سے چھینا جاتا ہے
یہ بات تجھے اس دنیا میں دیں دارِ حُسینی یاد رہے
کردارِ حُسینی یاد رہے

سن لے یہ یزیدِ وقت ذرا جب چاہے بنا تو کرب و بلا
اور کرب و بلا کے بعد میں پھر مختارِ حُسینی یاد رہے
کردارِ حُسینی یاد رہے

گردن پہ ہمارے سر پہ کبھی اب توپ ہے پہلے تیغ رہی
حق بات پہ سر دے دیتا ہے جی دارِ حُسینی یاد رہے
کردارِ حُسینی یاد رہے

وہ جس کی ثنا قرآن میں ہے ہر سورہ کہ جس کی شان میں ہے
وہ دینِ نبیؐ کی جائے اماں دربارِ حُسینی یاد رہے
کردارِ حُسینی یاد رہے

ہے جس کے سبب یہ شورِ اذاں شبیرؑ تھے جس کے دم سے جواں
وہ مثلِ علیؑ ہم شکلِ نبیؐ دلدارِ حُسینی یاد رہے
کردارِ حُسینی یاد رہے

ہے آج بھی دریا زیرِ قدم ہے جس کی نشانی مشک و علم
سقاءِ حرم وہ مہرِ وفا سالارِ حُسینی یاد رہے
کردارِ حُسینی یاد رہے

Presented by www.ziaraat.com

فردوس و ارم کوثر جنّت ہیں اشکِ عزا ان کی قیمت
ان سب کی خریداری کے لیے بازارِ حُسینی یاد رہے
کردارِ حُسینی یاد رہے

سورج کی تپش سے حشر کے دن محفوظ رہے گا ہر مومن
سائے میں بٹھائے گی اپنے دیوارِ حُسینی یاد رہے
کردارِ حُسینی یاد رہے

وہ زخمی جبیں سے خون بھرا تپتی ہوئی ریتی پر سجدہ
اور سامنے بیٹے کی میت ایثارِ حُسینی یاد رہے
کردارِ حُسینی یاد رہے

جس بی بی کی چادر کا صدقہ بہنوں کا ہماری ہے پردہ
وہ زینبؑ مضطر بنتِ علیؑ غم خوارِ حُسینی یاد رہے
کردارِ حُسینی یاد رہے

روضہ پہ پہنچ کر یہ کہنا دیں فتح خمینیؒ کو آقا
یہ بات تجھے ہر صورت میں زوّارِ حُسینی یاد رہے
کردارِ حُسینی یاد رہے

وہ وقت بھی آئے گا گھائل تو سب کو دکھائے گا گھائل
برسے گی منافق کے سر پر تلوارِ حُسینی یاد رہے
کردارِ حُسینی یاد رہے

❄

Presented by www.ziaraat.com

سُن لو علی اکبرؑ

جب ہو چکے شہید سب انصارِ باوفا
بیٹے بھتیجے بھائی ہوئے حق پہ سب فدا
تنہا تھا قتل گاہ میں زہراؑ کا لاڈلا
ایسے میں لا کے قاصدِ صغراؑ نے خط دیا
خط پڑھ کے ایک آہ کی اور رو دیے حسینؑ
اکبرؑ کی لاش سے یوں مخاطب ہوئے حسینؑ

خط آیا ہے صغرا کا کہا شاہ نے رو کر	سُن لو علی اکبرؑ
لکھا ہے کہ لے جایئے بھیا مجھے آکر	سُن لو علی اکبرؑ
میں لاکھ وطن میں سہی ناچار ہوں بھیا	بیمار ہوں بھیا
کب تک جیوں تنہا بھرے کنبہ سے بچھڑ کر	سُن لو علی اکبرؑ
ہم بعد میں آکر تمہیں لے جائیں گے صغرا	تم نے تو کہا تھا
کیوں آئے نہیں کیا ہوا قربان یہ خواہر	سُن لو علی اکبرؑ
چھ ماہ میں ایک دن بھی بہن یاد نہ آئی	کیا ہوگیا بھائی
کیوں بھول گئے سب مجھے پردیس میں جاکر	سُن لو علی اکبرؑ
انجان سی سوچیں مجھے ہولاتی ہیں بابا	رلواتی ہیں بابا
اللہ کرے خیر سے ہو آلِ پیمبرؐ	سُن لو علی اکبرؑ
آتی ہیں بہت یاد مجھے شاہِ مدینہ	کیسی ہیں سکینہؑ
اب گھٹنیوں چلنے لگے ہوں گے علی اصغرؑ	سُن لو علی اکبرؑ
عمّو سے نہ بھیا علی اکبرؑ سے گلا ہے	صغرا نے لکھا ہے
تنہا مجھے سب چھوڑ گئے میرا مقدر	سُن لو علی اکبرؑ
جو کعبہ کا کعبہ تھا کبھی یا شہ عالی	ہے آج وہ خالی
ویران پڑا ہے وہ مدینے کا بڑا گھر	سُن لو علی اکبرؑ
ڈیوڑھی پہ کھڑی رہتی ہوں یہ آس لگائے	کوئی یہ بتائے
لوٹ آئے سفر سے تیرے بابا و برادر	سُن لو علی اکبرؑ
گھائل شہِ دیں نے کہا صغراؑ کو لکھوں کیا	کچھ تو کہو بیٹا
مر جائے گی یہ سن کے کہ مارے گئے اکبرؑ	سُن لو علی اکبرؑ

☆

Presented by www.ziaraat.com

کیا داستانِ کرب و بلا خوں میں تر نہیں — یا واقعہ شناس تمہاری نظر نہیں
تم کلمہ جس کا پڑھتے ہو گھر اس کا لٹ گیا — کنبہ شہید ہو گیا پر چشم تر نہیں
مت ہو شریکِ غم پہ تماشا بھی مت سمجھ — برباد گھر نبیؐ کا ہو تجھ پر اثر نہیں
رونا غمِ حسینؑ میں بدعت سمجھ لیا — گریہ کیا رسولؐ نے اس کی خبر نہیں
کل تک جو تھا رسولؐ کے کاندھوں پر جلوہ گر — کیا آج اس حُسینؑ کا نیزے پہ سر نہیں
اے ضبط المدد کے یہ کس طرح سے اُٹھے — کڑیل پسر کی لاش ہے خیبر کا در نہیں

❄

Presented by www.ziaraat.com

شکلِ نبیؐ کے سینہ پر برچھی لگائی ہے

دشتِ بلا میں شامِ غریباں جو آئی ہے ہمراہ آگ و خون کے طوفان لائی ہے
خیموں میں آگ آلِ نبیؐ کے لگائی ہے زہراؑ نے خلد میں صفِ ماتم بچھائی ہے
یارب دُہائی ہے میرے یارب دہائی ہے
یارب دُہائی ہے میرے یارب دہائی ہے

خیموں کے ساتھ مسندِ احمدؐ بھی جل گئی شامِ غریباں آگ و لہو میں بدل گئی
اُمت نبیؐ کی بدعتی سانچوں میں ڈھل گئی اس وقت قبرِ شاہِ رسولاں دہل گئی
جس دم سناں سے چادرِ زینبؑ ہٹائی ہے
یارب دُہائی ہے میرے یارب دہائی ہے

آغوش میں رسولِؐ خدا کی پلے ہوئے بیٹھے ہیں رُخ پہ گردِ یتیمی ملے ہوئے
پہنے ہوئے یتیم ہیں کُرتے جلے ہوئے سر پر ہیں ظلم و جور کے بادل تلے ہوئے
ہائے نبیؐ کی آل کی دشمن خدائی ہے
یارب دُہائی ہے میرے یارب دہائی ہے

شمشیرِ بُغض و تیر و کِینہ سے کیے شہید دے کر فریب جور و جفا سے کیے شہید
مہماں بلا کے بھوکے پیاسے کیے شہید اُمت نے مصطفٰیؐ کے نواسے کیے شہید
اس طرح رسمِ مہماں نوازی نبھائی ہے
یارب دُہائی ہے میرے یارب دہائی ہے

عباسِؑ نامدار کا ٹکڑے بدن کیا پامال لاشہِ دل و جانِ حسنؑ کیا
زینبؑ کے قلب و جاں کا جدا سر سے تن کیا تیروں سے خونِ اصغرِؑ تشنہ دہن کیا
شکلِ نبیؐ کے سینہ پر برچھی لگائی ہے
یارب دُہائی ہے میرے یارب دہائی ہے

Presented by www.ziaraat.com

سجادِ دل حزیں وہ بیمار نیم جاں   طوقِ گراں گلے میں ہے پیروں میں بیڑیاں
باندھی کمر کے گرد پھر ہاتھوں میں رسّیاں   جس کے سبب وہ چل نہیں سکتا تھا نیم جاں
جب بھی رُکا تو ضرب لعیں نے لگائی ہے
یارب دُہائی ہے میرے یارب دہائی ہے

بدر و اُحد سے کرب و بلا کے مقام تک   اور کربلا سے مکّہ کے اِک قتلِ عام تک
مکہ سے لے کے آج کے دن کے قیام تک   زندہ کہیں نہ چھوڑے حُسینی غلام تک
یہ بات ہر یزید نے ورثہ میں پائی ہے
یارب دُہائی ہے میرے یارب دہائی ہے

گھائل وہ کس طرح کے مسلماں تھے بے ضمیر   آلِ حبیبِ حق کو بنایا گیا اسیر
بازارِ شام و کوفہ اُنھیں لے گئے شریر   تاریخِ ظلم میں نہیں ایسی کوئی نظیر
بعدِ رسولؐ ان پہ قیامت یہ ڈھائی ہے
یارب دُہائی ہے میرے یارب دہائی ہے

❄

Presented by www.ziaraat.com

فریاد یا امامِ زمانؑ ابنِ فاطمہؑ

مشکل میں آج مِلّتِ حقّا ہے ہر جگہ　　باطل کے پیرو کاروں سے ہے اس کا سامنا
مومن کا کر رہا ہے منافق محاصرہ　　امداد اس کی کیجیے زہراؑ کا واسطہ
فریاد یا امامِ زمانؑ ابنِ فاطمہؑ

درپے ہے اہلِ حق کا گروہِ منافقین　　اسلام کی قبا میں ہیں یہ مارِ آستیں
حق کے خلاف زہر اُگلتے ہیں یہ لعیں　　ہے مال و زر یہود سے ان کو ملا ہوا
فریاد یا امامِ زمانؑ ابنِ فاطمہؑ

ہیں اہلِ حق پہ پھر وہی زنداں کی سختیاں　　خوں مومنیں کا عام ہوا ہے جہاں تہاں
روضوں پہ کربلا کے چلائی ہیں گولیاں　　ظلم و ستم کی پھر سے ہوئی اَب ہے انتہا
فریاد یا امامِ زمانؑ ابنِ فاطمہؑ

دل پر ہے خار ان کے عزاداریِ حُسینؑ　　بدعت بتا رہے ہیں یہ غم خواریِ حُسینؑ
اس درجہ ان کے دل میں ہے بے زاریِ حُسینؑ　　قرآن پھونک ڈالے علم کو جلا دیا
فریاد یا امامِ زمانؑ ابنِ فاطمہؑ

پتھراؤ مسجدوں پہ یہ کرتے ہیں کینہ خو　　کعبہ میں گہہ بہاتے ہیں حجاج کا لہو
گہہ بہن قتل کرتے ہیں بھائی کے روبرو　　علماءِ حق کا خوں بھی کراتے ہیں بے خطا
فریاد یا امامِ زمانؑ ابنِ فاطمہؑ

ہم یا نبیؐ کہیں تو یہ کافر قرار دیں　　رُشدی کے سرپرستوں پہ یہ جاں نثار دیں
بش بھیک دے تو اس کو دعا بے شمار دیں　　یہ دشمنی نبیؐ سے نہیں ہے تو پھر ہے کیا
فریاد یا امامِ زمانؑ ابنِ فاطمہؑ

نصرت طلب علیؑ سے تو بدعت کی بات ہے　　امداد بُش سے لینا شریعت کی بات ہے
یہ ساری بات دین سے نفرت کی بات ہے　　خوں ان کا ہے یہود کے خوں سے ملا ہوا
فریاد یا امامِ زمانؑ ابنِ فاطمہؑ

شہہ پر سعودیت کے تھے بتّیس وہ یزید　　نصرت پہ ان کی تھا بڑا شیطان بش پلید
عراق آکے لاکھوں مسلماں کیے شہید　　صیہون اور سعود کا یہ ساز باز تھا
فریاد یا امامِ زمانؑ ابنِ فاطمہؑ

Presented by www.ziaraat.com

کعبہ خدا کا گھر ہے خدارا بچائیے دستِ منافقین سے کعبہ چھڑایئے
خادم حرم کا کوئی مسلماں بنایئے وہ خادمِ حرم نہیں خائن ہے حرم کا

فریاد یا امامِ زمانؑ ابنِ فاطمہؑ

مولا ہیں آپ وارثِ قرآن و ذوالفقار ہیں آخری جہانِ امامت کے تاج دار
آقا اب اور کیا ہے قیامت کا انتظار منبر سے بک رہا ہے لہو اب حُسینؑ کا

فریاد یا امامِ زمانؑ ابنِ فاطمہؑ

اللہ و مصطفےٰ و علی آلِ مصطفےٰ ان کے سوا ہمارا نہیں کوئی باخدا
یہ ہی ہیں اپنا دونوں جہانوں میں آسرا ہو پنجتن کے صدقے سے اب دُور ہر بلا

فریاد یا امامِ زمانؑ ابنِ فاطمہؑ

مانا عمل سے دُور بھی ہم گناہ گار بھی رکھتے ہیں اپنے دل میں غمِ روزگار بھی
لیکن ہیں ہم حُسینؑ کے ماتم گزار بھی آقا ہیں ہم غلامِ شہیدانِ کربلا

فریاد یا امامِ زمانؑ ابنِ فاطمہؑ

ہم پر عدوِ دیں کی ہے یلغار آج کل ہے تیز بے ضمیروں کی گفتار آج کل
پھر چاہتے ہیں یہ کوئی مختار آج کل جو آکے ان کے سر کو کرے تن سے پھر جدا

فریاد یا امامِ زمانؑ ابنِ فاطمہؑ

بوسینیا میں عام مسلماں کا ہے لہو طوفانِ آگ و خوں ہیں مسلماں کے چار سُو
لاشیں ہیں کلمہ گویوں کی ہر گام کُو بہ کُو اور ہے خموش عالمِ اسلام باخدا

فریاد یا امامِ زمانؑ ابنِ فاطمہؑ

بچہ ہو کہ جواں ہو ضعیف ہو کہ ناتواں ہر کلمہ گو پہ چلتی ہیں دن رات گولیاں
عزت کو اپنی روتی ہیں کشمیری بیبیاں باطل کے ظلم و جور کی ان پر ہے انتہا

فریاد یا امامِ زمانؑ ابنِ فاطمہؑ

مشکل کُشا کے آپ ہیں فرزند یا امامؑ مولا ظہور کیجئے کہ ہوں مشکلیں تمام
بعد از درود آپ پہ گھائلؔ کا ہے سلام ہے یہ صمیمِ قلب سے مِلّت کی التجا

فریاد یا امامِ زمانؑ ابنِ فاطمہؑ

Presented by www.ziaraat.com

عزمِ حسینیؑ

عزمِ حُسینی رکھنے والے موت سے کب گھبراتے ہیں
یہ تو اپنا سر بھی کٹا کر پرچمِ حق لہراتے ہیں

اہلِ عزا نے زندہ رہنا کرب و بلا سے سیکھا ہے
موت نہیں ٹکراتی ان سے موت سے یہ ٹکراتے ہیں

باطل کا سر حق کی خاطر ہر لمحہ ہر منزل پر
کل بھی ہم نے ٹھکرایا تھا آج بھی ہم ٹھکراتے ہیں

گولی نمازیوں کو مارو یا مسجد سنگسار کرو
سجدۂ معبودی سے کب یہ بندۂ حق ہٹ پاتے ہیں

قفل عزا خانوں پہ لگا کر وقت پہ تم مت ناز کرو
وقت کی تو اوقات ہی کیا ہے وقت تو آتے جاتے ہیں

دیواروں پر کافر لکھتے ہیں تو لکھنے دو
وہ تو کفر کے پروردہ ہیں لکھ لکھ کر سمجھاتے ہیں

آلِ نبیؐ پر ظلم کیے تھے جن لوگوں کے پُرکھوں نے
ذکرِ حسینؑ ابنِ علیؑ وہ سننے سے کتراتے ہیں

معجزۂ ماتم ہی تو ہے یہ مرتے نہیں ہم زندہ ہیں
اپنے لہو سے اپنا بدن اپنے ہاتھوں نہلاتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

انہی کے وہ بزرگ تھے جنہوں نے یہ ستم کیا
کہ تین دن کا تشنہ لب کیا شہید بے خطا
نواسۂ رسولؐ کو بنا کے اپنا میہماں
حُسینیت حُسینیت

انہی کا تھا وہ ایک جد لعین شمرِ بے حیا
رسولؐ زادیوں کے سر کیے تھے جس نے بے ردا
اُسی کی آل آج بھی ہے دشمنِ حُسینیاں
حُسینیت حُسینیت

یزیدی باقیات اب سُنے ذرا یہ غور سے
حسینیت جھکی نہیں کہیں کسی بھی طور سے
ہزار بار دے چکی یہ قتل گہہ میں امتحان
حُسینیت حُسینیت

ہزار ہو جہان میں کسی بھی نام کی سپاہ
یزیدیت کی شاخ ہو کہ کفر کی ہو خیر خواہ
یہاں بھی سرفروش ہے سپاہِ حق ہے ہر جواں
حُسینیت حُسینیت

حسینیت ہی لائی ہے جہاں میں ایسا انقلاب
کہ حشر تک ہے ضوفشاں خدا کے دیں کا آفتاب
صراطِ مستقیم میں یہ ہی ہے میرِ کارواں
حُسینیت حُسینیت

بقاءِ دین کا سبب یہ ہی ہے بس جہان میں
اسی کا ذکرِ خیر ہے جگہ جگہ قرآن میں
یہ ہی نماز کا ستون یہ ہی محافظِ اذاں
حُسینیت حُسینیت

Presented by www.ziaraat.com

ہر ایک عہد میں رہی حسینیت لہو لہو
مگر بجز خدا ہوا نہ اس کا سر کہیں نگو
گلے میں تیر بھی رہا جگر میں بھی رہی سناں
حُسینیت حُسینیت

برائے حفظِ دینِ حق ہر عہد کے ستم سہے
کبھی ہمارے گھر لٹے کبھی ہمارے سر کٹے
بنامِ حق مگر رہا سر اپنا دوش پر گراں
حُسینیت حُسینیت

زمانہ سوچ لے اسے نہیں یہ بات جوش کی
برائے امن اور اماں ہے بات اپنی ہوش کی
دہن سے کھینچ لیں گے اب یزیدیوں کی ہم زباں
حُسینیت حُسینیت

رہے گا حشر تک کہ یہ ہر ایک جہاں میں سر بلند
کہ جس کو دیکھنے سے ہیں منافقیں کے سانس بند
حسینیت کا یہ علم خدا کے دین کا نشاں
حُسینیت حُسینیت

ستونِ کعبۂ خدا امام دو جہان کا
گلے میں جس کے طوق ہے رسن سے ہے بندھا ہوا
غضب ہے اس کے پیر میں لگی ہوئی ہیں بیڑیاں
حُسینیت حُسینیت

بتا دو یہ جہان کو تم آج گھائلِ حزیں
منافقیں کی آرزو بر آئے گی کبھی نہیں
حسینیت کے ساتھ ہیں خدا رسولؐ اور قرآں
حُسینیت حُسینیت

Presented by www.ziaraat.com

قرآں والو نبیؐ والو علیؑ مرتضٰے والو
حُسینیّت کے پروانوں شہیدِ کربلا والو
جنابِ سیدّہ زہراؑ بی بی کی دعا والو
سجودِ وحدہٗ میں بر جبیں خاکِ شفا والو
ازل سے پیروِ دینِ خداءِ عزّوجل والو
سُنو اے دعوتِ حیّ علےٰ خیرالعمل والو

عمل کی نظم کا تم مطلعِ انوار بن جاؤ
حُسینیّت کا جیتا جاگتا کردار بن جاؤ
بنامِ ملّت حق پیکرِ ایثار بن جاؤ
یقین و عزم کا محکم تریں شاہکار بن جاؤ
صراطِ زندگی میں جب تمہاری یہ ادا ہوگی
تو پھر درسِ حُسینیّت سے دنیا آشنا ہوگی

عمل زیادہ اثر کرتا ہے تقریر و خطابت سے
عمل کردار بھی آراستہ کرتا ہے عظمت سے
یہ کردار و عمل لیکن ہوں وابستہ شریعت سے
یہ سب کچھ ہو تو پھر یہ عرض کیجئے اپنی ملت سے
رسومِ ہندو مت کو کربلا کا نام مت دیجئے
خدارا اس کو مہندی سہرے کا الزام مت دیجئے

وہاں اہلِ حرم تھے بے سر و ساماں اذیّت میں
اضافہ ہو رہا تھا ہر لمحہ ان کی مصیبت میں
جنہوں نے پرورش پائی تھی آغوشِ رسالت میں
سرِ کرب و بلا تھے بے کس و مظلوم غربت میں
تصور تھا وہاں پھولوں کا نہ مہندی کے تھالے تھے
وہاں تو ساتویں تاریخ سے پانی کے لالے تھے

لعینوں نے چمن تاراج کر ڈالا محمدؐ کا
قرآنِ پاک میں ابناؤنا والا محمدؐ کا
حسینؑ ابنِ علیؑ آغوش کا پالا محمدؐ کا
امامِ حق پناہِ دین متوالا محمدؐ کا
بناءِ لاالٰہ جس کو جہانِ اولیاء مانے
بہایا خون اس کا اُمّت بے دین و ایماں نے

انہی کی آج بھی یہ باقیاتِ بے عمل بے دیں
سرِ اسلامی مملکت یہ اہلِ شر یہ اہلِ کیں
مساجد کو کیا کرتے ہیں آگ و خون سے رنگیں
نہیں محفوظ ان کے شر سے حاجی ہو کہ ساجدیں
خدا سے دشمنی ہیں یہ خدا کے گھر جلاتے ہیں
خدا والوں کو یہ بم اور کلاشن سے اڑاتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

عزمِ حسینیؑ

عزمِ حُسینی رکھنے والے موت سے کب گھبراتے ہیں
یہ تو اپنا سر بھی کٹا کر پرچمِ حق لہراتے ہیں

اہلِ عزا نے زندہ رہنا کرب و بلا سے سیکھا ہے
موت نہیں ٹکراتی ان سے موت سے یہ ٹکراتے ہیں

باطل کا سر حق کی خاطر ہر لمحہ ہر منزل پر
کل بھی ہم نے ٹھکرایا تھا آج بھی ہم ٹھکراتے ہیں

گولی نمازیوں کو مارو یا مسجد سنگسار کرو
سجدۂ معبودی سے کب یہ بندۂ حق ہٹ پاتے ہیں

قفل عزا خانوں پہ لگا کر وقت پہ تم مت ناز کرو
وقت کی تو اوقات ہی کیا ہے وقت تو آتے جاتے ہیں

دیواروں پر کافر لکھتے ہیں تو لکھنے دو
وہ تو کفر کے پروردہ ہیں لکھ کر سمجھاتے ہیں

آلِ نبیؐ پر ظلم کیے تھے جن لوگوں کے پُرکھوں نے
ذکرِ حسینؑ ابنِ علیؑ وہ سننے سے کتراتے ہیں

معجزۂ ماتم ہی تو ہے یہ مرتے نہیں ہم زندہ ہیں
اپنے لہو سے اپنا بدن اپنے ہاتھوں نہلاتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

شامِ غریباں ختم ہوئی ایک صبح قیامت پھر آئی
کعبہ کے وارث کو ظالم طوق و رسن پہناتے ہیں

جس کے مسلماں کلمہ گو ہیں اس ہی نبیؐ کی عطرت کو
پا بہ رسن اب وہ ہی مسلماں زنداں میں لے جاتے ہیں

اس کو لکھوں کیا بولو اکبرؑ نامۂ صغراؑ آیا ہے
رن میں پسر کی میت سے شہ رو کر یہ فرماتے ہیں

حیدری نعرے یوں ہی نہیں مومن کی زباں پر اے گھائلؔ
کرتے ہیں ایماں پہ جلا بھی خون بھی یہ گرماتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

حُسینیت حُسینیت

کلامِ حق کی ترجماں ہے دینِ حق کی پاسباں
حُسینیت حُسینیت
جو اس سے منحرف ہوا کہیں کا بھی نہیں رہا
اور آخرش جہان میں یزید بن کے رہ گیا
یہ تا ابد اڑائے گی یزیدیت کی دھجیاں
حُسینیت حُسینیت
نہ سہ سکا ہے باخدا گواہ اس کا ہے جہاں
حُسینیت کی ضرب کو یزید جیسا حکمراں
یزیدی باقیات کو کرے گی اب یہ ہی دھواں
حُسینیت حُسینیت
یہودیت کی شاخ ہے یہ طالباں کی شکل میں
ازل سے دشمنانِ دیں ہیں دونوں ایک اصل میں
جب ہی تو ان کے دل میں ہے عداوتوں کا آشیاں
حُسینیت حُسینیت
جو ہم کہیں تو کفر ہے علیؑ سے بغض کی یہ حد
نبیؐ نے جب کہ بارہا کہا ہے یا علیؑ مدد
ہے یہ تو سنّتِ نبیؐ نہ کیوں ہو پھر یہ بر زباں
حُسینیت حُسینیت
حسینیوں کو کب رہا کسی کا خوف اور خطر
یزید سے نہیں ڈرے ہو طالباں سے کیسا ڈر
حُسینیوں کے حوصلے حُسینیت سے ہیں جواں
حسینیت حسینیت
یہ سچ ہے ان کا رابطہ یہودیوں کے ساتھ ہے
یہ فتنہ و فساد سب سعودی زر کی بات ہے
حُسینیوں کے اس لیے یہ لوگ ہیں عدوئے جاں
حُسینیت حُسینیت

Presented by www.ziaraat.com

انہی کے وہ بزرگ تھے جنہوں نے یہ ستم کیا
کہ تین دن کا تشنہ لب کیا شہید بے خطا
نواسۂ رسولؐ کو بنا کے اپنا مہماں
حُسینیت حُسینیت

انہی کا تھا وہ ایک جد لعین شمر بے حیا
رسولؐ زادیوں کے سر کیے تھے جس نے بے ردا
اُسی کیؑ آل آج بھی ہے دشمنِ حُسینیاں
حُسینیت حُسینیت

یزیدی باقیات اب سُنے ذرا یہ غور سے
حسینیت جھکی نہیں کہیں کسی بھی طور سے
ہزار بار دے چکی یہ قتل گہہ میں امتحان
حُسینیت حُسینیت

ہزار ہو جہان میں کسی بھی نام کی سپاہ
یزیدیت کی شاخ ہو کہ کفر کی ہو خیر خواہ
یہاں بھی سرفروش ہے سپاہِ حق ہے ہر جواں
حُسینیت حُسینیت

حسینیت ہی لائی ہے جہاں میں ایسا انقلاب
کہ حشر تک ہے ضوفشاں خدا کے دیں کا آفتاب
صراطِ مستقیم میں یہ ہی ہے میرِ کارواں
حُسینیت حُسینیت

بقاءِ دین کا سبب یہ ہی ہے بس جہان میں
اِسی کا ذکرِ خیر ہے جگہ جگہ قرآن میں
یہ ہی نماز کا ستوں یہ ہی محافظِ اذاں
حُسینیت حُسینیت

Presented by www.ziaraat.com

ہر ایک عہد میں رہی حسینیت لہو لہو
مگر بجز خدا ہوا نہ اس کا سر کہیں نگو
گلے میں تیر بھی رہا جگر میں بھی رہی سناں
حسینیت حسینیت

برائے حفظِ دینِ حق ہر عہد کے ستم سہے
کبھی ہمارے گھر لٹے کبھی ہمارے سر کٹے
بنامِ حق مگر رہا سر اپنا دوش پر گراں
حسینیت حسینیت

زمانہ سوچ لے اسے نہیں یہ بات جوش کی
برائے امن اور اماں ہے بات اپنی ہوش کی
دہن سے کھینچ لیں گے اب یزیدیوں کی ہم زباں
حسینیت حسینیت

رہے گا حشر تک کہ یہ ہر ایک جہاں میں سر بلند
کہ جس کو دیکھنے سے ہیں منافقیں کے سانس بند
حسینیت کا یہ علم خدا کے دین کا نشاں
حسینیت حسینیت

ستونِ کعبۂ خدا امام دو جہان کا
گلے میں جس کے طوق ہے رسن سے ہے بندھا ہوا
غضب ہے اس کے پیر میں لگی ہوئی ہیں بیڑیاں
حسینیت حسینیت

بتا دو یہ جہان کو تم آج گھائلِ حزیں
منافقیں کی آرزو بر آئے گی کبھی نہیں
حسینیت کے ساتھ ہیں خدا رسولؐ اور قرآں
حسینیت حسینیت

Presented by www.ziaraat.com

سُن کر اذاں نماز میں خم کیجیے جبیں   دینِ رسولؐ حق میں ہے یہ فرضِ اوّلیں
حقا کہ ہے نماز ہی محکم ستونِ دیں   یعنی نمازِ وحدتِ معبود پر یقیں
اس کے لیے حسینؑ نے سب کچھ لٹا دیا
اس کی بقا کے واسطے سر کو کٹا دیا

قرآن اور آل کا دامن نماز ہے   یہ ہی قبولِ بارگہہِ بے نیاز ہے
یہ ہی نماز حشر کے دن کارساز ہے   جو سر نماز میں ہے نگوں سرفراز ہے
سجدوں سے درگزر کو گوارا نہ کیجیے
درسِ حسینیت سے کنارا نہ کیجیے

وہ کربلا کی دھوپ وہ تپتی ہوئی زمیں   زخمی لہولہان ہے جسمِ امامِ دیں
گردن پہ تیغ خشک گلا پشت پر لعیں   اس پُر تپیدہ ریت پہ سجدے میں ہے جبیں
سجدوں کا حق حسینؑ نے ایسے ادا کیا
خود ہو گئے قضا پہ نہ سجدہ قضا کیا

ہے یہ حدیثِ مُرسلِ خلاقِ کائنات   قرآن و آل روزِ ازل سے ہیں ایک ساتھ
دامن جو ان کا تھامے رہیں گے تمہارے ہاتھ   یہ لائیں گے تمہیں لبِ کوثر بااحتیاط
حق کی رضا بصورتِ انسان ہیں حسینؑ
یعنی خدا کا بولتا قرآن ہیں حسینؑ

تعمیرِ کربلا نہ تھا مقصد حسینؑ کا   مقصد تھا صرف دیں کی محافظ ہو کربلا
اور کربلائی دین سے غافل نہ ہوں ذرا   ارکانِ دین کرتے رہیں وقت پر ادا
سبطِ نبیؐ کا عالمِ امکاں کے واسطے
یہ درسِ باعمل تھا مسلماں کے واسطے

یہ آہ گریہ سینہ زنی مجلسِ عزا   ذکرِ حسینؑ بے کس و مظلومِ کربلا
قائم رہے گا حشر کے دن تک یہ باخدا   ضامن ہے اس کی سیدۂ بی بی کی اک دعا
ماتم غمِ حسینؑ میں ہر وقت کیجیے
لیکن ادا نماز بھی بروقت کیجیے

Presented by www.ziaraat.com

یہ حق ہے پیشِ ربِّ علی ذاتِ لازوال سجدہ نہیں قبول بغیرِ ولاءِ آل
شاہد ہے اس کا سجدۂ محبوبِ ذوالجلال علماءِ حق کا ایک ہے اس باب میں خیال
آلِ نبیؐ کا دین میں یہ بھی مقام ہے
بے حُبِّ اہلِ بیت عبادت حرام ہے

حیّ علی الصّلوٰۃ ہے پیغامِ کربلا سجدہ رکوع قیام ہے اکرامِ کربلا
باطل کے دل پہ ضربِ گراں نامِ کربلا مومن کے نام خلد ہے انعامِ کربلا
گھائل جبینِ بندۂ مومن گواہ ہے
کرب و بلا کی خاکِ شرف سجدہ گاہ ہے

Presented by www.ziaraat.com

قرآں والو نبیؐ والو علیؑ مرتضےٰ والو — حُسینیّت کے پروانوں شہید کربلا والو
جناب سیّدہ زہراؑ بی بی کی دعا والو — سجودِ وحدہٗ میں بر جبیں خاکِ شفا والو
ازل سے پیروِ دینِ خداءِ عزّوجل والو
سُنو اے دعوتِ حیّ علےٰ خیرالعمل والو

عمل کی نظم کا تم مطلعِ انوار بن جاؤ — حُسینیّت کا جیتا جاگتا کردار بن جاؤ
بنامِ ملّت حق پیکرِ ایثار بن جاؤ — یقین و عزم کا محکم تریں شاہکار بن جاؤ
صراطِ زندگی میں جب تمہاری یہ ادا ہوگی
تو پھر درسِ حُسینیّت سے دنیا آشنا ہوگی

عمل زیادہ اثر کرتا ہے تقریر و خطابت سے — عمل کردار بھی آراستہ کرتا ہے عظمت سے
یہ کردار و عمل لیکن ہوں وابستہ شریعت سے — یہ سب کچھ ہو تو پھر یہ عرض کیجئے اپنی ملت سے
رسومِ ہندو مت کو کربلا کا نام مت دیجے
خدارا اس کو مہندی سہرے کا الزام مت دیجے

وہاں اہلِ حرم تھے بے سر و ساماں اذیّت میں — اضافہ ہو رہا تھا ہر لمحہ ان کی مصیبت میں
جنہوں نے پرورش پائی تھی آغوشِ رسالت میں — سرِ کرب و بلا تھے بے کس و مظلوم غربت میں
تصور تھا وہاں پھولوں کا نہ مہندی کے تھالے تھے
وہاں تو ساتویں تاریخ سے پانی کے لالے تھے

لعینوں نے چمن تاراج کر ڈالا محمدؐ کا — قرآنِ پاک میں ابناؤنا والا محمدؐ کا
حسینؑ ابنِ علیؑ آغوش کا پالا محمدؐ کا — امامِ حق پناہِ دین متوالا محمدؐ کا
بناءِ لاالٰہ جس کو جہانِ اولیاء مانے
بہایا خون اس کا اُمّت بے دین و ایماں نے

انہی کی آج بھی یہ باقیاتِ بے عمل بے دیں — سرِ اسلامی مملکت یہ اہلِ شر یہ اہلِ کیں
مساجد کو کیا کرتے ہیں آگ و خون سے رنگیں — نہیں محفوظ ان کے شر سے حاجی ہو کہ ساجدیں
خدا سے دشمنی میں یہ خدا کے گھر جلاتے ہیں
خدا والوں کو یہ بم اور کلاشن سے اڑاتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

سنیں یہ دشمنانِ دین ظلم و جور کے بانی سمجھتے ہو مٹا دو گے جو تم یہ دینِ ربّانی
تمہاری بھول ہے یہ فکر اور یہ عزمِ نصرانی حُسینیت کی قائم ہے ابد تک دیں نگہبانی
قرآں والے نبیؐ والے علیؑ والے خدا والے
بقاءِ دیں کے ضامن ہیں بہترؔ کربلا والے
خداءِ وحدہٗ کے دین کے سچے مسلمانو جنابِ سیدہ زہراؑ کی تسبیح کے دانو
چراغِ پنجتن شمعِ حُسینیت کے پروانو تقاضہ وقت کا ہے تم خدارا خود کو پہچانو
غلامانِ حسینؑ ابنِ علیؑ مرتضےٰ ہو تم
ازل سے رہروانِ شارعِ کرب و بلا ہو تم
شبیہاتِ مقدس کو سجا کر تعزیہ دارو زیاراتِ مطہر کو جلوسوں میں میرے پیارو
جھکا کر سر پئے تعظیم لاؤ شہ کے غم خوارو اٹھا کر اپنے کاندھوں پر چلو ان کو عزادارو
تقدس ان کا ایک حصہ ہے سامانِ شفاعت کا
وسیلہ مت بناؤ ان کو تم گھاٹل تجارت کا

Presented by www.ziaraat.com

کوئی مونس نہ کوئی ہم دم ہے　　شکر معبود لب پہ پیہم ہے
درد ہے دل میں رنج ہے غم ہے　　خون آلودہ صبر کی تصویر
ہائے کیا ظلم سہہ گئے شبیرؑ　　تنہا میداں میں رہ گئے شبیرؑ

تیر آتے ہیں سنگباری ہے　　زخم لگتے ہیں خون جاری ہے
تشنہ لب ہیں غشی سی طاری ہے　　دشمنِ جاں ہیں سینکڑوں بے پیر
ہائے کیا ظلم سہہ گئے شبیرؑ　　تنہا میداں میں رہ گئے شبیرؑ

ریش پر اصغرؑ شہید کا خون　　لب پہ انا علیہ راجعون
دشمنِ جان ہے ہر ایک ملعون　　نیزے تانے ہوئے ہے جمِ غفیر
ہائے کیا ظلم سہہ گئے شبیرؑ　　تنہا میداں میں رہ گئے شبیرؑ

پیچھے ہٹتے ہیں گاہ بڑھتے ہیں　　قبرِ اصغرؑ کی فکر کرتے ہیں
چشم پُرنم ہے آہ بھرتے ہیں　　کتنا بے بس ہے ابنِ خیبر گیر
ہائے کیا ظلم سہہ گئے شبیرؑ　　تنہا میداں میں رہ گئے شبیرؑ

قبر کھودی علاجِ درد کیا　　اس میں بے شیرؑ کو سپرد کیا
چہرہ اس غم نے شہ کا زرد کیا　　اُٹھے پھر قبر سے شہِ دل گیر
ہائے کیا ظلم سہہ گئے شبیرؑ　　تنہا میداں میں رہ گئے شبیرؑ

سوچ کر یہ کہ خیمہ میں جائیں　　اُمِ لیلیٰ کو کیسے سمجھائیں
کون سے منہ سے اس کو بتلائیں　　بی بی دادی کے گھر گیا بے شیرؑ
ہائے کیا ظلم سہہ گئے شبیرؑ　　تنہا میداں میں رہ گئے شبیرؑ

Presented by www.ziaraat.com

سوئے خیمہ چلے ہیں شاہ امم　　اشک آنکھوں میں دل میں رنج و الم
زخم خوردہ نحیف و کشتہ غم　　ہائے سبط رسولؐ ربِّ قدیر
ہائے کیا ظلم سہہ گئے شبیرؑ　　تنہا میداں میں رہ گئے شبیرؑ

پہنچے خیمہ میں سر جھکائے ہوئے　　تیروں نیزوں کے زخم کھائے ہوئے
خونِ بے شیر میں نہائے ہوئے　　بولے رخصت کرو ہمیں ہمشیر
ہائے کیا ظلم سہہ گئے شبیرؑ　　تنہا میداں میں رہ گئے شبیرؑ

کہہ کے رخصت ہوا یہ حق کا ولی　　یعنی سبط رسولؐ ابن علیؑ
السلامُ علیک آلِ نبیؐ　　حافظ اب آپ کا ہے رب قدیر
ہائے کیا ظلم سہہ گئے شبیرؑ　　تنہا میداں میں رہ گئے شبیرؑ

روزِ اوّل سے یہ تشدد ہے　　لب پہ تو کلمۂ محمدؐ ہے
اور ہدف اس کا آلِ احمدؐ ہے　　ظلم گھائل ہوئے ہیں جس پہ کثیر
ہائے کیا ظلم سہہ گئے شبیرؑ　　تنہا میداں میں رہ گئے شبیرؑ

Presented by www.ziaraat.com

بنتِ علیؑ و سیدہ زہراؑ جگر فگار آئی وہ کربلا سے مدینہ میں سوگوار
پہنچی جب اپنے گھر میں وہ بی بی بحالِ زار گھر پر نہیں تھے شوہرِ زینبؑ وفا شعار
دیوار و در پہ گھر کے جب اپنی نگاہ کی
ویران گھر کو دیکھ کر اک سرد آہ کی

اللہ کے نبیؐ کی نواسی وہ دل حزیں جا بیٹھی صحنِ خانہ میں اک سمت برزمیں
سر کو جھکائے ہاتھوں پہ رکھے ہوئے جبیں آنکھوں میں اشک لب پہ فغاں درد دل نشیں
تصویرِ عون اور محمد خیال میں
بیٹھی ہے بنتِ سیدہ زہراؑ اس حال میں

آئے جو گھر میں حضرتِ عبداللہ خوش خصال دیکھا کہ صحنِ خانہ میں پُر حزن و پُرملال
بیٹھی ہے اک ضعیفہ مغموم خستہ حال لاغر نحیف ضعف کے غلبہ سے ہے نڈھال
پوچھا کہ آپ کون ہیں بی بی بتایئے
اے اجنبی ضعیفہ نہ آنسو بہایئے

اس گھر میں آپ حال پریشاں جو آئی ہیں بے شک کہ آپ رنج و الم کی ستائی ہیں
کس کی تلاش میں یہاں تشریف لائی ہیں فرمائیں کیا مصیبتیں قسمت نے ڈھائی ہیں
یہ سن کے روئی پیٹ کے سر بنتِ سیدہؑ
صاحب میں زندہ لاش ہوں پہچانیئے ذرا

رو کر کہا غموں کی میں سوغات لائی ہوں ہائے میں اجنبی نہیں زہراؑ کی جائی ہوں
صاحب میں دستِ اُمتِ جد کی ستائی ہوں میں کربلا سے لٹ کے مدینہ میں آئی ہوں
مت پوچھیے کہ کون تنِ خستہ جاں ہوں میں
صاحب تمہارے عون و محمد کی ماں ہوں میں

کیسے بتاؤں میں جو سرِ کربلا ہوا پانی تھا تین روز سے بند ہم پہ باخدا
گھیرے تھے چاروں سمت سے خیموں کو اشقیا اور آ رہی تھی تیغوں کی جھنکار کی صدا
تشنہ لبی کے ضعف سے ہر ایک نڈھال تھا
عاشور کی شب بچوں کا بس غیر حال تھا

Presented by www.ziaraat.com

عاشور کے دن پھر یہ قیامت ہوئی بپا مارے گئے حسینؑ کے اصحابِ باوفا
قاسمؑ کا لاشہ گھوڑوں سے پامال ہوگیا عباسؑ نامدار کا ٹکڑے بدن ہوا
نوکِ سناں کی ضرب سے اکبرؑ ہوا شہید
سہ شوبہ تیر سے علی اصغرؑ ہوا شہید

صاحب تمہارے عون و محمد بھی مر گئے قربان اپنی جانوں کو ماموں پہ کر گئے
وہ اس طرح لڑے کے ہزاروں کے سر گئے لڑتے ہوئے وہ شیر تاحدِ نظر گئے
شیروں نے اس طرح سے بھگایا بکھر گئیں
فوجیں فصیلِ کوفہ سے جاکر ٹکر گئیں

جب ہو چکے شہید سب انصار و اقربا خیمہ میں آئے پھر پئے رخصت شہِ ہُدا
رخصت ہوئے حسینؑ تو اک حشر تھا بپا تنہا تھا رن میں اب وہ نواسہ رسولؐ کا
تیروں سے چھلنی کرکے ستم یہ روا کیا
سجدے میں سر حسینؑ کا تن سے جُدا کیا

یہ سُن کے روئے حضرتِ عبداللہ دل ملول لب پر تھا یاحسینؑ جگر گوشۂ رسولؐ
بنتِ علیؑ پہ گریہ سے غش کا ہوا نزول گھائل نہ دیجے نوحہ زینبؑ کو اور طُول
زہراؑ کو پرسہ دیجے شہ مشرقین کا
یعنی بناءِ لاالہ حسینؑ کا

❄

Presented by www.ziraraat.com

عاشور کو جب عصر کا وقت آ گیا سر پر — شہ روئے بہت قبر میں اصغرؑ کو لٹا کر
پھر کہہ کے اُٹھے قبر سے یہ ابنِ پیمبرؐ — پانی نہ ملا ہائے مقدر علی اصغرؑ
کس منہ سے تیرے بعد میں اب خیمہ میں جاؤں
ماں کو تیری کیوں کر میں تیرا حال سناؤں

بانو کو حسینؑ ابن علیؑ کیسے بتائے — شبیرؑ اسی فکر میں تھے سر کو جھکائے
اصغرؑ کا لہو ریشِ مبارک پہ لگائے — اس حال سے رخصت کے لیے خیمہ میں آئے
منہ سے تو نہ ایک لفظ کہا حق کے ولی نے
ہاتھوں کو ملا صرف حسینؑ ابنِ علیؑ نے

جب بانو نے اس حال میں دیکھا شہ دیں کو — سر پیٹ کے کھونے وہ لگی جانِ حزیں کو
بولی کہاں چھوڑ آئے میرے ماہِ مبیں کو — فرمایا شہہ دیں نے کہ سونپ آئے زمیں کو
اصغر بھی رہِ حق میں فدا ہوگئے بانو
اکبرؑ کی طرح ہم سے جدا ہوگئے بانو

زینبؑ کے پسر بھی ہوئے اللہ کو پیارے — قاسمؑ بھی ہمیں چھوڑ کے کوثر کو سدھارے
عباسؑ علیؑ سوتے ہیں دریا کے کنارے — مارے گئے اس دشت میں مونس میرے سارے
نرغہ میں جفا کاروں کے بس اک میری جاں ہے
اور بعد میں عابدؑ کے لیے طوقِ گراں ہے

یہ آخری رخصت ہے خدا حافظ و ناصر — نزدیک شہادت ہے خدا حافظ و ناصر
اب موت ہی قسمت ہے خدا حافظ و ناصر — یہ حق کی ضرورت ہے خدا حافظ و ناصر
اے اہلِ حرم اب تمہیں اللہ کو سونپا
سہنے کو ستم اب تمہیں اللہ کو سونپا

رخصت ہوئے پھر شاہِ امم اہلِ حرم سے — زینبؑ کا جگر شق ہوا بھائی کے الم سے
اور ننھی سکینہؑ کا برا حال ہے غم سے — روتی ہے وہ لپٹی ہوئی دُلدُل کے قدم سے
شامل ہیں یہ کلمات سکینہؑ کی صدا میں
بابا کو نہ لے جا تو میرے دشتِ بلا میں

❄

Presented by www.ziaraat.com

اے کاش ہوتے ساتھ شہ کربلا کے ہم

زندہ ہیں اپنے دل میں یہ حسرت دبا کے ہم
اے کاش ہوتے ساتھ شہ کربلا کے ہم

سینہ سپر بناتے شۂ دیں کے حفظ میں
تیروں کو کاش روکتے اہلِ جفا کے ہم

سنگباری جو امام پہ تھی اس کو روکتے
اے کاش ڈھال جسموں کو اپنے بنا کے ہم

عباسِؑ ذی وقار کا صدقہ اتارتے
اپنے سروں سے جنگ میں سر کو کٹا کے ہم

قربان ہوتے اکبرؑ و اصغرؑ سے پیشتر
ہوتے شہید کاش کہ راہِ وفا کے ہم

قدموں پہ قاسمؑ اور محمدؑ کے عونؑ کے
جانوں کو نذر کرتے لہو میں نہا کے ہم

ہے حق کی سمت آمدِ حرؑ سُن کے یہ خبر
لاتے جری کو خیر سے آنکھیں بچھا کے ہم

تیمار داری کرتے شہِ ساجدین کی
اے کاش رکھتے ضعف سے ان کو بچا کے ہم

سہ شوبہ تیر گردنِ طفلِ رسولؐ پر
اس ظلم پر نہ روئیں کیوں آنسو بہا کے ہم

ہوکر شہید کاش کہ پھر جاتے خلد میں
بنتے غلامِ خاص واں اہلِ کساء کے ہم

حسرت ہے یہ شہید ہوں نامِ حسینؑ پر
زندہ اثر ہیں بی بی تمہاری دعا کے ہم

بنیادِ لاالہ بھی کعبہ کا بھی ستوں
سب کچھ یہ کربلا میں ہے اور کربلا کے ہم

آغوشِ موت میں پلے دونوں کے سائے میں
قرآن اور دامنِ آلِ عبا کے ہم

خاکِ شفاءِ کرب و بلا سے بصد نیاز
رکھتے ہیں ہر نماز میں سجدے سجا کے ہم

ہر عہد کے یزیدوں سے تاریخ ہے گواہ
لائے ہیں دینِ ربِّ علیؑ کو بچا کے ہم

صدّام و بُش یہ چاہتے ہیں کہ عراق میں
رکھیں حُسینیت کو ہمیشہ دبا کے ہم

باقر شہید ہوگئے لیکن وہ زندہ ہیں
رکھتے ہیں اُن کی فکر کو دل میں بسا کے ہم

اسلام کے قلعہ کی مساجد سے گاہ بگاہ
بدلے اذاں کے سنتے ہیں بم کے دھماکے ہم

اس ارضِ پاک کی ہر اک مسجد سے رات دن
لاتے ہیں مومنیں کے جنازے اٹھا کے ہم

بی بی کو پرسہ دیتے ہیں گھائل حسینؑ کا
مجلس میں اور جلوس میں نوحہ سنا کے ہم

Presented by www.ziaraat.com

زینبؑ سی بہن دیکھی نہ شبیرؑ سا بھائی   ایک حق کی محافظ رہی اک حق کا فدائی
سب دے کے سرِ کرب و بلا اپنی کمائی   ان دونوں نے جاں دینِ محمدؐ کی بچائی
زینبؑ سی بہن دیکھی نہ شبیرؑ سا بھائی

زینبؑ نے فدا عون و محمد کیے حق پر   شبیرؑ نے قربان کیے اکبرؑ و اصغرؑ
یاں بہن ہے دربارِ یزیدی میں کُھلے سر   بے گور و کفن رن میں پڑا ہے وہاں بھائی
زینبؑ سی بہن دیکھی نہ شبیرؑ سا بھائی

بے چادری بھی وقت بھی وہ دربدری کا   چھوڑا نہ مگر ساتھ حُسینؑ ابنِ علیؑ کا
زینبؑ نے تحفظ کیا آئینِ نبیؐ کا   شبیرؑ نے اللہ کی توحید بچائی
زینبؑ سی بہن دیکھی نہ شبیرؑ سا بھائی

ہے بہن رسن بستہ گرفتارِ مصیبت   سر بھائی کا نیزے پہ ہے مصروفِ تلاوت
مُشکل میں تھی اس وقت محمدؐ کی شریعت   ایسے میں ان ہی دونوں نے کی عُقدہ کشائی
زینبؑ سی بہن دیکھی نہ شبیرؑ سا بھائی

بیعت کا جو خواہاں تھا یزیدِ ستم آرا   لاکر اُسے خود اُس کے ہی دربار میں مارا
بیعت کا کوئی نام نہ اب لے گا دوبارہ   زینب نے وہ خطبات کی اک ضرب لگائی
زینبؑ سی بہن دیکھی نہ شبیرؑ سا بھائی

شبیرؑ نے معبود کے سجدوں کو سجایا   سجدوں کی بقا کے لئے سر اپنا کٹایا
مولا نے تہہِ تیغ یہ دُنیا کو بتایا   سجدوں سے ملا کرتی ہے عقبیٰ میں بھلائی
زینبؑ سی بہن دیکھی نہ شبیرؑ سا بھائی

اُمّت نے محمدؐ کی یہ احسان چُکائے   یوں اَجر رسالت کے ادا کر کے دکھائے
عاشور کے دن نیزوں پر قرآن چڑھائے   قرآنوں کے جُز دانوں کو پھر آگ لگائی
زینبؑ سی بہن دیکھی نہ شبیرؑ سا بھائی

سجدے بھی کرو ماتمِ شبیرؑ بھی گھائل   ہے فرض بھی یہ اور حقِ شبیرؑ بھی گھائل
اس طرح جلوسوں کی ہو تشہیر بھی گھائل   پھر فخر سے تم خود کو کہو کرب و بلائی
زینبؑ سی بہن دیکھی نہ شبیرؑ سا بھائی

❄

Presented by www.ziaraat.com

اے کشتۂ زنداں تیرا اللہ نگہباں

تربت پہ سکینۂ کی بصد نالہ و گریاں نوحہ تھا یہ بانو کا سکینہؑ تیرے قرباں
بچی میری کمسن میری معصوم میری جاں تنہا تجھے اب چھوڑ کے جاتی ہے تیری ماں

اے کشتۂ زنداں تیرا اللہ نگہباں
اللہ نگہباں تیرا اللہ نگہباں

اب چین سے تو قبر میں سو جائیو بیٹی اور ڈر سے طمانچوں کے نہ گھبرائیو بیٹی
محشر میں لہو کانوں کا دکھلائیو بیٹی اب شمر کبھی تجھ کو کرے گا نہ ہراساں

اے کشتۂ زنداں تیرا اللہ نگہباں
اللہ نگہباں تیرا اللہ نگہباں

کانوں سے گُہر اب نہ کوئی چھین سکے گا کُرتہ بھی تیرا آگ سے محفوظ رہے گا
زندان کا دربان بھی اب کچھ نہ کہے گا اب پہنچے گی تجھ تک نہ کبھی گردشِ دوراں

اے کشتۂ زنداں تیرا اللہ نگہباں
اللہ نگہباں تیرا اللہ نگہباں

معصوم سے چہرے پہ تیرے گردِ یتیمی اُس پر یہ غریب الوطنی اور اَسیری
نازک سا رسن بستہ گلا قید اندھیری ہائے یہ ستم اور یہ ننھی سی تیری جاں

اے کشتۂ زنداں تیرا اللہ نگہباں
اللہ نگہباں تیرا اللہ نگہباں

میں زندہ رہی ہائے مجھے موت نہ آئی دنیا میں جفا کون سی تُو نے نہ اُٹھائی
مر کر بھی نہ زنداں سے ملی تجھ کو رہائی بچی نے میری گود بھی پائی بسرِ زنداں

اے کشتۂ زنداں تیرا للہ نگہباں
اللہ نگہباں تیرا اللہ نگہباں

میں کیسے دلِ زار کو سمجھاؤں سکینہؑ کس دل سے تجھے چھوڑ کے میں جاؤں سکینہؑ
اچھا ہو کہ میں بھی یہاں مر جاؤں سکینہؑ والی بھی نہیں سر پہ ہے اب گود بھی ویراں

اے کشتۂ زنداں تیرا اللہ نگہباں
اللہ نگہباں تیرا اللہ نگہباں

سب اہلِ حرم پیٹ کے سر روتے تھے گھائل سجادِ حزیں قبر پہ غش ہوتے تھے گھائل
سن کر یہ بیاں بانو کا جاں کھوتے تھے گھائل کہتی تھیں وہ جب ہائے سکینہؑ تیرے قرباں

اے کشتۂ زنداں تیرا اللہ نگہباں
اللہ نگہباں تیرا اللہ نگہباں

Presented by www.ziaraat.com

سکینہ کہتی تھیں پیہم یہاں سے چلو امّاں
گھٹا جاتا ہے میرا دم یہاں سے لے چلو امّاں

چچا کو باپ کو بھائی کو رن میں بے کفن دیکھا
ہے دل میں اک ہجومِ غم یہاں سے لے چلو امّاں

یہاں کے لوگ کیسے ہیں جو رونے بھی نہیں دیتے
میرے رونے پہ ہیں برہم یہاں سے لے چلو امّاں

میں سچ کہتی ہوں امّاں جاں نہ جینے دیگا اب مجھ کو
اندھیری قید کا عالم یہاں سے لے چلو امّاں

ہے کتنی دور زنداں سے بتاؤ تو سہی مقتل
کروں گی میں وہاں ماتم یہاں سے لے چلو امّاں

چلوں گی پا پیادا کربلا تک کچھ نہ بولوں گی
نہ لوں گی راستے میں دم یہاں سے لے چلو امّاں

یتیمی بے بسی لا وارثی زنداں کی تاریکی
نہیں اب دل کو تابِ غم یہاں سے لے چلو امّاں

ہوا کا ہے گزر اس میں نہ سورج کی شعاعوں کا
ہو جیسے قبر کا عالم یہاں سے لے چلو امّاں

تڑپ کر دل میں رہ جاتی تھیں بانو اس گھڑی گھائل
سکینہ کہتی تھیں جس دم یہاں سے لے چلو امّاں

❄

Presented by www.ziaraat.com

آیا ہے علم آپ نہیں آئے چچا جان

لب پر تھا سکینہؑ کے یہی ہائے چچا جان   آیا ہے علم آپ نہیں آئے چچا جان
پانی کی کبھی آپ سے میں ضدنہ کروں گی   اب دم ہی میرا کیوں نہ نکل جائے چچا جان
ہائے چچا جان میرے ہائے چچا جان

ضدِ پانی کی کرکے نہیں اچھا کیا میں نے   مشکیزہ دیا آپ کو یہ کیا کیا میں نے
کیوں اپنی چچی جان کو بیوہ کیا میں نے   کس مُنہ سے سکینہؑ انہیں سمجھائے چچا جان
ہائے چچا جان میرے ہائے چچا جان

ڈھونڈوں میں کہاں جا کے تمہیں کون بتائے   چھنوائے گُہر مُنہ پہ طمانچے بھی ہیں کھائے
کُرتے میں لگی آگ کو اب کون بجھائے   اَب کون مجھے شمر سے چھڑوائے چچا جان
ہائے چچا جان میرے ہائے چچا جان

لے کر تو گئے تھے اُسے جھولے سے اُٹھا کر   اور لائے نہیں بابا اُسے پانی پلا کر
نہ جانے کہاں ہے میرا بھیّا علی اصغرؑ   بابا اُسے جنگل ہی میں چھوڑ آئے چچا جان
ہائے چچا جان میرے ہائے چچا جان

بابا ہیں نہ اب آپ نہ بھائی علی اکبرؑ   نرغہ میں لعینوں کے ہیں ناموسِ پیمبرؐ
باقی ہے بس اِک لاغر و بیمار برادر   اس کو بھی لعیں طوق ہیں پہنائے چچا جان
ہائے چچا جان میرے ہائے چچا جان

ہیں باندھے ہوئے بارہ گلے ایک رَسن پر   لے جاتے ہیں زنداں ہمیں اس طرح ستم گر
ہو سکتا ہے زِنداں سے بھی نکلوں نہ میں مر کر   تربت نہ میری اب وہیں بن جائے چچا جان
ہائے چچا جان میرے ہائے چچا جان

نوحہ تھا کمر ٹوٹ گئی بابا کے لب پر   ماتم کرو مارے گئے عباسؑ دلاور
کہتی تھیں پھوپی پیٹ کے سرہانے برادر   جب مشک و علم خون میں تر آئے چچا جان
ہائے چچا جان میرے ہائے چچا جان

ہیں چار طرف ظلم کی تاریک گھٹائیں   خیمے بھی جلے اہلِ حرم اَب کہاں جائیں
سر پر سے اتاری گئیں نیزوں سے ردائیں   اس جینے سے اِب موت ہی آجائے چچا جان
ہائے چچا جان میرے ہائے چچا جان

سُن کر یہ صدا اہلِ حرم روتے تھے گھائل   اور پیٹ کے سر جانوں کو سب کھوتے تھے گھائل
یہ بین سکینہؑ کے جہاں ہوتے تھے گھائل   آ جایئے دم میرا نہ گھٹ جائے چچا جان
ہائے چچا جان میرے ہائے چچا جان

Presented by www.ziaraat.com

کہتی تھی یہ رو رو کے ماں قربان تم پہ میری جاں
لے کر نہ روؤ ہچکیاں غربت وطن سے دوریاں
لے کر تمہیں جاؤں کہاں
پیاری سکینہؑ چپ رہو
پیاری سکینہؑ چپ رہو

کس کے لیے یہ جستجو کیا ڈھونڈتی ہو چار سو
سو جاؤ میری گود میں اب باپ کا سینہ کہاں
کس سے کروں یہ غم بیاں
پیاری سکینہؑ چپ رہو
پیاری سکینہؑ چپ رہو

کانوں سے جو بہتا ہے خوں لاؤ اُسے میں پونچھ دوں
جو ہیں تیرے رخسار پر بیٹی طمانچوں کے نشاں
ہائے یہ ظلم اور سختیاں
پیاری سکینہؑ چپ رہو
پیاری سکینہؑ چپ رہو

بیٹی بدل دیتی اُسے ہوتا جو کوئی دوسرا
مجبور ہوں پہنے رہو کرتہ یہی آتش نشاں
چلتی ہیں دل پر برچھیاں
پیاری سکینہؑ چپ رہو
پیاری سکینہؑ چپ رہو

بیمار اور مجروح تن ہے ضعف سے لاغر بدن
ہے تپ کی شدت بھی سوا پیروں میں اُس کے بیڑیاں
بے کس امامِ دو جہاں
پیاری سکینہؑ چپ رہو
پیاری سکینہؑ چپ رہو

Presented by www.ziaraat.com

نازک سا یہ ننھا گلا اس سے لہو بہتا ہوا
اُمّت کی اس بیداد کو کس سے کروں جاکر بیاں
یہ قید ہے سہہ لو یہاں
پیاری سکینہؑ چُپ رہو
پیاری سکینہؑ چُپ رہو

اِس اپنی مظلومی سے ہے مقصود کُل کا فائدہ
ورنہ کہاں آلِ نبیؐ اور شام کا زنداں کہاں
قربان تجھ پہ میری جاں
پیاری سکینہؑ چُپ رہو
پیاری سکینہؑ چُپ رہو

بچہ میرا چھ ماہ کا وہ تشنہ لب بھائی تیرا
لگتے ہی تیرِ حُرملہ پہنچا سوئے خُلد و جِناں
معصوم اصغرؑ بے زباں
پیاری سکینہؑ چُپ رہو
پیاری سکینہؑ چُپ رہو

گھائل کرے کیوں کر رقم اب خون روتا ہے قلم
زنداں میں بھی طُرفہ ستم ملتی ہیں تجھ کو گُھرکیاں
رونے پہ ہیں پابندیاں
پیاری سکینہؑ چُپ رہو
پیاری سکینہؑ چُپ رہو

Presented by www.ziaraat.com

بیڑیاں جس وقت پہنیں عابدؑ دلگیر نے　　بند منہ سے آہ کی ہر حلقۂ زنجیر نے
عظمتِ قرآنِ ناطق کیا ہے دنیا جان لے　　یوں سرِ نیزہ تلاوت کی سرِ شبیرؑ نے
لا فتیٰ الّا علیؑ حق ہے مگر فتحِ مُبیں　　حقِ شبیری میں لکھ دی کاتبِ تقدیر نے
ضرب بڑھ جاتی علیؑ کی ضرب سے عباسؑ کی　　دے دیا ہوتا اگر اذنِ وغا شبیرؑ نے
یوں لڑے میدان میں دل کھول کر زینبؑ کے لعل　　جس طرح حملے کئے تھے شاہِ خیبر گیر نے
گُل پہ روشن کر دیئے ہیں معنئِ ذبحِ عظیم　　خونِ اصغرؑ سے نہا کر حُرملہ کے تیر نے
پانی پانی کر دیا زعمِ یزیدی حشر تک　　مُسکرا کے تیر کھا کر اصغرؑ بے شیر نے
پردۂ ناموسِ اُمّت تا قیامت رکھ لیا　　کربلا میں ایک رداءِ زینبؑ دل گیر نے
دن میں دیکھا تھا یزیدیت نے جو بیعت کا خواب　　کربلا تعمیر کی اُس خواب کی تعبیر نے
شامِ ذلّت میں بدل دی صُبحِ دربارِ یزید　　بنتِ زہراؑ کی باندازِ علیؑ تقریر نے

ماتمِ شبیرؑ میں گھائل جو ہو کر آگیا
اس پہ سایہ کر لیا ہے آیۂ تطہیر نے

❄

Presented by www.ziaraat.com

ماحول کو عباسؑ کے پرچم کی ہوا دو

تم اپنے سروں کو پئے تعظیم جھکا دو   بے کس کو سلامی جو سرِ بزمِ عزا دو
اے اہلِ عزا حق کے چراغوں کی ضیا دو   باطل کے اندھیروں کو زمانے سے مٹا دو
مہکاؤ فضاؤں کو غمِ سبطِ نبیؐ سے   ماحول کو عباسؑ کے پرچم کی ہوا دو
تم دنیا کو کردار سے اور اپنے عمل سے   زہراؑ کی دعاؤں کا اثر بن کے دِکھا دو
تم پہلے ذرا اُسوۂ شبیرؑ تو اپناؤ   پھر عجّل الااللہ فرجک کی صدا دو
تم خادمِ مظلوم ہو کہہ دو یہ جہاں سے   تم پیروِ مختار بھی ہو یہ بھی بتا دو
اِس وقت کے مرحب کو بہت زعم ہے جس پر   اس ایٹمی قوت کو تہہِ خاک ملا دو
وہ ایٹمی قوت نہیں کچھ اس کے مُقابل   تم حیدری نعرہ تو ذرا دل سے لگا دو
اے اہلِ یقیں چھین لو یہ حق ہے تمہارا   تم جعفری فقہہ کے لئے جان لڑا دو
تم کیسے مسلماں ہو وہ گستاخِ نبیؐ ہے   سر رُشدیِ مردود کا اب بڑھ کے اڑا دو
اس دور کا حق گو ہے کہاں پوچھے جو کوئی   بے ساختہ تم اس کو خمینی کا پتہ دو
وہ تو ہیں یہودی جو لگاتے ہیں یہ نعرے   تاراج کرو مسجدِ اقصیٰ کو جلا دو
تم کیسے مسلماں ہو کوئی اُن سے یہ پوچھے   خوں مِلّت اسلام کا کعبہ میں بہا دو
بیزاریِ مُشرک کا عمل ہوتا رہے گا   تم گردنیں حجّاج کی بے شک کہ اڑا دو
محرومِ چراغ آج بھی ہے قبرِ نبیؐ کی   اس پر بھی مسلمانوں دیا ایک سجا دو
ویران بقیعہ میں جو صدیوں سے ہے اب تک   دو پھول ہی اُس تربتِ زہراؑ پہ چڑھا دو
بن سکتا ہے مشکل نہیں کچھ روضۂ زہراؑ   گر جذبۂ ایثار کو تم دل میں جگہ دو
حق دین پہ قرباں ہوئی اکبرؑ کی جوانی   مِلّت کے جوانوں کو ذرا یاد دِلا دو
شہ نے کہا اب لشکرِ حق ہے نہ علمدار   زینبؑ علمِ بھائی علمدار بڑھا دو
اس قید میں دم گھٹتا ہے کہتی تھیں سکینہؑ   اماں میری اس قید سے اب جان چھڑا دو
سر ننگے میں جاؤں کہ نہ جاؤں سرِ دربار   ماں لاشۂ اکبرؑ سے یہ کہتی تھی بتا دو
رو رو کے جفا کاروں سے کہتی رہیں زینبؑ   بیمار کو لِلّٰلہ نہ کوڑوں کی سزا دو

نوحے کی طرح نوحے کو پڑھتے رہو گھائل
یہ کیا ہے کہ تم نوحے کو نغمے کی ادا دو

❄

Presented by www.ziaraat.com

پیامِ تشنہ دہاں لاالہ الّا اللہ — بنامِ اہلِ جہاں لاالہٗ الّا اللہ

علم بدوش علمدار حضرتِ عباسؑ — خدا کے دیں کا نشاں لاالہٗ الّا اللہ

محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ حسینؑ حسنؑ — بناءِ کون و مکاں لاالہٗ الا اللہ

جنابِ حضرتِ صدیقؓ نے بھی فرمایا — علیؑ کا رُخ ہے قرآں لاالہٗ الّا اللہ

خُدا کے دین کے معنی و مقصد و مفہوم — ہیں کربلا سے عیاں لاالہٗ الّا اللہ

بناءِ لا الہ حُسینؑ ابنِ علیؑ — ولیِ ہند کا بیاں لاالہٗ الّا اللہ

وہ کلِّ کفر کے سر پہ نبردِ خندق میں — علیؑ کی ضرب گراں لاالہٗ الّا اللہ

حُسینیت ہی سے قائم رہے گی تا یا ابد — یہ مسجدوں میں اذاں لاالہٗ الّا اللہ

بجز علیؑ یہ کسی کے یہاں نہیں ملتا — خودی کا سِرِّ نہاں لاالہٗ الّا اللہ

غمِ حسینؑ سلامت رہے ہمیں کیا غم — ہے اس کے غم میں نہاں لاالہٗ الّا اللہ

شبیہہ ختمِ الرّسل کے شباب کا عالم — اور اس پہ حُسنِ اذاں لاالہٗ الّا اللہ

سوالِ بیعت فاسق بزعمِ تیر و کماں — جوابِ تیرو کماں لاالہٗ الّا اللہ

گلے میں تیر زباں خشک شیر خوار مگر — اداءِ رُخ سے عیاں لاالہٗ الّا اللہ

خدا کی راہ میں عاشورہ کا جہادِ حُسینؑ — ستونِ ارض و سماں لاالہٗ الّا اللہ

دیارِ شام میں خطبہ رسولؐ زادی کا — علیؑ کا طرزِ بیاں لاالہٗ الّا اللہ

سرِ حُسینؑ ہے نیزے پہ گہہ تہہِ خنجر — ہے اس پہ وردِ زباں لاالہٗ الّا اللہ

جوان بیٹے کے سینے سے یا علیؑ کہہ کر — نکالی نوکِ سناں لاالہٗ الّا اللہ

حسینؑ حق کے لئے سر کٹا دیا تم نے — تمہارا عزمِ جواں لاالہٗ الّا اللہ

وہ کلِّ کفر تھا اور ہیں حسینؑ دین پناہ — کہاں یزید کہاں لاالہٗ الّا اللہ

منافقیں کے لبوں تک ضرور ہے گھائل
نہیں دلوں میں نہاں لاالہٗ الّا اللہ

Presented by www.ziaraat.com

یوں نمازیں شبِ عاشورہ ادا کرتے رہے
تیر آتے رہے شبیرؑ دُعا کرتے رہے

رات بھر حضرتِ شبیرؑ سے اربابِ وَفا
دست بستہ طلبِ اذنِ وغا کرتے رہے

فوجِ اَللہ و محمدؐ کے بہترّ جانباز
انتظارِ نگہہ شاہِ ہُدا کرتے رہے

چھوٹے ماموں سے اُدھر خیمہ میں زینبؑ کے پسر
حملہ کرنے کے لئے مشقِ وغا کرتے رہے

صبر کرتے رہے انصارِ حُسینی شب بھر
اور جفا کار جفاؤں پہ جفا کرتے رہے

یا علیؑ کہہ کے حبیب ابنِ مظاہر اُس شب
اپنی پیری کو جوانی سے ہوا کرتے رہے

رات بھر رَن کی اجازت کے لئے شکلِ نبیؐ
ماں کو ہر حال میں راضی با رضا کرتے رہے

کتنا مجبور ہے عباسؑ نہیں اذن وَغا
پنی قسمت سے یہ عباسؑ گلہِ کرتے رہے

جذبۂ جنگ سے سر شار جنابِ قاسمؑ
تیغ پر نادِ علیؑ پڑھ کے جِلا کرتے رہے

ہم ہی اسلام کے دشمن کے ہیں دشمن گھائل
ہم ہی اسلام پہ جانوں کو فدا کرتے رہے

Presented by www.ziaraat.com

دیکھ کر مشک و علم تشنہ دہاں روتے ہیں

خاک اُڑا کر سَرِ فردوس و جناں روتے ہیں   صبحِ عاشور رسولؐ دو جہاں روتے ہیں
ہیں رسولانِ سلف چاک گریبان کیے   کربلا میں وہ بہم نوحہ کناں روتے ہیں
غش ہوئیں فاطمہؑ دیکھا جو گلوءِ شبیرؑ   اور علیؑ چوم کے اصغرؑ کی زباں روتے ہیں
آس پانی کی رہی اور نہ اُمیدِ عباسؑ   دیکھ کر مشک و علم تشنہ دہاں روتے ہیں
چاند کے سینہ پہ ہیں ماتمِ اکبرؑ کے نشاں   تارے صف بستہ سرِ کہکشاں روتے ہیں
بہن مر جائے گی جب آؤ گے لینے بھیّا   پڑھ کے صغراؑ کا یہ خط شاہِ زماں روتے ہیں
کشتۂ تیغِ جفا ہائے حُسینؑ ہائے حُسینؑ   عرش پر کر کے فرشتے یہ بیاں روتے ہیں

پرُسہ لینے کے لئے آتی ہیں زہراؑ گھائل
ہم تو شبیرؑ کی مجلس میں جہاں روتے ہیں

❄

Presented by www.ziaraat.com

قیدِ تاریک ہے پردیس ہے تنہائی ہے ہائے تقدیر سکینہؑ کو کہاں لائی ہے
بابا کیا ہو گیا عمّو کو سکینہؑ نے کہا مشک پانی کے عوض خون سے تر آئی ہے
تیر اصغرؑ نے رسالت کا صلہ اُمت سے اور سکینہؑ نے طمانچوں کی سزا پائی ہے
ہے رَسن بستہ نواسی سرِ دربارِ یزید اُمتِ احمدؐ مختار تماشائی ہے
خطبہ زینبؑ نے تلاوت سرِ شبیرؑ نے کی بہن تفسیر ہے قرآں کا بدل بھائی ہے
کاٹ کر نہر کو خیمہ میں بہاتے عباسؑ کیا کریں جنگ نہ کرنے کی قسم کھائی ہے
جس کی بیماری نے اسلام کو صحت بخشی بیڑی اُس عابدؑ بیمار کو پہنائی ہے
چھین کر گھاٹ علم گاڑ دیا مشک بھری یہ دلیری یہ علمداری یہ سقائی ہے
ہے ازل ہی سے یہ گھائل تو غلامِ شبیرؑ
حیدری پنجتنی ماتمی مولائی ہے

❄

Presented by www.ziaraat.com

گونجے ذرا ماتم کی صدا اور زیادہ

اے اہلِ عزا اشکِ عزا اور زیادہ　　لو فاطمہ زہراؑ کی دُعا اور زیادہ
تا حشر عمل سینہ زنی کا رہے جاری　　گونجے ذرا ماتم کی صدا اور زیادہ
عباسؑ کے پرچم کے پھریرے کی ہوا سے　　مہکاؤ زمانہ کی فضا اور زیادہ
مُحکم یہ کیا کرتی ہے مومن کے یقیں کو　　انوارِ حُسینی کی ضیاء اور زیادہ
یہ ماتمِ شبیرؑ یونہی ہوتا رہے گا　　ہو جائے جہاں ہم سے خفا اور زیادہ
کرتے رہو تم ذکرِ حُسینؑ ابنِ علیؑ سے　　آئینۂ ایماں پہ جلا اور زیادہ
سجدوں کو سجاتے رہو تم خاکِ شفا سے　　دے سب کو یہ توفیق خدا اور زیادہ
جب کہتے تھے مظلوم کے ہم آلِ عبا ہیں　　کرتے تھے مسلمان جفا اور زیادہ
رُکتا تھا جو تھک کر کبھی بیمارِ محمدؐ　　اُمّت اسے دیتی تھی سزا اور زیادہ
یہ قلبِ منافق کے لئے ضربِ گراں ہے　　ماتم غمِ سرور میں بپا اور زیادہ

یہ معجزۂ ماتمِ شبیرؑ ہے گھائل
روکا اِسے جتنا یہ بڑھا اور زیادہ

❄

Presented by www.ziaraat.com

شہہ نے یہ کہا خیمۂ اطہار میں آکر رخصت ہوا دُنیا سے میرا شیر برادر
باقی رہا اب میرا علمدار نہ لشکر لے آئے ہیں ہم مشک و علم رن سے اُٹھا کر

اے اہلِ حرم سیدّ و سالار نے آمد
سقائے حسینؑ میرِ علمدار نے آمد

عباسؑ کے غم میں صفِ ماتم کو بچھاؤ ہے بیوہؑ عباسؑ کہاں اُس کو بلاؤ
سب مل کے اُسے زیرِ علم لا کے بٹھاؤ کس طرح دے پُرسہ اُسے شبیرؑ بتاؤ

اے اہلِ حرم سیدّو سالار نے آمد
سقائے حسینؑ میرِ علمدار نے آمد

لب پہ دمِ آخر بھی رہا ہائے سکینہؑ بازو نہیں مجبور ہے شیدائے سکینہؑ
پانی تجھے کس طرح سے پہنچائے سکینہؑ شرمندہ سکینہؑ سے ہے سقائے سکینہؑ

اے اہلِ حرم سیدّو سالار نے آمد
سقائے حُسینؑ میرِ علمدار نے آمد

غازی نے کہا شہہ سے بصد حسرت و دردا دیتے جو مجھے اذن وغا کا میرے آقا
اس نہر کو میں کاٹ کے خیمہ میں بہاتا شانوں کو میرے چومتے پھر خُلد میں بابا

اے اہلِ حرم سیّدو سالار نے آمد
سقائے حُسینؑ میرِ علمدار نے آمد

مُنہ تکتی تھی ہر ایک کا اور کہتی تھی معصوم موت آ نہ گئی کیوں مجھے وائے میرا مقسوم
دیتی نہ کبھی مشک جو ہوتا مجھے معلوم میں اپنے چچا جان سے ہو جاؤں گی محروم

اے اہلِ حرم سیّدو سالار نے آمد
سقائے حُسینؑ میرِ علمدار نے آمد

کوزے گرے اطفال کے بس ہاتھوں سے گھائل سب تشنہ دہاں پیاسے کے پیاسے رہے گھائل
بچے یہ خبر سُن کے تڑپنے لگے گھائل آکر یہ کہا جب شہۂ ابرار نے گھائل

اے اہلِ حرم سیّدو سالار نے آمد
سقائے حُسینؑ میرِ علمدار نے آمد

❄

Presented by www.ziaraat.com

شہیدانِ وفا

خُدا والے نہیں کرتے جہاں میں فکر محشر کی　　وہی ان کی رضا بھی ہے کہ جو مرضی ہے داور کی
خُدا کی راہ میں بازی لگا دیتے ہیں یہ سر کی　　شہادت بات ہوتی ہے نصیبوں کی مقدر کی
مقامِ عرش کی زینت شہادت ہے بہتر کی
شہید و تم سے باقی ہے صدا اللہ اکبر کی

شہیدانِ رہِ حق پر سلام اہلِ مؤدت کا　　حیاتِ جاویداں پایا صلہ تم نے شہادت کا
شعورِ زندگی تم ہو شعارِ بندگی تم ہو　　عمل کی شاہراہوں پر شہیدو! روشنی تم ہو
کہ تم نے خون سے اپنے صَراطِ حق منور کی
شہیدو! تم سے باقی ہے صدا اللہُ اکبر کی

خُدا کی راہ میں تم نے یہ ہی زادِ سفر سمجھا　　نہ اپنی جاں کو جاں سمجھا نہ اپنے سر کو سر سمجھا
تم ہی ہر آن آئے ہو تم ہی ہر گام آئے ہو　　بُرے وقتوں میں تم دیں کے ہمیشہ کام آئے ہو
تم ہی نے دیں کی خاطر دی ہے قربانی بھرے گھر کی
شہیدو! تم سے باقی ہے صدا اللہُ اکبر کی

جہانِ حال نے دیکھا یہ سب چشمِ بصیرت سے　　کہ تم حق کے لئے تنہا لڑے ایک ایسی طاقت سے
بزعمِ ایٹمی خود کو جو کہتی ہے سُپر پاور　　ذلیل و خوار ہو بیٹھی شہیدو! تم سے ٹکرا کر
اسے تھا زعم مرحب کا تمہیں نصرت تھی حیدر کی
شہیدو تم سے باقی ہے صدا اللہُ اکبر کی

ابھی تک ہے زمانہ میں حسینی خوں کی ارزانی　　کبھی بیتُ المقدس میں کبھی کعبہ میں قربانی
خدا کی راہ میں بہتا سرِ لبنان بھی دیکھا　　لہو بہتا شہیدوں کا سرِ ایران بھی دیکھا
مگر ایک انتہا دیکھی وہاں پر صبرِ مادر کی
شہیدو! تم سے باقی ہے صدا اللہُ اکبر کی

بہشتِ بی بی زہراؑ کا قیامت خیز وہ منظر　　ہجومِ مادراں تھا واں شہیدوں کے مزاروں پر
مگر لب پر کسی کے بھی نہ آہیں تھیں نہ شکوہ تھا　　وہاں ایرانی ماؤں کی زباں پر ایک جُملہ تھا
جوانی اپنے بچوں سے بہت افضل ہے اکبرؑ کی
شہیدو! تم سے باقی ہے صدا اللہُ اکبر کی

Presented by www.ziaraat.com

وہ گستاخِ نبی رشدی منافقیں کا پروردہ   خُدا کے دین کا باغی یہودیت کا سرکردہ
کہاں جائے گا یہ سن لے خمینیوں سے بچ کر تو   بچا سکتے نہیں تجھ کو یہودی اب کسی پہلو
لگا دی ہے خُمینی نے بڑی قیمت تیرے سر کی
شہیدو! تم سے باقی ہے صدا اللہُ اکبر کی

یہودی شرپسندوں نے کیا اک مردِ حق اغوا   اس اَمرِ بزدلانہ پر بڑی طاقت کا ہے دعویٰ
ڈرو اُس وقت سے اب تم کہ دیں گے ہم جواب اسکا   لیا جائے گا جب تم سے سرِ میداں حساب اِس کا
کہ تنہا اک نہتے پر چڑھائی پورے لشکر کی
شہیدو! تم سے باقی ہے صدا اللہُ اکبر کی

یہودیت کے ایماں پر یہ فضلِ حق کے خاکے ہیں   پشاور اور پنڈی میں جو یہ بم کے دھماکے ہیں
نمک خوارِ یہودی کی یہ سب تخریب کاری ہے   لہو عارف حسینی کا اس ہی کی ذمہّ داری ہے
اسے رغبت نہیں دیں سے اُسے الفت ہے ڈالر کی
شہیدو! تم سے باقی ہے صدا اللہُ اکبر کی

سُنیں اس دورِ حاضر کے جہاں ہوں مرحب و انتر   بتا دوان کو تم کھاتل کہ ہم ہیں ضربتِ حیدر
جہاں بھی ہم سے ٹکرائے تمہیں پامال کر دیں گے   یہودیت کی دنیا کو لہو سے لال کر دیں گے
ہوئی ہے انتہا بس اب یہودی فتنہ و شر کی
شہیدو! تم سے باقی ہے صدا اللہُ اکبر کی

❄

Presented by www.ziaraat.com

بے کس حسینؑ کشتۂ خنجر تجھے سلام

ذبحِ عظیم فدیۂ داور تجھے سلام زہراؑ کے لال سبطِ پیمبرؐ تجھے سلام
مختارِ خلد مالکِ کوثر تجھے سلام اے نورِ عینِ فاتحِ خیبر تجھے سلام
بے کس حسینؑ کشتۂ خنجر تجھے سلام

اے ورثہ دارِ خانۂ معبودِ کبریا اے پاسبانِ دینِ خدا دینِ مصطفےٰ
اے نائبِ امیر رسولانِ دوسرا اے مقصد و معنٰی و مفہومِ حل اتٰی
اے بولتے قرآنِ مُطہر تجھے سلام

تو نے نظامِ ظُلمتِ باطل بدل دیا لعنت کا غازہ چہرۂ فاسق پہ مَل دیا
پیروں سے اپنے نامۂ بیعت مَسل دیا ٹھوکر سے تو نے عزمِ یزیدی کُچل دیا
اے حق کے سر فروش سپہ گر تجھے سلام

گاڑا علم فرات پہ مشکیزہ بھر لیا ہائے مگر نصیب پہ کچھ بس نہ چل سکا
مشکِ سکینہؑ چھد گئی اک تیر جو لگا پانی کے ساتھ خون بھی سقے کا بہہ گیا
عباسؑ شیرِ ضیغمِ داور تجھے سلام

دل بند وہ حسینؑ کا بانو کا ماہ رُو مثلِ محمدؐ عربی تھا جو ہو بہ ہو
اس کو یزیدیوں نے شہۂ دیں کے رُوبرو نوکِ سناں لگا کے کیا ہے لہو لہو
ہم شکلِ مُصطفےٰ علیؑ اکبرؑ تجھے سلام

وہ ایک دینِ حق کا محافظ وہ پاسباں پیروں میں ہائے وارثِ کعبہ کے بیڑیاں
اس پر گلے میں طوق اور ہاتھوں میں رسیّاں پیروں کے آبلوں سے ہے آبِ لہو رواں
سجادؑ صبرو شُکر کے پیکر تجھے سلام

چشمِ فلک نے دیکھی نہ ایسی کوئی بہن بے چادری بھی بازو بھی ہیں بستۂ رَسَن
بھائی کی لاش سامنے آنکھوں کے بے کفن غربت اسیری تشنہ لبی دوریٔ وطن
اے غم گسار زینبؑ مضطر تجھے سلام

دونوں پسر بہن کے ہوئے بھائی پر فدا تھا ان میں ایک عون محمد تھا دوسرا
حملوں کو اِن کے دیکھ کے کہتے تھے اشقیاء جعفر کی مثل ایک ہے اک مثلِ مرتضےٰؑ
اِن کی رگوں کے خونِ مُطہر تجھے سلام

Presented by www.ziaraat.com

معصوم بچی ہائے وہ ننھی سی جس کی جاں　　تاریک و تنگ شام کا زنداں وہ الاماں
اماں یہاں سے لے چلو گھٹتا ہے دم یہاں　　آخر وہ بچی مر گئی کر کر کے یہ بیاں
بی بی سکینہؑ شاہ کی دختر تجھے سلام

آئی جو اُس کے کانوں میں ہل من کی اک صدا　　جھولے سے وہ امام کی نصرت کو آ گیا
اس نے بس اِک اشارے سے نہ جانے کیا کہا　　جس پر کہ روئی پھیر کے منہ فوجِ اشقیاء
کم سن شہید اے علی اصغرؑ تجھے سلام

بے دیں کو ایک وار میں فی النار کر دیا　　ارزق کو کاٹ چھانٹ کے دو چار کر دیا
قاسمؑ نے گرم موت کا بازار کر دیا　　آیا جو سامنے تہہِ تلوار کر دیا
اے لختِ و راحتِ دل شبرؑ تجھے سلام

آیا ہے فوجِ شام سے رُخ اپنا موڑ کر　　دنیا کے رشتے عیش و مراتب کے توڑ کر
بیٹھا ہے شاہ کے قدموں میں ہاتھوں کو جوڑ کر　　خُلدِ بریں میں آیا جہنم کو چھوڑ کر
حرؑ جری بہادر و صفدر تجھے سلام

برسوں کیا ہے کفر کا تنہا مقابلہ　　تھا حق پرست کرتا رہا حق کا حق ادا
بعد از خدا نبیؐ کا محافظ تھا ہر جگہ　　حق کی عطا ہے یہ ابو طالب کا مرتبہ
اے پاسدارِ شافعِ محشر تجھے سلام

دنیا کی چاہ اس کے دلِ زار میں نہیں　　لیکن ولاءِ آلِ محمدؐ ہے دل نشیں
کرتا ہے حق سے یہ ہی دعا گھائلِ حزیں　　فردوس و خلد میں رہے ہر دم تیرے قریں
اے باوفا حُسینؑ کے لشکر تجھے سلام

❋

Presented by www.ziaraat.com

حق کا نشاں ہے کربلا حق پاسباں ہے کربلا

حق کا نشاں ہے کربلا حق پاسباں ہے کربلا محشر کی تپتی دھوپ میں ایک سائباں ہے کربلا
سُنیے اسے پڑھیئے اسے حق کا بیاں ہے کربلا پھر دل نشیں کر لیجیے درسِ قرآں ہے کربلا
اس سے نہ منہ کو موڑیئے راہِ جناں ہے کربلا
یعنی خدا کے دین کی جاءِ اماں ہے کربلا

اِس کے شہیدوں کا لہو دینِ خدا کی آبرو اِن کی رضا حق کی رضا ان کا عمل حق بہر ہو
ہر دور میں حق کے لئے باطل سے یہ ٹکرا گئے اور کفر کے دو لاکھ پر حق کے بہتر چھا گئے
اس واسطے اسلام کی روحِ رواں ہے کربلا
یعنی خدا کے دین کی جاءِ اماں ہے کربلا

دینِ خدا کی راہ میں اُس عہد سے اس عہد تک کام آئی اولادِ علی جھولے سے لے کر لحد تک
سر کٹ گیا حق کے لئے لیکن نہ اُن کا سر جُھکا اِن کربلا والوں کا سر ہر حال میں اونچا رہا
عزم و عمل کردار کا اک آسماں ہے کربلا
یعنی خدا کے دین کی جاءِ اماں ہے کربلا

اہلِ دمشق وکوفیاں جس سر کے خواہاں تھے جُھکے پھر اپنے ہاتھوں سر وہی اونچا اٹھا کر خود چلے
اُن کی شکستِ فاش تھی جس کو جہاں دیکھا کیا تاریخ نے اِس کو لکھا فتحِ مُبینِ کربلا
ہے فتح اب جس جا کہیں وہ ایک مکاں ہے کربلا
یعنی خدا کے دین کی جاءِ اماں ہے کربلا

جب سے بنی ہے کربلا خطرے میں کب اسلام ہے اسلام سے خطرے میں اب شیطانیت ہر گام ہے
ہے جب سے خوفِ کربلا قلبِ بڑے شیطان میں کھائی ہے ضربِ کربلا اُس نے جو اک ایران میں
شیطان کو معلوم ہے ضربِ گراں ہے کربلا
یعنی خدا کے دین کی جاءِ اماں ہے کربلا

ایک مومنِ بے تیغ کو اک صاحبِ ہتھیار سے دلوا دیا ہے اس نے حق حق دار کو حق مار سے
شاہنشہی کا زعم تھا جس آمرانہ راج کو اک کربلائی نے کیا تاراج اس کے تاج کو
ہر اپنے طالب کے لئے عزمِ جواں ہے کربلا
یعنی خدا کے دین کی جاءِ اماں ہے کربلا

Presented by www.ziaraat.com

سُنیے اِسے اب غور سے کیا کربلا کی ہے صدا مغرب کے گرویدہ ہو تم لب تک ہے ذکرِ کربلا
ہے تم میں کوئی مردِ حق جس کا ہو ایسا حوصلہ حُرؑ کی طرح جو کر سکے مشکل میں حرفِ حق ادا
ہر دورِ استبداد میں حق کی زباں ہے کربلا
یعنی خدا کے دین کی جاءِ اماں ہے کربلا
گر حیدری بننا ہے تو بن جاؤ قنبر کی طرح جب تک بھی تم چاہو جیو لیکن ابوزر کی طرح
سیکھو نظامِ زندگی تم میثمِ تمار سے لو فکر ذہنوں کے لیے تم حضرتِ مختار سے
پھر دُشمنِ اسلام پر برقِ تپاں ہے کربلا
یعنی خدا کے دین کی جاءِ اماں ہے کربلا
اکبرؑ جواں کی یاد سے جذبات گرماتے چلو لے کر علم عباسؑ کا کاندھوں پہ لہراتے چلو
اپنے عمل کے طرز سے دنیا کو یہ سمجھایئے تصویرِ درسِ کربلا بن کر اُسے دکھلایئے
پھر یہ جہاں سمجھے گا خود کیا داستاں ہے کربلا
یعنی خدا کے دین کی جاءِ اماں ہے کربلا
گردن میں تھا معصوم کی اک تیرِ سہ شوبہ کا پھل وہ حق کی نصرت کے لئے ننھے مجاہد کا عمل
گو بے زباں بے شیر تھا منہ سے تو کچھ کہہ نہ سکا اُمت کی اس بیداد پر بس مُسکرا کر رہ گیا
اُس بے زباں بے شیر کی گویا زباں ہے کربلا
یعنی خدا کے دین کی جاءِ اماں ہے کربلا
جاتے ہیں سوئے کربلا وہ غازیانِ صف شکن تم بھی تو اُن کا ساتھ دو اے خادمانِ پنجتن
کیوں کر گوارا ہے تمہیں حق پر تسلط غیر کا حق نہ ملے تو چھین لو یہ بھی عمل ہے خیر کا
گھائل تم اس کے واسطے پہنچو جہاں ہے کربلا
یعنی خدا کے دین کی جاءِ اماں ہے کربلا

❄

Presented by www.ziaraat.com

خاکِ شفا کو زینتِ سجدہ بنا دیا

نوحہ سُنیں بہ غور یہ مِلّت کے نوجواں تشنہ لبوں کی ہے یہ لہو رنگ داستاں
مظلوم بے کسوں کی مصیبت کا ہے بیاں سینہ زنی حُسینؑ کے غم کی ہے ترجُماں

تم بھی یہ پیرویِ شہیدِ جفا کرو
ماتم کے ساتھ سجدۂ حق بھی ادا کرو

جس کے لئے حُسینؑ نے سر کو کٹا دیا میدانِ کربلا میں جہاں کو دکھا دیا
اپنے لہو سے سجدوں کو رنگِ بقا دیا سجدوں کی چاہتوں میں بھرا گھر لُٹا دیا

مولا نے نذرِ حق کئے صبر و سکون سے
سجدے سجا کے اصغرؑ و اکبرؑ کے خون سے

بنیادِ دیں کی بن گیا سجدہ حُسینؑ کا ایمان کی زباں پہ ہے کلمہ حُسینؑ کا
قرآن کے لبوں پہ ہے نعرہ حُسینؑ کا اسلام کی حیات ہے صدقہ حُسینؑ کا

شبّیرؑ نے ہمیں بھی یہ تحفہ عطا کیا
خاکِ شفا کو زینتِ سجدہ بنا دیا

سوچا کبھی یہ ہم نے کہ کس راہ پر ہیں ہم مذہب سے دور کیوں ہیں حُسینی اگر ہیں ہم
راہِ حُسینیت سے بھی کچھ با خبر ہیں ہم یا مغربی ہواؤں کے زیرِ اثر ہیں ہم

شیدائی کس کے ہم ہیں خُدارا یہ سوچئے
کس سمت رُخ ہے آج ہمارا یہ سوچئے

کہتے ہیں خود کو خادمِ ابنِ ابو ترابؑ راہِ ابو ترابؑ سے لیکن ہے اجتناب
ہے طرزِ نو سے قوم کا فرزند فیضیاب بے پردگی ہے دُخترِ مِلّت کا انتخاب

بے راہ روی کا رہروِ حق اب شکار ہے
کیسا یہ کربلائے مُعلّیٰ سے پیار ہے

زیرِ علم اب آیئے عہدِ وفا کریں اور دل سے یاد ہم سبقِ کربلا کریں
پہلے ہم اپنے گھر کو شریعت فضا کریں پھر اپنی ماؤں بہنوں سے یہ التجا کریں

حُکمِ خدا ہے مرضیِ بی بی بتولؑ ہے
پردہ تمہارا غیرتِ دینِ رسولؐ ہے

Presented by www.ziaraat.com

خود کو یقین و عزم کا پیکر بنایئے بچوں کو دینیات کا خُوگر بنایئے
بیٹوں کو اپنے خادمِ اکبرؑ بنایئے چادر کو بیٹیوں کا مقدر بنایئے

پھر تو حُسینیت کا سبق ہوگا عام بھی
پھر ہم حُسینؑ کے ہیں کنیز و غلام بھی

گھائل غمِ حُسینؑ کے قربان جایئے مجلس ادب سے سُنیئے جلوسوں میں آیئے
کاندھا ضریح کو دیجیے علم بھی اُٹھایئے سجدے بھی کیجیے اشکِ عزا بھی بہایئے

یہ قلبِ فاطمہؑ و محمدؐ کا چین ہیں
آنسو تمہارے مرہمِ زخمِ حُسینؑ ہیں

❄

Presented by www.ziaraat.com

پردے کی اہمیت کو علیؑ نے بتا دیا

مِلّت کی مائیں بہنیں سُنیں بیٹیاں سُنیں   بیٹھی ہوں جس جگہ وہ کھڑی ہوں جہاں سُنیں
کیا کہہ رہا ہے غور سے اِک نوحہ خواں سُنیں   حَیَّ علیٰ خیر العمل کا بیاں سُنیں
خدمت میں آپ کی بس اک اتنی سی عرض ہے
دین رسولؐ پاک میں پردہ بھی فرض ہے

پردہ نہیں تو عظمتِ نسواں ہے تار تار   پردہ ہے عورتوں کے لئے عزت و وقار
پردہ ہی ہے طہارتِ عصمت کا پاسدار   پردہ ہے چہرۂ عملِ نیک پر نثار
پردہ ہی تو جبینِ حیا کا سنگھار ہے
پردہ جہاں نہیں وہاں حیا شرم سار ہے

بے پردگی کا شوق اِشارہ خطا کا ہے   بے پردگی مذاق اُڑانا حیا کا ہے
یہ زندگی سراب ہے جھونکا ہوا کا ہے   خوفِ رسولؐ دل میں نہ کچھ ڈر خُدا کا ہے
اس طرح بے ردائی کا تم پہن کر لباس
خُلدِ بریں میں جاؤ گی کیا سیدہؑ کے پاس

یہ یاد ہے کہ آپ نے اُس کو بھلا دیا   بنتِ جناب سیدہ زہراؑ کا واقعہ
قرآن پڑھتے وقت ردا ہٹ گئی ذرا   پردے میں آسمانوں کے سورج چلا گیا
جب تک ردا نہ آگئی سر سے جبین تک
سورج کی ایک کرن بھی نہ پہنچی زمین تک

محضر کی جب سطور کو شبیرؑ نے پڑھا   ہر مرحلے پہ آپ نے شکرِ خدا کیا
لیکن سوالِ پردہ پر چہرہ اُتر گیا   سر کو جھکا کے آپ نے نانا سے یہ کہا
اللہ کی رضا سے کنارا نہیں مجھے
بے پردگی حرم کی گوارا نہیں مجھے

منظور ہے شہید ہو اکبرؑ سا پر جمال   سر کو کٹائیں زینب و مسلم کے نونہال
قاسمؑ کی لاش سامنے میرے ہو پائمال   مشکِ سکینہؑ خون سے عباسؑ کے ہو لال
بے پردگی کی شرط سے گو دل ملول ہے
ہو بعدِ قتل میرے تو وہ بھی قبول ہے

Presented by www.ziaraat.com

اور بعدِ قتلِ شاہِ شہیدانِ کربلا بازارِ شام پہنچا جو رانڈوں کا قافلہ
اہلِ حرم نے بالوں سے مُنہ کو چُھپا لیا بنتِ علیؑ کے لب پہ تھی اس وقت یہ دُعا
یارب ہماری طرح کوئی دربدر نہ ہو
بی بی ہماری طرح کوئی ننگے سر نہ ہو

بعدِ وفاتِ فاطمہؑ صدیقہ طاہرہ مغموم ماں کی یاد میں تھی بنتِ فاطمہؑ
بچی کو پیار کرنے لگے شاہِ لا فتیٰ بیٹی نے آ کے گود میں رو رو کے یہ کہا
بابا میں آج قبر پہ اماں کی جاؤں گی
اور اپنے ساتھ اماں کو گھر لے کے آؤں گی

رویا یہ سُن کے حق کا ولی شیرِ کبریا دل سے لگا کے بیٹی کو بولے یہ مرتضٰے
مت روؤ میری جان پدر آپ پر فدا ہو جائے وقت شام کا چُھپ جائے دن ذرا
لے کر چلیں گے بیٹی کو ہم اپنے ساتھ میں
ہم سیّدہؑ کی قبر پہ جائیں گے رات میں

مقصد یہ تھا کہ بیٹی کی بے پردگی نہ ہو سناٹا رات کا ہو کہیں روشنی نہ ہو
اور جنت البقیع میں کوئی آدمی نہ ہو پردے کا مسئلہ ہے کہیں پر کمی نہ ہو
پردے کی اہمیت کو علیؑ نے بتا دیا
گھائل ہماری بہنوں نے پردہ بُھلا دیا

❋

Presented by www.ziaraat.com

تیروں سے سب فگار جنازہ حسنؑ کا ہے

کیا انقلاب دہر میں چرخِ کہن کا ہے   دشمن زمانہ عترتِ خیبر شکن کا ہے
اُمت کے ظلم و جور سے ساماں محن کا ہے   یوم شہادت آج امام حسنؑ کا ہے
تیروں سے سب فگار جنازہ حسنؑ کا ہے

سجدے میں تھے کیے گئے جب مرتضٰی شہید   پہلو کا صدمہ سہہ کے ہوئیں سیدہ شہید
زہرِ دغا سے آج ہوئے مجتبٰی شہید   ختم الرسل کے بعد ہے یہ تیسرا شہید
وقفِ جفا مدینہ میں گھر پنجتن کا ہے

غم میں حسنؑ کے آلِ پیمبر ہیں بے حواس   اطفال مضطرب ہیں مُعمر ہیں بے حواس
حرماں نصیب زوجۂ شبّرؑ ہیں بے حواس   سب سے زیادہ زینب مضطر ہیں بے حواس
اور غیر حال صدمہ سے چھوٹی بہن کا ہے

چاروں طرف ہے مجمع اولادِ پنجتن   تھامے ہوئے ہیں بھائی کو زینب بصد محن
وہ کرب ہے کہ جس سے سنبھلتے نہیں حسنؑ   آلودہ خونِ تازہ سے ہے سارا پیرہن
بستر لہولہان اسیرِ محن کا ہے

ہائے وہ زہر سیّد زیجاہ کو دیا   اُمید زندگی کی نہیں جس سے مطلقا
رہ رہ کے کٹ رہا ہے کلیجہ امام کا   جھک جھک کے ڈالتے ہیں لہو منہ سے مجتبٰی
لبریز دل کے ٹکڑوں سے تھالہ لگن کا ہے

دامانِ آل چھوڑے ہوئے ہیں عدوئے دیں   غیرت سے منہ کو موڑے ہوئے ہیں عدوئے دیں
رشتہ حیا سے توڑے ہوئے ہیں عدوئے دیں   پیکاں کماں میں جوڑے ہوئے ہیں عدوئے دیں
تابوت کشمکش میں امامِ زمن کا ہے

آتے ہیں تیر لاش پہ غم کھاتے ہیں حسینؑ   انجام سوچ سوچ کے رہ جاتے ہیں حسینؑ
تلقینِ صبر بھائی کو فرماتے ہیں حسینؑ   عباسؑ نامدار کو سمجھاتے ہیں حسینؑ
بپھرا ہوا پسر اسدِ ذوالمنن کا ہے

میّت پہ ظلم اور شقاوت کی انتہا   برسا رہے ہیں تیر جنازے پہ اشقیا
نانا کے کلمہ گو ہیں نواسے پہ ہے جفا   دیتے نہیں لحد کی جگہ نزدِ مصطفٰے
کہتے بھی ہیں نواسہ رسول زمن کا ہے

Presented by www.ziaraat.com

آدابِ تعزیت میں کسی کو نہیں کلام   ہوتے ہیں سب شریک جنازہ بااہتمام
مردہ بدستِ زندہ ہے یہ قول خاص و عام   کافر تلک بھی کرتے ہیں میت کا احترام
محرومِ احترام جنازہ حسنؑ کا ہے

کیوں کر نہ اس ستم سے کلیجہ ہو پاش پاش   اس غم میں کیوں نہ غم سے کلیجہ ہو پاش پاش
مولا کا جبکہ سم سے کلیجہ ہو پاش پاش   پھر کیوں نہ اس الم سے کلیجہ ہو پاش پاش
دل سوز حادثہ یہ امامِ حسنؑ کا ہے

مقبولِ بارگاہ ہو گھائل کی التجا   باطل کے ظلم کی ہے اب عالم میں انتہا
دنیا کے اہلِ حق ہیں مصائب میں مبتلا   دیجئے حضور پردۂ غیبت کو اب ہٹا
ہادیٔ عصر اب یہ زمانہ محن کا ہے

Presented by www.ziaraat.com

نوحہ

اشک افشانی سے نوحہ کیجیے　　کرکے ماتم چاک سینہ کیجیے
غم رسول حق کا بانٹا کیجیے　　تعزیت کا فرض ایفا کیجیے
سیّدہ زہراؑ کو پُرسہ دیجیے

عالمِ خُلدِ بریں ہے درد ناک　　ہے سرِ اہل جناں کے سر پہ خاک
ہیں رسولانِ سلف سب سینہ چاک　　آپ بھی اس غم میں حصہ لیجیے
سیّدہ زہراؑ کو پُرسہ دیجیے

ہے شریکِ غم بھی ہونا بندگی　　شیوۂ انسانیت بھی ہے یہ ہی
جبکہ ماتم ہے غمِ سبطِ نبیؐ　　ہاتھ ماتم سے نہ روکا کیجیے
سیّدہ زہراؑ کو پُرسہ دیجیے

آپ کا ماتم ہے وہ ضربِ گراں　　جس سے ہے قلبِ منافق بے کراں
ذکرِ شہ اُس کے لیے برقِ تپاں　　مجلس ہر گھر میں برپا کیجیے
سیّدہ زہراؑ کو پُرسہ دیجیے

ذکرِ مظلومِ شہیدِ کربلا　　فکر کو کرتا ہے یہ حق آشنا
یہ رہِ عزم و عمل کی ہے ضیاء　　اس سے روشن دارِ عقبیٰ کیجیے
سیّدہ زہراؑ کو پُرسہ دیجیے

وہ حسینؑ ابنِ علیؑ شیرِ خدا　　سبطِ محبوبِ خداءِ کبریا
شخصیت جس کی بناء لاالٰہ　　اُس کے غم میں دل کو کعبہ کیجیے
سیّدہ زہراؑ کو پُرسہ دیجیے

بندۂ معبود وہ بندہ نواز　　چور تھا زخموں سے لیکن بے نیاز
تھی وہ ریگِ گرم جس کی جا نماز　　آپ بھی بروقت سجدہ کیجیے
سیّدہ زہراؑ کو پُرسہ دیجیے

کربلا میں بے کسی شبیرؑ کی　　اور مصیبت عابدِ دل گیر کی
یاد کرکے تشنگی بے شیر کی　　چہرہ ترا اشکوں سے اپنا کیجیے
سیّدہ زہراؑ کو پُرسہ دیجیے

Presented by www.ziaraat.com

پرچم عباس ہے حق کا نشان اس پہ ہے قربان اہل حق کی جاں
ہے تلاشِ حق تو پھر آ کر یہاں یہ علم آنکھوں سے چوما کیجئے
سیّدہ زہراؑ کو پُرسہ دیجئے

کربلا ہے کعبۂ صبر و رضا کربلا ہر دو جہاں میں حق نما
کربلا کی خاک ہے خاکِ شفا اس سے سجدوں کو سجایا کیجئے
سیّدہ زہراؑ کو پُرسہ دیجئے

کربلا ہی ہے صراۃِ مستقیم کربلا دینِ محمدؐ کی حریم
کربلا قرآن کا درسِ عظیم کربلا کو دل سے چاہا کیجئے
سیّدہ زہراؑ کو پُرسہ دیجئے

یہ عزاداریٔ شاہِ کربلا حشر تک قائم رہے گی باخُدا
اس کی ضامن ہے دعاء سیّدہ بم کی گولی کی نہ پروا کیجئے
سیّدہ زہراؑ کو پُرسہ دیجئے

یہ عزادارانِ شاہ کربلا مجلس شبیر و ماتم کے سوا
کچھ نہیں رکھتے ہیں اپنا مُدّعا ان کو اس غم سے نہ روکا کیجئے
سیّدہ زہراؑ کو پُرسہ دیجئے

بم خدا کی مسجدوں پر مار کر مت نمازیوں کو کیجئے خون میں تر
یہ عمل اور اُمّت خیرُالبشر ماؤں بہنوں کو نہ بیوہ کیجئے
سیّدہ زہراؑ کو پُرسہ دیجئے

ہاتھ سے ماتم ہو کہ زنجیر سے مجلس و ماتم میں گھائل آیئے ہر جگہ پر مجلسِ شبیر سے ہر جلوس غم میں گھائل آیئے
الغرض تقریر سے تحریر سے اس غم پیہم گھائل آیئے احتجاج ظلم بپا کیجئے اپنے ہر غم کا مداوا کیجئے
سیّدہ زہراؑ کو پُرسہ دیجئے

Presented by www.ziaraat.com

تھے یقین و عزم کا شاہکار اصحابِ حسینؑ

با وفا بے لوث با کردار اصحابِ حسینؑ
تھے یقین و عزم کا شاہکار اصحابِ حسینؑ

جذبۂ شوقِ شہادت اور حُبِّ اہلِ بیت
اِن ہی دو چیزوں سے تھے سرشار اصحابِ حسینؑ

جان کی پرواہ نہ تھی تھے اس قدر دل کے کڑے
اس طرح کے تھے سب ہی جی دار اصحابِ حسینؑ

آج تک چشمِ فلک نے ایسے دیکھے نہ سنے
وہ جیالے پیکرِ ایثار اصحابِ حسینؑ

نہ ہی نبیوں کو ملے ایسے نہ ولیوں کو نصیب
جیسے تھے ہمدرد اور غم خوار اصحابِ حسینؑ

عطر ہیں ایمان کے گُل کا حُسینؑ ابن علیؑ
اور ہیں اُس عطر کی مہکار اصحابِ حسینؑ

صورتِ ایمانِ کامل سب کے سب روشن ضمیر
کربلا میں جتنے تھے انصار اصحابِ حسینؑ

سن کے ہل من ناصرِ پہنچے سرِ کرب و بلا
چھوڑ کر اَللہ پر گھر بار اصحابِ حسینؑ

آسمانِ دین کا شبیرؑ ہیں ماہِ مُبیں
اور ستاروں کی طرح ضوبار اصحابِ حسینؑ

ہے علمدارِ حسینی ابن شیرِ ذوالجلال
اور اس کے حاشیہ بردار اصحابِ حسینؑ

صبحِ عاشورہ برائے حفظِ سبطِ مُصطفےٰ
بن گئے تھے آہنی دیوار اصحابِ حسینؑ

راہِ حق میں اپنا اپنا سَر کٹانے کے لئے
اِک سے بڑھ کر ایک ہے تیار اصحابِ حسینؑ

دیکھ لے دُنیا سرِ میداں مجسم دیکھ لے
بیعتِ فاسق کا ہیں انکار اصحابِ حسینؑ

بنتِ زہراؑ نے شبِ عاشورہ جب شہ سے کہا
چھوڑ نہ دیں آپ کو بے یار اصحابِ حسینؑ

سن کے یہ جملہ سروں کو پیٹ کر رونے لگے
سر سے اپنے پھینک کر دستار اصحابِ حسینؑ

پھر کہا یک بار سب نے اپنے ہاتھوں حلق پر
حُکم ہو تو پھیر لیں تلوار اصحابِ حسینؑ

آخرش سب ہو گئے قربان دیں کے نام پر
در حقیقت تھے وہی دیں دار اصحابِ حسینؑ

ماتمِ شبیرؑ میں گھائل کو گھائل دیکھ کر
خُلد کا ٹھہرا گئے حق دار اصحاب حسینؑ

❋

Presented by www.ziaraat.com

جس گھر سے یاحسینؑ کا نعرہ سنائی دے ... یکتائیِ خدا کا وہی گھر گواہی دے
وہ دل نجف بھی مشہد و مکہ مدینہ بھی ... جس دل کو رب غمِ شہہِ کرب و بلائی دے
نغموں کا رنگ جس میں نہ ہو سوز و درد ہو ... یا رب میری زباں کو وہ نوحہ سرائی دے
کافر جو کہہ رہا ہے اُسے کہنے دیجئے ... کافر کو تو فرشتہ بھی کافر دکھائی دے
افسوس ہے کہ عالمِ اسلام کی جگہ ... کعبہ کا حِفظ آ کے یہودی سپاہی دے
مروا دیئے عراقی مسلماں یہود سے ... اور فہد بُش کو بُش کی فتح پر بدھائی دے
بندے کی یہ مجال کہے اپنا سا بشر ... جس کو خدا خود عرشِ علیٰ تک رسائی دے
ابناءَنا و انفسنا و نساءَنا ... قرآن پنجتن کی یہ کہہ کر گواہی دے
مجروح گولیوں سے ہوا روضۂ حسینؑ ... اس پر خموش مِلّت حقاؔ دکھائی دے
اس شیر کا پسینہ ہو پانی کی کیوں زکوٰۃ ... قدموں کو جس کے چومتا دریا دکھائی دے
حُرؑ کے ضمیر نے کہا حُرؑ سے بنامِ حق ... اُٹھ نصرتِ حسینؑ میں سر کو کٹاہی دے
پانی لعین زادوں نے اس کو نہیں دیا ... کوثر خود اپنی مرضی سے جس کو اِلٰہی دے
اُمّت نے اس کے سینہ میں برچھی اُتار دی ... جو ہوبہو رسولؐ کی صورت دکھائی دے
کہتے رہے یہ شمر سے ناموسِ مُصطفٰے ... سر کاٹ لے مگر نہ ہمیں بے ردائی دے
دربارِ شام میں کوئی ایک باحیا نہ تھا ... جو دخترِ رسولؐ کو چادر اوڑھا ہی دے
ننھی سی بہن مر گئی زندانِ شام میں ... زنداں میں اب کہاں سے کفن اس کو بھائی دے
پیشِ نظر جو وعدۂ محشر نہ ہو تو پھر ... ٹوٹے فلک جو ثانیِ زہراؑ دُہائی دے
قاتل ہے الحسینی کا یہ جانتے ہوئے ... کیوں اقتدارِ وقت اسے پھر رہائی دے
یہ اقتدار چار دنوں کی ہے چاندنی ... پھر بعد میں اندھیرا تلک نہ سجھائی دے

کرتے ہیں جو جلوسوں میں سجدوں کا انتظام
گھائل انہیں خدا میرا عزت سوائی دے

❄

Presented by www.ziaraat.com

اکبرؑ جو اک شبیہِ رسولؐ خُدا لگے

سجدوں میں جس جبیں پہ بھی خاکِ شفا لگے — سجدہ اُسی کا زینتِ عرشِ اُولیٰ لگے
ہے حق تو یہ ہی بس وہی حق آشنا لگے — عباسؑ کے علم کی جسے بھی ہوا لگے
کہتے گا یا علیؑ تو پھر اس کے جواب میں — عرشِ بریں پہ نعرۂ صد مرحبا لگے
وہ دل ہے مثلِ کعبہ کے جس دل میں ہیں علیؑ — جس دل میں یہ نہیں ہے وہ ظلمت کدہ لگے
لُوٹے گا خیر سے وہی جنت کے بھی مزے — جس کو ولائے پنجتنی کا مزا لگے
یہ بھی ہے ایک معجزۂ خاکِ کربلا — ماتم کے زخم بھر دے اگر یہ ذرا لگے
کشمیریوں پہ ظلم ہو تو ماتمی جلوس — مظلومیِ حُسینؑ کا ماتم بُرا لگے
کہتے ہو جس کو مرکزِ اسلام وہ ریاض — اب وہ یہودیوں کا پرستش کدہ لگے
کُرسی نشین جتنے تھے دربارِ شام میں — تاریخ کی نگاہ کو سب بے حیا لگے
دنیا کے درد و رنج و الم سے نجات دے — جس دل سے بھی غمِ شہہِ کرب و بلا لگے
بیمار بھی امام بھی سبطِ نبیؐ بھی تھا — دُرّے قدم قدم پہ جسے بارہا لگے
زینب یہ کہہ رہی تھیں طمانچے نہ اس کو مار — بچی بھی یہ لعین تجھے پُر خطا لگے
چشمِ فلک نے دیکھا نہ ایسا کوئی صغیر — جس کے گلے پہ پیاس میں تیرِ جفا لگے
نیزوں نے ہائے اُس کا جگر بھی کیا ہے پاش — اکبرؑ جو اِک شبیہِ رسولؐ خُدا لگے

گھائل ہے بات جب کہ تو گفتار سے نہیں
کردار سے غلامِ شہِ کربلا لگے

Presented by www.ziaraat.com

جبیں جو خاکِ شفا سے کوئی سجا نہ سکے ۔۔۔ صراطِ حق وہ کبھی حشر تک بھی پا نہ سکے
اکیلے ڈھا دیا حیدرؑ نے قلعۂ خیبر ۔۔۔ ہم اس کا ملبہ ابھی تک ذرا ہٹا نہ سکے
ملا ہے علم کے در سے ہمیں جو درسِ عمل ۔۔۔ عمل وہ کر کے زمانے کو ہم دکھا نہ سکے
دلوں میں جذبۂ صادق سے ہو جو حُبِ علی ۔۔۔ تو کربلا میں کوئی گولیاں چلا نہ سکے
گنوں سے داغ کے روضوں کو پیروانِ یزید ۔۔۔ سوائے ذلت و خواری کے کچھ بھی پا نہ سکے
یزید بعد یزید آج بھی ہزاروں ہیں ۔۔۔ حُسینیت کو جگہ سے مگر ہلا نہ سکے
ہزار بادِ مخالف کے دور آئے گئے ۔۔۔ چراغِ پنجتنی کو مگر بجھا نہ سکے
جو شرک کہتے ہیں امداد غیرِ اللہ کی ۔۔۔ وہ فتوے شرک کے کیوں فہد پر لگا نہ سکے
ہو شہرِ مکہ کا نگراں جو عالمِ اسلام ۔۔۔ تو قتل پھر کوئی حجاج کا کرا نہ سکے
ہے باقیات اُنہی کی خلافِ آلِ رسولؐ ۔۔۔ حبیبِ حق کا جو تابوت تک اُٹھا نہ سکے
سرِ حُسینؑ تو نیزے پہ بھی بلند رہا ۔۔۔ لعین کاٹ کے بھی شہہ کا سر جھکا نہ سکے
بقاء دین کی خاطر حُسینؑ ابنِ علیؑ ۔۔۔ وطن سے ایسے گئے پھر وطن کو آ نہ سکے
گلے لگا لیا تیغِ ستم کو حق کے لئے ۔۔۔ حُسینؑ بچھڑے ہوؤں کو گلے لگا نہ سکے
لِٹا تو آئے اُسے قبر میں کہا شہہ نے ۔۔۔ رباب پانی تو اصغرؑ کو ہم پلا نہ سکے

نصیب کرب و بلا جس کا بن گئی گھاتل
اُسے جہاں کا کوئی غم کبھی رُلا نہ سکے

❋

Presented by www.ziaraat.com

نہ فیصلے کبھی حق کی کتاب کے بدلے

ہزار وقت نے رنگ اِنقلاب کے بدلے مگر غلام نہیں بوترابؑ کے بدلے
ہے کوئی مثلِ علیؑ شیرِ حق خدا کا ولی جو ایک اشارے سے رُخ آفتاب کے بدلے
بدوشِ عزم و عمل ہو اگر ولاءِ حُسینؑ فرات زیرِ قدم ہو سراب کے بدلے
سرِ غدیر کیا تھا جو مرسلِ حق نے لئے حُسین سے اُس انتخاب کے بدلے
نبیؐ کی آل سے بعدِ نبیؐ زمانے میں مسلماں ہائے رسالت مآب کے بدلے
رضا خرید لی اکبرؑ نے ربّ اکبر کی سناں کو سینے پر کھا کر شباب کے بدلے
خبر تھی اُجڑے گی مانگ اور کوکھ دونوں ہی مگر ارادے نہ ہرگز رباب کے بدلے
وہ چھ مہینہ کا معصوم تشنہ لب جس کے گلے پہ تیر لگا جامِ آب کے بدلے
قرآں کا فیصلہ اپناؤنا برائے حُسینؑ نہ فیصلے کبھی حق کی کتاب کے بدلے
چچا کے باپ کے بھائی کے خوں بھرے کرتے ملے ہیں صغرا کو خط کے جواب کے بدلے
یزیدی کرتے ہیں اب بھی جلوس و ماتم پر بموں کی بارشیں عرقِ گلاب کے بدلے
ہر ایک عہد کا چہرہ یزید کا چہرہ نقوش و رنگ ہر ایک بے نقاب کے بدلے
برنگِ نغمہ جو نوحہ پڑھے سرِ مجلس عذاب ملتا ہے اس کو ثواب کے مدلے
لحد میں مژدہِ خلدِ بریں ملا گھائلؔ
ولاءِ آل کے صدقہ حساب کے بدلے

Presented by www.ziaraat.com

سوگواران حسینؑ ابنِ علیؑ مرتضےٰ　　اے مُحبانِ علیؑ دستِ خداء کبریا
غمگساران جناب بنتِ محبوب خدا　　تم مجسم ہو دُعاءِ مستجاب سیدہؑ

تم ہو وہ ہے کربلا جن کی صراطِ مستقیم
کربلا وہ ہے کہ جو ہے دینِ حقا کی حریم

دشمنانِ دین اس کے درپئے آزار ہیں　　دین اسلامی مٹانے کے لیے تیار ہیں
اس کی جانب دشمنوں کے آتشیں ہتھیار ہیں　　گولیاں ہیں بم ہیں میزائل کے انبار ہیں

ایٹمی فرعون ہے بش دشمنِ دین خدا
آج ہے اسلام پر اس کی نگاہِ بے حیا

بعد از عراق ہے ایران اور پھر ارضِ پاک　　بش کے منصوبے خلاف دین ہیں اندوہ ناک
اہلِ حق پر یہ بٹھانا چاہتا ہے اپنی دھاک　　زعم ایٹم اس کا خود اس کو کرے گا زیرِ خاک

روس کی مانند ٹکڑوں میں بکھر جائے گا بُش
انجزات ایٹمی سے خود ہی مر جائے گا بُش

الفتِ صیہون میں ہے دشمنی اسلام سے　　دشمنی اس کی نہیں لادن سے نہ صدام سے
مار سکتا ہے یہ دونوں کو بڑے آرام سے　　مقصد اس کا صرف ہے مسلم کے قتلِ عام سے

ایٹمی فرعون امریکہ کے بش کا نام ہے
دوسروں سے بڑھ کے جو خود پیروِ شیطان ہے

اور وہ صدّام بھی تھا کلمہ گویوں کا رقیب　　حکمراں ظالم عوام اس کی تھی مظلوم و غریب
لاعلاجی مفلسی اور بھوک تھی ان کا نصیب　　آج ان حالات میں بس موت ہے ان کے قریب

مضطرب دن رات ہیں یہ صدمہ و آلام سے
آج بھی صدامیت ہے عیش سے آرام سے

یاالٰہی بُش کا عبرت ناک وہ انجام ہو　　اُس کے ہی ایٹم بموں سے اُس کے سر کا کام ہو
میرے مولاؑ لعنتی لوگوں میں اُس کا نام ہو　　منہ کے بل گر جائے جو بھی دشمنِ اسلام ہو

بددعاؤں میں نہ اب گنجائش ذرا بھی فرق ہو
بُش کا بھی صدام جیسا کاش بیڑہ غرق ہو

☆

Presented by www.ziaraat.com

سلام اے شہِ مظلوم عابدؑ بیمار

سلام دینِ محمدؐ کے سیدّ و سالار — سلام اے شہِ مظلوم عابدؑ بیمار
سلام آپ پہ اُن کا جو اہلِ ایماں ہیں — شہیدِ کرب و بلا کے غلام اور غم خوار
سلام ایسے عبادت گزار و ساجد پر — سجودِ ربّ علیٰ کے نہیں ہے جس کا شمار
وہ آسمانِ امامت کی آنکھ کا تارا — ستونِ خانۂ کعبہ امامِ عالی وقار
ہیں جس کے سجدوں پہ نازاں ملائکہ کے سجود — جنابِ سیدّ سجادؑ ایسا سجدہ گزار
گرا چکا تھا جو حجاج خانۂ کعبہ — ہیں یہ بھی مثلِ براہیم کعبہ کے مِعمار
وہ آج بعدِ شہادت حُسینؑ ابن علیؑ — نہیں ہے جس کا سرِ کربلا کوئی غم خوار
وہ بے دیار غریبُ الوطن اسیرِ محن — ہے آج بے کس و مجبور و مضطر و ناچار
گلے میں طوق پسِ پشت ہاتھ جکڑے ہوئے — ہیں بیڑیاں بھی جو پیروں میں وہ بھی ہیں پُرخار
ہے بے ردائیِ ناموسِ مُصطفٰے کا الم — اک اضطراب کے عالم میں ہے شہِ ابرار
سکینہؑ! کیسے بچائے تمہیں طمانچوں سے — تمہارا بھائی رسَن بستہ عابدؑ بیمار
میرے امامؑ پہ غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے — وہ کربلا میں ہے تنہا مصیبتوں کا شکار
پیادہ پائی بھی ہے اور برہنہ پائی بھی — اور اس پہ شام کی کوفہ کی راہ بھی پُرخار
رسول زادے کو اس حال میں لعیں زادے — کشاں کشاں لئے جاتے ہیں اب پئے آزار
نبیؐ کے لعل کے پیروں سے خون بہہ بہہ کر — بنا رہا تھا زمیں پر یقیں کے نقش و نگار
قدم رُکا جو کہیں پر امامِ بے کس کا — تو پشت دُرّوں سے مظلوم کی ہوئی ہے فگار
ہیں اُس کے کے پیچھے نبی زادیاں رسَن بستہ — بنا کجاوے کے اونٹوں پہ غم زدہ ہیں سوار
بجائے چادر و مقنع سروں پہ ہے اُن کے — یتیمی بیوگی لاوارثی کے گرد و غبار
گزر کے شام کے بازار سے رسولؐ کی آل — بہ حالِ زار ہے لائی گئی سرِ دربار
وہاں پہ سات سو ظالم تھے حافظِ قرآں — مگر یزید کے پیرو قران سے بیزار
کھڑی ہے آلِ محمدؐ نبی ہوئی قیدی — لعین تخت نشیں ہے یزیدِ بد کردار
کہا یزید نے زندان میں رکھی جائے — محمدِؐ عربیؐ کی یہ عطرتِ اطہار
دیارِ شام کا زنداں بھی ایسا زنداں ہو — جہاں پہ گھٹتا ہو دم اس طرح کا تیرہ و تار
سکینہ مر گئیں زندانِ شام میں گھُٹ کر — بہن کا بھائی نے زنداں ہی میں بنایا مزار
مصائب اتنے سہے اس امامِ برحق نے — نہ جن کی حد ہے کوئی اور نہ جن کا کوئی شمار

Presented by www.ziaraat.com

کیا شہید زہر سے ولید نے اُس کو خدا کے دیں کے فروزاں تھے جس سے لیل و نہار
غروب ہو گیا وہ مہرِ منبر و محراب کہ جس کی ضو سے منور تھے علم کے مینار
زمیں کے فرش پہ اب جنت البقیع میں ہے جنابِ سیدِ سجادؑ کا نشانِ مزار
لکھا ہے تین شب و روز قبر پہ روکر وہ ناقہ مر گیا ہوتے تھے آپ جس پہ سوار
ادا وہ حقِ نمک کافروں کا کرتے ہیں جو لفظ لکھتے ہیں کافر کا برسرِ دیوار
غمِ حسین کے ماتم میں جو بھی ہو گھائل
دعائیں دیتی ہیں زہراؑ اُسے ہزار ہزار

☆

Presented by www.ziaraat.com

کیا ہے رسولِؐ پاک سے رشتہ حُسینؑ کا

سمجھا گیا جہاں کو یہ سجدہ حُسینؑ کا
اسلام کی حیات ہے صدقہ حُسینؑ کا

ابناءَنا سے کر دیا ثابت قرآن نے
کیا ہے رسولِؐ پاک سے رشتہ حُسینؑ کا

انسانیت کے نام پہ بی بی بتولؑ کو
اشکِ عزا سے دیجئے پُرسہ حُسینؑ کا

تھے عرش پر رسول یہ دوشِ رسولؐ پر
وہ رُتبۂ رسولؐ یہ رُتبہ حُسینؑ کا

رُخ پر یزیدیت کے طمانچہ لگا گیا
میداں میں ایک ننھا سا بچّہ حُسینؑ کا

عباسؑ نے اُلٹ دیا ہوتا فرات کو
ادنیٰ سا ایک اشارہ جو ملتا حُسینؑ کا

ایک حشر ہو گا اور بھی میدانِ حشر میں
زہراؑ جو لائیں خوں بھرا کُرتہ حُسینؑ کا

نیزوں میں بٹ رہی تھی نشانی رسولؐ کی
تیغوں سے کٹ رہا تھا کلیجا حُسینؑ کا

غُربت اسیری وردِ یتیمی و بیوگی
کِس کِس جگہ سے گزرا ہے کنبہ حُسینؑ کا

نوکِ سناں پہ تیرہ نظر دیکھتے رہے
سر گود میں لئے تھا فرشتہ حُسینؑ کا

اپنے سروں سے اونچا اٹھا کر اُسے چلے
سر کرنا چاہتے تھے جو نیچا حُسینؑ کا

کب تک مُنافقیں کے تسلط میں وہ رہے
کعبہ ازل سے جب کہ ہے ورثہ حُسینؑ کا

القُدس کو یقیں ہے کہ اب دستِ غیر سے
مجھ کو چھڑائے گا کوئی بندہ حُسینؑ کا

سر کو تو کاٹ سکتا ہے ہر وقت کا یزید
لیکن وہ سر جھکا نہیں سکتا حُسینؑ کا

گھائلؔ کے ساتھ ساتھ رسولانِ ما سلف
پڑھتے رہیں گے حشر میں نوحہ حُسینؑ کا

❄

Presented by www.ziaraat.com

تم اپنے سروں کو پئے تعظیم جھکا دو ہے کس کو سلامی جو سرِ بزمِ عزا دو
اے اہلِ عزا حق کے چراغوں کی ضیا دو باطل کے اندھیروں کو زمانے سے مٹا دو
مہکاؤ فضاؤں کو غمِ سبطِ نبیؐ سے ماحول کو عباسؑ کے پرچم کی ہوا دو
تم دنیا کو کردار سے اور اپنے عمل سے زہراؑ کی دعاؤں کا اثر بن کے دِکھا دو
تم پہلے ذرا اُسوۂ شبیرؑ تو اپناؤ پھر عجّل الاللہ فرجک کی صدا دو
تم خادمِ مظلوم ہو کہہ دو یہ جہاں سے تم پیروِ مختار بھی ہو یہ بھی بتا دو
اِس وقت کے مرحب کو بہت زعم ہے جس پر اس ایٹمی قوت کو تہہِ خاک ملا دو
وہ ایٹمی قوت نہیں کچھ اس کے مُقابل تم حیدری نعرہ تو ذرا دل سے لگا دو
اے اہلِ یقیں چھین لو یہ حق ہے تمہارا تم جعفری فقہہ کے لئے جان لڑا دو
تم کیسے مسلماں ہو وہ گستاخِ نبیؐ ہے سر رُشدیِ مردود کا اب بڑھ کے اڑا دو
اس دور کا حق گو ہے کہاں پوچھے جو کوئی بے ساختہ تم اس کو خمینی کا پتہ دو
وہ تو ہیں یہودی جو لگاتے ہیں یہ نعرے تاراج کرو مسجدِ اقصیٰ کو جلا دو
تم کیسے مسلماں ہو کوئی اُن سے یہ پوچھے خوں مِلّت اسلام کا کعبہ میں بہا دو
بیزاریِ مُشرک کا عمل ہوتا رہے گا تم گردنیں حجّاج کی بے شک کہ اڑ دو
محرومِ چراغ آج بھی ہے قبرِ نبیؐ کی اس پر بھی مسلمانوں دیا ایک سجا دو
ویران بقیعہ میں جو صدیوں سے ہے اب تک دو پھول ہی اُس تربتِ زہراؑ پہ چڑھا دو
بن سکتا ہے مشکل نہیں کچھ روضۂ زہراؑ گر جذبۂ ایثار کو تم دل میں جگہ دو
حق دین پہ قرباں ہوئی اکبرؑ کی جوانی ملّت کے جوانوں کو ذرا یاد دِلا دو
شہ نے کہا اب لشکرِ حق ہے نہ علمدار زینبؑ علمِ بھائی علمدار بڑھا دو
اس قید میں دم گھٹتا ہے کہتی تھیں سکینہؑ اماں میری اس قید سے اب جان چھڑا دو
سر ننگے میں جاؤں کہ نہ جاؤں سرِ دربار ماں لاشۂ اکبرؑ سے یہ کہتی تھی بتا دو
رو رو کے جفا کاروں سے کہتی رہیں زینبؑ بیمار کو لِللہ نہ کوڑوں کی سزا دو

نوحے کی طرح نوحے کو پڑھتے رہو گھائل
یہ کیا ہے کہ تم نوحے کو نغمے کی ادا دو

Presented by www.ziaraat.com

ذکرِ شبیرؑ کی شہادت کا

ہو یقیں گر خُدا کی عظمت کا — پھر ہو ڈر کیوں کسی بھی طاقت کا
یا علیؑ ہم کہیں تو ہوتا ہے — قلبِ باطل میں درد شدّت کا
آیئے سُنئے ذکرِ کرب و بلا — شوق دل میں ہے گر شفاعت کا
سو غموں سے نجات دیتا ہے — ذکر شبیرؑ کی شہادت کا
روزِ اوّل سے پرچمِ عباسؑ — ہے نشاں دین کی حفاظت کا
یہ علم دھوپ میں سرِ محشر — سر پہ سایہ کرے گا رحمت کا
شہ کی خیمہ سے آخری رخصت — ہائے کیا وقت ہے قیامت کا
زیرِ خنجر حُسینؑ کا سجدہ — عرشِ اعظم بنا عبادت کا
نوکِ نیزہ پہ بھی حُسینؑ کا سر — وِرد کرتا رہا تلاوت کا
ہائے آلِ نبیؐ کو اُمّت نے — اَجر کیسا دیا رسالت کا
آگ خیموں میں ہے رسالت کے — غش میں ہے آفتاب امامت کا
کر گیا خاک عزمِ زعمِ یزید — دے کے اصغرؑ جواب بیعت کا
آج بھی شہر شہر آلِ یزید — خون بہاتی ہے حق کی مِلّت کا

کوئی طاقت بڑی نہیں گھائلؔ
ہو یقیں گر خُدا کی طاقت کا

❋

Presented by www.ziaraat.com

مذہبِ اسلام کی عظمت ہے اس سے شان ہے
پرچمِ عباسؑ حق کے دین کی پہچان ہے

یہ علم محبوبِ ربِّ کبریا کی ہے عطا
روز و شب اس کی زیارت زینتِ ایمان ہے

پرچمِ عباسؑ کی صورت ہمارے ہاتھ میں
دامنِ آلِ نبیؐ ہے دامنِ قرآن ہے

خیبر و خندق اُحد بدر و حُنین و کربلا
یہ علم اُن معرکوں کی فتح کا عنوان ہے

دیکھ کر اس کو سپاہِ شر کے جل جاتے ہیں دل
لشکرِ حق کے لئے یہ رحمتِ یزدان ہے

دوش پر ہو یہ علم لب پر ہو نعرہ حیدری
پھر مسلماں سے فلسطیں دور نہ لبنان ہے

کلمہ گویوں پر سرِ کشمیر اور بوسینیا
آگ کی بارش ہے ہر سو خون کا طوفان ہے

قبضۂ مُشرک سے آ کر کوئی دلوائے نجات
قبلۂ اوّل کا اک مُدّت سے یہ ارمان ہے

میزباں ہے وہ مدینہ میں یہودی فوج کا
جس کی نظروں میں بڑی طاقت بڑا شیطان ہے

حجِ بیت اللہ پر مشرک سے بیزاری بھی ہو
اس کے بارے میں قرانِ پاک کا اعلان ہے

سر کٹا کر زندگی بخشی ابد تک کے لئے
یہ حسینؑ ابنِ علیؑ کا دین پر احسان ہے

خود کہے گا داستانِ ظلم وہ پیشِ خُدا
بے زباں کے حلق میں جو ظلم کا پیکان ہے

روزِ اوّل ہی سے آلِ مُصطفٰےؐ کے واسطے
ہاتھ میں امّت کے تیغ اور تحفۂ زندان ہے

باعثِ افسوس ہے گھائلؔ کچھ اس پر سوچئے
نغمگی کا نوحہ خوانی میں جو یہ رجحان ہے

❄

Presented by www.ziaraat.com

سر ہے نیزے پہ لبوں پر ہے بیانِ اسلام

جب مٹانے لگے نااہل نشانِ اسلام
حق کی نصرت میں بڑھے مرتبہ دانِ اسلام

مسئلہ دیں کی بقا کا تھا سرِ کرب و بلا
کٹ گئے اس کے لئے روحِ روانِ اسلام

لاج اسلام کی شبیرؑ نے رکھ لی ورنہ
آج ہوتا نہ کہیں وہم و گمانِ اسلام

فاطمہؑ شبرؑ و شبیرؑ علیؑ ختم الرسلؐ
بس یہی پانچوں ہیں تفسیرِ قرآنِ اسلام

کیوں نہ یہ پرچم اسلام ہو جانِ اسلام
قائم ہے اس سے ہی تو ہے شوکت و شانِ اسلام

پرچم عباسؑ کا اور مشکِ سکینہؑ بی بی
حشر تک بن گئے یہ دونوں نشانِ اسلام

معجزہ ہے یہ امامت کا بروئے دربار
سر ہے نیزے پہ لبوں پر ہے بیانِ اسلام

سورۂ کہف سناتا رہا اپنے مُنہ سے
شام و کوفہ میں سرِ نیزہ قرآنِ اسلام

ناتوانائیِ مظلومِ امامِ بیمار
بن گئی تابا ابد تاب و توانِ اسلام

چھ مہینہ کا وہ معصوم نبیؐ کے گھر کا
بے زبانی بنی جس کی کہ زبانِ اسلام

بندۂ درہم و دینار ہے اولادِ یزید
وہ نہیں جانتی کچھ سود و زیانِ اسلام

لا کے مکہ میں بٹھاتے رہے افواجِ یہود
اس پہ دعویٰ ہے کہ ہیں دیدہ ورانِ اسلام

طربیہ دھن میں ہو نوحہ تو ہے نوحے کا مذاق
سمجھے اس بات کو کچھ نوحہ خوانِ اسلام

نغمگی شاملِ نوحہ جو یونہی ہوتی رہی
ہوگا پھر رقص بھی کل سن کے بیانِ اسلام

حیدری نعروں سے جس رُخ پہ شکن آجائے
بس سمجھ لیجے ہے وہ دشمنِ جانِ اسلام

فاطمہؑ زہراؑ کی آغوش کے پالے گھائلؔ
اپنی جاں دے کے بچا لے گئے جانِ اسلام

Presented by www.ziaraat.com

خلافِ حق ازل سے ہی ہے استکبار کی دُنیا — عدوِ جاں رہی ہر دور میں دین دار کی دُنیا
حُسینیت کے ہر دم درپۂ آزار رہتی ہے — منافقین کی طاغوت و استعمار کی دُنیا
سرِ بوسنیا لبنان و کشمیر و فلسطیں میں — ہے آگ وخوں کے طوفانوں میں اب حق دار کی دنیا
تعلق مشرکیں سے لاتعلق اہلِ ایماں سے — ہے پابوسِ یہود اسلام دعوے دار کی دُنیا
یقیں اپنی بقا کا ہے درِ صیہون سے جس کو — وہ ہے اُس خادم الحرمینِ دیں بیزار کی دُنیا
تشدّد ہر سطح پر کر رہی ہے بے دریغانہ — نفاقِ کلمہ گویاں دیکھ کر اغیار کی دُنیا
ہے درسِ کربلا دُنیا ضرور اپنایئے لیکن — یقین و عزم و تنظیم و عمل کردار کی دُنیا
تقاضا وقت کا ہے زندہ رہنا ہے جو دنیا میں — تو اپنانی پڑے گی حضرتِ مختار کی دُنیا
حُسینیت ہی تھی جس نے سرِ ایراں بنامِ حق — ذلیل و خوار کر دی ایٹمی ہتھیار کی دُنیا
زمانہ دیکھ لے صرف ایک فتوے سے، خمینی کے — قضا کی زد پہ ہے رُشدیِ نا ہنجار کی دُنیا
توکل بر خُدا دنیا میں تھی ذاتِ یداللّٰہی — فقط نانِ جویں تھی حیدرِ کرار کی دُنیا
علیؑ والوں نبیؐ والوں خدا والوں نے رکھی ہے — ہمیشہ ٹھوکروں پہ درہم و دنیار کی دُنیا
مسلمانوں نے لوٹی کربلا میں روزِ عاشورہ — حبیبِ ربِّ اکبر احمدِ مختار کی دُنیا
سرِ کرب و بلا طوق و رسن سے تازیانوں سے — عیادت کر رہی ہے عابدِ بیمارؑ کی دُنیا
لہو آلودہ ہے اور آگ کے شعلوں کی زد پر ہے — سرِ شامِ غریباں عطرتِ اَطہار کی دُنیا
بھتیجے بھائی بیٹے سب ہی قرباں کر دیے حق پر — یہ ہی پردیس میں تھی زینبؑ ناچار کی دُنیا
سپاہِ شر کی صورت آج بھی مصروفِ فتنہ ہے — یزیدِ روسیاہ بے دین و بد کردار کی دُنیا
تجارت زور پر ہے کربلا کے خونی منظر کی — ترقی کر رہی ہے منبری فنکار کی دُنیا
شکاگو کا یکم ماہِ مئی کو غم مناتی ہے — مخالف ہے غمِ شبیرؑ کے اظہار کی دُنیا

جو دیواروں پہ کافر لکھ رہے ہیں آج کل گھائلؔ
عطا دینار کرتی ہے اُنھیں کفار کی دُنیا

❄

Presented by www.ziaraat.com

ہم پیروی دینِ خُدا کرتے رہیں گے

ماتم غمِ سرور میں بپا کرتے رہیں گے
ہم ذکرِ شہہ کرب و بلا کرتے رہیں گے

اَللہ و محمدؐ کی رضا جس میں ہو شامل
ہم وہ عملِ خیر ادا کرتے رہیں گے

ہم حفظِ عزاداریِ شبیرؑ کی خاطر
ہر گام پہ جانوں کو فدا کرتے رہیں گے

وہ لاکھ کریں مسجدیں تاراج بموں سے
ہم پیرویِ دینِ خُدا کرتے رہیں گے

ہیں قوتِ باطل کے نمک خوار مُنافق
ہر گام پہ یہ دیں سے دغا کرتے رہیں گے

خوں رنگ مساجد ہوں یہاں کی تو اُنہیں کیا
وہ بابرئی مسجد کا گِلہ کرتے رہیں گے

ہے ضربِ گراں قلبِ منافق پہ جو ماتم
ہم شام و سحر اور سِوا کرتے رہیں گے

ماتم تو یہ تقلیدِ اویسِ قرنیؓ ہے
سُنت ہے صحابی کی ادا کرتے رہیں گے

ہیں بنتِ نبیؐ سیدّہ بی بی کی دُعا ہم
ہم نذرِ نبیؐ اشکِ عزا کرتے رہیں گے

ہر سجدۂ معبود میں مَس اپنی جبیں سے
ہم اہلِ وَفا خاکِ شفا کرتے رہیں گے

ہم ایک غمِ سبطِ نبیؐ دل میں بسا کر
دنیا کے ہر ایک غم کی دوا کرتے رہیں گے

ہم پُرسہ فرزندِ نبیؐ بنتِ نبیؐ کو
اشکوں کی روانی سے اَدا کرتے رہیں گے

سّجاد کے رِستے ہوئے چھالے کفِ پا کے
تزئینِ رہِ صدق و صفا کرتے رہیں گے

زندان میں رو رو کے یہ کہتی تھی سکینہؑ
کب تک یہ جفا اہلِ جفا کرتے رہیں گے

اے علقمہ حُباب تیرے پھوٹ پھوٹ کر
اصغرؑ کی تشنگی پہ بُکا کرتے رہیں گے

ٹکرا کے سَر فرات سے دھارے فرات کے
دریا دلی کا اس کی گِلہ کرتے رہیں گے

نُصرت سرِ میدانِ جزا اہلِ عزا کی
گھائل بہ خدا اہل کساء کرتے رہیں گے

❋

Presented by www.ziaraat.com

اُمّت نے خوب اجرِ رسالت ادا کیا   تاراج خاندانِ رسولِ خُدا کیا
بیٹھے رہے حُصولِ خلافت کے واسطے   میّت کو مُصطفیٰ کی نہ آکر وداع کیا
مسجد میں قتل کر دیا نفسِ رسولؐ کو   یہ احترامِ خانۂ ربّ علیٰ کیا
بیت الشرف کے درکو جلا کر گرا دیا   مجروح پہلوئے جسدِ سیّدہ کیا
برسائے تیر میّتِ سبطِ رسولؐ پر   چھلنی جنازۂ حسنِؑ مُجتبیٰ کیا
نانا کا کلمہ پڑھ کے نواسہ کیا شہید   سر کاٹ کر حُسینؑ کا تن سے جُدا کیا
نیزے پہ اس کا سر رکھا جس کو رسولؐ نے   کرکے سوار پشت پہ سجدۂ ادا کیا
زنجیر و طوق و بیڑیاں چوتھے امام کو   اُمّت نے مُصطفیٰ کو یہ تحفہ عطا کیا
تلوار سے کسی کو زہر سے کیا شہید   گیارہ امام سے یہ سلوکِ جفا کیا
مفہوم ھَل اتیٰ کا نہ سمجھے قرآن سے   نہ لفظِ اِنّما سے ذہن آشنا کیا
ناموسِ مُصطفیٰ کی یہ توقیر کی گئی   ہائے رسولؐ زادیوں کو بے ردا کیا
بارہ گلے تھے ایک رسن سے بندھے ہوئے   اُمّت نے اہلِ بیت کا یہ مرتبہ کیا
اُمّت نے جو بھی ظلم کیا اہلِ بیت پر   دنیا کے ظلم و جور کی حد سے سِوا کیا
ششماہا شیر خوارِ محمدؐ وہ تشنہ لب   اس کو بھی تو نشانۂ تیرِ جفا کیا
عباسؑ نے جو عہد کیا تھا حُسینؑ سے   دریا پہ اپنا خون بہا کر ادا کیا
اُس کو دُعائیں دیتی ہیں رو رو کے سیّدہؑ   جس نے جہاں بھی ذکرِ شہِ کربلا کیا
دل سے لگا کے اِک غمِ سبطِ رسولؐ کو   ہر دو جہاں کے ہم نے غموں کی دوا کیا

گھائلؔ نجات حشر کے سورج سے پائے گا
ماتم غمِ حُسینؑ کا جس نے بپا کیا

❄

Presented by www.ziaraat.com

جسے مٹائے زمانہ اُسے بچائے حسینؑ

بقائے دینِ خُدا و نبی عطائے حُسینؑ — مُحافظ اِس کی اَبد تک ہے کربلائے حُسینؑ
فزوں ہے ذکرِ حُسینی سے عظمتِ اِسلام — فروغِ دیں کا سبب مجلسِ عزائے حُسینؑ
یہ بات فخر سے اسلام کی زُباں پَر ہے — جسے مٹائے زمانہ اُسے بچائے حُسینؑ
خُدا کا حکم نبیؐ کو رہے وہ سجدے میں — نبیؐ کی پُشت سے جب تک اُتر نہ جائے حُسینؑ
جبینِ سجدہ کی زینت شفا اثر بھی ہے — یہ وصف اور یہ اعجازِ خاکِ پائے حُسینؑ
دُعائے سیّدہؑ بی بی ہے اور حدیثِ رسولؐ — جلوسِ ماتمی اور مجلسِ عزائے حُسینؑ
دیا یہ اَجرِ رسالت نبیؐ کی اُمّت نے — کیئے ہیں قتل سب انصار و اقربائے حُسینؑ
ہے زیرِ تیغ بھی زخمی جبیں سے سجدہ بھی — اَدائے سجدہ کی خاطر تھی یہ اِدائے حُسینؑ
لِعین زادوں نے مہماں بُلا کے قتل کیا — شہیدِ ظلم غریب اُلدیار ہائے حُسینؑ
لحد سے ماں کی نبیؐ کے مزار سے بچھڑے — گئے مدینہ سے ایسے کہ پھر نہ آئے حُسینؑ
حُسینؑ پر جو ہوئے ظلم اُن کو روتے ہیں — ہماری اَشک فشانی نہیں برائے حُسینؑ
بوقتِ عصر جو گونجی تھی روزِ عاشورہ — بگوشِ ہوش سُنی جائے وہ صدائے حُسینؑ
غمِ حُسینؑ کے نوحوں میں نغمگی کا مزاج — یزیدی فکر کا پرچار ہے بجائے حُسینؑ
عمل ہو درسِ حُسینی پہ تو بجا ورنہ — یہ صرف گریۂ و ماتم نہیں ولائے حُسینؑ

سبب ہے دیں کی بقا کا ابد تلک گھائلؔ
حُسینیت پہ عمل قلب میں وِلائے حُسینؑ

❄

Presented by www.ziaraat.com

جسے مٹائے زمانہ اُسے بچائے حسینؑ

بقائے دینِ خُدا و نبی عطائے حُسینؑ — مُحافظ اِس کی اَبد تک ہے کربلائے حُسینؑ
فزوں ہے ذکرِ حُسینی سے عظمتِ اِسلام — فروغِ دیں کا سبب مجلسِ عزائے حُسینؑ
یہ بات فخر سے اسلام کی زُباں پہ ہے — جسے مٹائے زمانہ اُسے بچائے حُسینؑ
خُدا کا حکم نبیؐ کو رہے وہ سجدے میں — نبیؐ کی پُشت سے جب تک اُتر نہ جائے حُسینؑ
جبینِ سجدہ کی زینت شفا اثر بھی ہے — یہ وصف اور یہ اعجازِ خاکِ پائے حُسینؑ
دُعائے سیّدہؑ بی بی ہے اور حدیثِ رسولؐ — جلوسِ ماتمی اور مجلسِ عزائے حُسینؑ
دیا یہ اَجرِ رسالت نبیؐ کی اُمّت نے — کئے ہیں قتل سب انصار و اقربائے حُسینؑ
ہے زیرِ تیغ بھی زخمی جبیں سے سجدہ بھی — اَدائے سجدہ کی خاطر تھی یہ اِدائے حُسینؑ
لِعین زادوں نے مہماں بُلا کے قتل کیا — شہید ظلم غریب اَلدیار ہائے حُسینؑ
لحد سے ماں کی نبیؐ کے مزار سے بچھڑے — گئے مدینہ سے ایسے کہ پھر نہ آئے حُسینؑ
حُسینؑ پہ جو ہوئے ظلم اُن کو روتے ہیں — ہماری اَشک فشانی نہیں برائے حُسینؑ
بوقتِ عصر جو گونجی تھی روزِ عاشورہ — بگوشِ ہوش سُنی جائے وہ صدائے حُسینؑ
غمِ حُسینؑ کے نوحوں میں نغمگی کا مزاج — یزیدی فکر کا پرچار ہے بجائے حُسینؑ
عمل ہو درسِ حُسینی پہ تو بجا ورنہ — یہ صرف گریۂ و ماتم نہیں وِلائے حُسینؑ

سبب ہے دیں کی بقا کا ابد تلک گھائل
حُسینیت پہ عمل قلب میں وِلائے حُسینؑ

❄

اَزل سے دیں کے تحفظ میں ہے مفاد میں ہے — حُسینیت کا جہاں عرصۂ جہاد میں ہے
حُسینیت ہی جہاں میں ہے ناصرِ اسلام — یہ دیں پناہ بھی ہر عہدِ بد نہاد میں ہے
جہاں میں قوتِ طاغوت و حلقۂ باطل — حُسینیت سے ہر ایک گام پر عناد میں ہے
ہے مومنین کی زبانوں پہ سورۂ والنّاس — منافقین کا یقیں فتنہ و فساد میں ہے
قرآن و آل کا دامن ہے عینِ حبل اللہ — گرفت اس کی مسلمان کے مفاد میں ہے
زباں پہ نادِ علیؑ سُنّتِ رسولِ خُدا — برائے نصرتِ اسلام اعتقاد میں ہے
خُدا رسولؐ اور قرآں کے ماننے والو! — فروغِ مِلّتِ اسلام اِتحاد میں ہے
لہو لہو ہوں مساجد میں منبر و محراب — یزیدی رسم یہ کس دین کے مفاد میں ہے
خدا بھی اُس میں نبیؐ بھی قران بھی اُس میں — حُسینؑ قلب جو مصروف تیری یاد میں ہے
حسینیت پہ عمل میں نماز ہے پہلے — جلوس و مجلس و ماتم بس اُس کے بعد میں ہے

علیؑ علیؑ کی صدائے قلندری گھائلؔ
یزیدی مکتب و مسلک کے انسداد میں ہے

❄

Presented by www.ziaraat.com

جانِ رسولؐ غرقِ لہو کربلا میں ہے

قرآں کے واسطے سے جو دین خُدا میں ہے
وہ سب حُسینیت کی صراطِ صِفا میں ہے

ذکرِ حُسیؑن دینِ نبیؐ سے وفا میں ہے
اس ذکر کے بغیر عبادت خلا میں ہے

حُبِّ حُسیؑن سُنّتِ محبوبِ کبریا
یہ فرض کی طرح دلِ حق آشنا میں ہے

ذاتِ حُسین میں ہے مکمّل خُدا کا دیں
خونِ حُسین شہہ رگِ دینِ خُدا میں ہے

اِحسان اِس پہ ہے ابو طالبؑ کے خون کا
اِسلام کا وجود جواب تک بقاء میں ہے

کعبہ ہے بالیقین مکاں لا مکان کا
مُحکم بناءِ کعبۂ حق کربلا میں ہے

روزِ حساب گرمیٔ خورشید سے نجات
قُران اور دامنِ آلِ عبا میں ہے

لوگو حُسیؑن مُجھ سے ہے میں ہوں حُسین سے
یہ خطبۂ رسولؐ خدا کی رضا میں ہے

سبطِ نبیؐ وہ مُحسنِ اسلام وہ حسیؑن
زخموں سے چور نرغۂ اہلِ جفا میں ہے

یہ مِل رہا ہے اجرِ رسالت رسولؐ کو
جانِ رسولؐ غرقِ لہو کربلا میں ہے

چوتھا ستون کعبہ کا اُمّت کے درمیاں
جس کے گلے میں طوق رَسَن دست و پا میں ہے

نوک سِناں شبیہ پیمبرؐ کے قلب میں
یارب یہ انتہاءِ ستم کس سزا میں ہے

طفلِ رسولؐ اصغرِؑ بے شیر کا گلا
اُمّت تیری کماں کا ہدف کس خطا میں ہے

چھینی رسول زادیوں کے سر سے چادریں
سر بیبیوں کا خاکِ شفا کی رِدا میں ہے

عُلماءِ حق کا خوں سرِ عراق آج بھی
صدّامِ بے ضمیر کے عہدِ شقا میں ہے

راہِ حیات میں سمِ قاتل ہے ہر قدم
صدّام کا ہر اک جو عمل نینوا میں ہے

بیواؤں اور یتیموں کو روٹی کی مانگ پر
ٹھوکر کے ساتھ منہ پہ طمانچہ سزا میں ہے

اسلام کا قلعہ کہیں جس مملکت کو ہم
ہر اس کا شہر عالمِ کرب و بلا میں ہے

خوں رنگ مسجدیں ہیں نمازی لہو لہو
اسلام دُشمنی کا عمل انتہا میں ہے

بم کی تباہ کاریاں بارود کا دُھواں
فریاد یا خُدا تیرے گھر کی فضا میں ہے

کردار اور عمل سے وہ مقصد بھی ہو عیاں
مقصد نہاں جو مقصدِ آہ و بُکا میں ہے

واں کربلا میں مہندی نہ سہرے کا ہے وجود
یاں ساتویں کو رسم یہ ماہِ عزا میں ہے

کیجئے نہ کربلا سے رسومات مُنسلک
گھائل یہ عرض خدمتِ اہلِ عزا میں ہے

❋

Presented by www.ziaraat.com

ماتم غمِ حسینؑ علیہ السّلام کا — ہے یہ یزیدیت سے عمل انتقام کا
ہے ضرب باقیاتِ یزیدی کے قلب پر — واللہ ذکر سبطِ رسولؐ انام کا
بُنیاد لاالٰہ کی ذاتِ حسینؑ ہے — جس کے لئے ہے حُکم درود و سلام کا
نوکِ سناں پہ ہے سرِ مظلومِ کربلا — لب پر ہے ورد ربّ علیؑ کے کلام کا
عاشورہ بعدِ عصر قیامت سے کم نہ تھا — آلِ نبیؐ پہ وقت وہ غربت کی شام کا
قران بولتا ہوا طوق و رسن میں ہے — بھرپور حافظوں سے ہے دربار شام کا
ہے دین کا نبیؐ کے یہ عباسؑ کا علم — اس پر سلام فرض ہے ہر خاص و عام کا
تابوت کی شبیہ و علم اور ذوالجناح — طالب ہر ایک آپ سے ہے احترام کا
سینہ زنی بھی سجدہ بھی ہر وقت ہو ادا — دو اس طرح سے بی بی کو پُرسہ امام کا
نوحہ ہے آہ اور دلِ مغموم کی صدا — نوحہ نہیں مزاج ترنم کے نام کا
ہوتا ہے یا حسینؑ کے نعروں سے ہر جگہ — قلبِ منافقیں پہ اثر قتلِ عام کا
چُپ ہے زبانِ عالمِ اسلام اس لئے — القدس کام کا ہے نہ کشمیر کام کا
ہم تو ازل سے باندھے ہوئے سر سے ہیں کفن — ہے انتظار بس ہمیں حکمِ امامؑ کا

کھل کر بیانِ حق و صداقت کیا کرو
گھائل تمہیں شرف ہے حُسینی غلام کا

❄

Presented by www.ziaraat.com

کی ہے بیاں خدا نے فضیلت حُسینؑ کی

حاصل ہے حشر تک اُسے نُصرت حُسینؑ کی
دینِ نبیؐ پہ ہے یہ عنایت حُسینؑ کی

دیں کی بقا کے واسطے پروردگار کو
پیش آئی کربلا میں ضرورت حُسینؑ کی

تھی کربلا میں جنگ خدا سے یزید کی
فتحِ مُبیں ہوئی ہے بدولت حُسینؑ کی

آئینِ دینِ ربِّ علیؑ ہے قرآنِ پاک
ہر آیتِ قرآن ہے صورت حُسینؑ کی

ہر وہ نماز و روزہ معلّق خلا میں ہے
شامل نہیں ہے جس میں مُحبت حُسینؑ کی

اِسلام ہوتا آج کسی اور رنگ میں
ہوتی نہ دینِ حق کو جو نُصرت حُسینؑ کی

آئین ہے یزید کا شر ظلم اور فساد
اَمن و امان و خیر ہے سُنّت حُسینؑ کی

ابناؤنا کا تذکرہ کر کے قرآن میں
کی ہے بیاں خدا نے فضیلت حُسینؑ کی

ہم مثلِ فرض کرتے ہیں سُنّت بھی یہ اَدا
ہے سُنّتِ رسولؐ مُحبت حُسینؑ کی

درسِ حُسینیت پہ عمل مومنین کا
ہل من کے ہے جواب میں نصرت حُسینؑ کی

ماتم یہ شب بیداریاں یہ مجلس و جلوس
قلبِ یزیدیت پہ ہے ضربت حُسینؑ کی

ہے آفتابِ دین و شریعت حُسینیت
ماہتابِ دو جہاں ہے امامت حُسینؑ کی

سبطِ رسولؐ بے کس و مظلومؑ تشنہ لب
کرب و بلا میں ہائے وہ غربت حُسینؑ کی

اُمّت نے تیغ و تبر و سناں سے کیا شہید
مہماں بلا کے کی یہ ضیافت حُسینؑ کی

زخمی جبینؑ تپتی زمیں سجدہ زیرِ تیغ
زخموں سے بے نیاز عبادت حُسینؑ کی

اللہ کے حبیبؐ کی اُمّت کے درمیاں
بے گور و بے کفن رہی میت حُسینؑ کی

طبقہ الٹ کے رکھ دِیا ہوتا زمین کا
عباسؑ کو جو ملتی اجازت حُسینؑ کی

جھولا جُھلا رہے ہیں خدا کی رضا کے ساتھ
جبرئیل کر رہے ہیں یہ خدمت حُسینؑ کی

صدّامیّت کے گولوں سے مجروح کی گئی
کرب و بلا کے شہر میں تُربت حُسینؑ کی

یہ یاد کر کے کس لئے گھائل نہ رودیئے
مظلومیت حُسینؑ کی غُربت حسینؑ کی

❄

Presented by www.ziaraat.com

اسلام دے رہا ہے صدا اے میرے حسینؑ — میری بقا ہے تیری عطا اے میرے حسینؑ
سبطِ رسولؐ وارثِ کعبہ تجھے سلام — اے بولتے قرآنِ خدا اے میرے حسینؑ
ابناءنا قرآں میں ہے تیرے ہی واسطے — تجھ پر یہ حق کی خاص عطا اے میرے حسینؑ
تو علم کے مدینہ کا اور بابُ العلم کا — ہے ماہتابِ راہ نما اے میرے حسینؑ
حقا بناءِ لاالہٰ تُو ہے تُو ہی تُو ہے — اجمیر کے ولی نے کہا اے میرے حسینؑ
جس میں محمدؐ اور ابو طالبؑ کا ہے لہو — وہ خاک اب ہے خاکِ شفا اے میرے حسینؑ
اسلام زندہ رہتا ہے اُس کربلا کے بعد — جس کربلا میں خوں ہو تیرا اے میرے حسینؑ
کر کے معاف حرؑ کی خطا تونے بخش دی — خُلدِ بریں کی محل سرا اے میرے حسینؑ
سر دے کے تو نے اپنا خُدا سے خرید لی — ہر دو جہاں میں رب کی رضا اے میرے حسینؑ
ہوتا نہ تُو تو ہوتی کسی اور رنگ میں — تشہیرِ دینِ ربِّ علیٰ اے میرے حسینؑ
میداں میں لا کے تُونے یزیدِ لعین کو — بے تیغ کر دیا ہے فنا اے میرے حسینؑ
زندہ رہے گا دینِ خُدا تیرے نام سے — دی تو نے اس کو ایسی دوا اے میرے حسینؑ
لب پر ہے نعرہ دیں کا حُسد دیں پناہ سے — کس سے کریں اب اس کا گلا اے میرے حسینؑ
کٹ کر بھی سر بلند رہا برسرِ سناں — کٹ کر بھی تیرا سر نہ جُھکا اے میرے حسینؑ
زخمی جبیں سے سجدہ تیرا تپتی ریت پر — ہے زیب و زینِ عرشِ علیٰ اے میرے حسینؑ
نیزے پہ سرِ بُریدہ لبوں پر قرآنِ پاک — تھا لہجۂ رسولِؐ خدا اے میرے حسینؑ
ملتا اگر تو طبقہ اُلٹ دیتا شام کا — عباسؑ کو جو اذنِ وغا اے میرے حسینؑ
دربارِ شام جاؤں میں کیسے برہنہ سر — زینبؑ یہ کہہ رہی تھی بتا اے میرے حسینؑ
ہیں بین سیّدہؑ کے سرِ مجلسِ عزا — بے کس شہیدِ جور و جفا اے میرے حسینؑ

موت آئے جب بھی آئے تو تیرے ہی نام پر
گھائل کی اک یہ ہی ہے دُعا اے میرے حسینؑ

❋

Presented by www.ziaraat.com

جو غمِ سرورؑ میں دو آنسو بہا سکتا نہیں

سجدہ خاکِ کربلا سے جو سجا سکتا نہیں
وہ صراطِ حق کبھی تا حشر پا سکتا نہیں

جس کے دل میں بس چکا ہو اِک غمِ سبطِ نبیؐ
اُس کو پھر کوئی غمِ دُنیا ستا سکتا نہیں

پرچمِ عباسؑ کی لگ جائے جس سر کو ہوا
پھر وہ سر کوئی زمانے میں جھکا سکتا نہیں

جنگِ خیبر میں شجاعت کہہ رہی تھی یا نبیؐ
مُجز علیؑ کے بابِ خیبر کوئی ڈھا سکتا نہیں

زیرِ پا جبرئیل کے پر بابِ خیبر ہاتھ میں
مُعجزہ یہ مُجز علیؑ کوئی دکھا سکتا نہیں

جو خدا بننے سے بھی انکار کرتا ہی رہے
وہ خلافت کو کبھی نظروں میں لا سکتا نہیں

جس کو سردارِ جوانانِ بہشتی سے ہو بُغض
اُن کے نانا کی شفاعت پھر وہ پا سکتا نہیں

کیا کرے گا وہ جہاں میں حفظِ ناموسِ رسولؐ
یا محمدؐ تک جو اپنے لب پہ لا سکتا نہیں

دیکھ ہی سکتا نہیں وہ صورتِ فتحِ مُبیں
حیدری نعرے کو جو دل سے لگا سکتا نہیں

لکھ کے دیواروں پہ کافر کر رہا ہے حق اَدا
وہ یہودی کی رقم ایسے تو کھا سکتا نہیں

حشر کے سورج کی گرمی سے تڑپ کر روئے گا
جو غمِ سرورؑ میں دو آنسو بہا سکتا نہیں

تشنگی بچوں کی ہے پیشِ نظر عباسؑ کے
زیرِ پا دریا ہے پیاس اپنی بُجھا سکتا نہیں

کہتے کہتے ماں سے یہ آخر سکینہؑ مر گئیں
کیا کوئی اس قید سے ہم کو چھڑا سکتا نہیں

ہائے مجبوری سرِ زنداں میرا بے کس امامؑ
بہن کا دو گز کفن تک بھی وہ لا سکتا نہیں

رو دیئے شبیرؑ جب صغراؑ کے خط میں یہ پڑھا
کیا مجھے لینے مدینہ کوئی آ سکتا نہیں

کون سے منہ سے وہ گھائلؔ خادمِ حرمین ہے
اِک دیا قبرِ نبیؐ پر جو جلا سکتا نہیں

❄

جو غمِ سرورؑ میں دو آنسو بہا سکتا نہیں

سجدہ خاکِ کربلا سے جو سجا سکتا نہیں
وہ صراطِ حق کبھی تا حشر پا سکتا نہیں

جس کے دل میں بس چکا ہو اِک غمِ سبطِ نبیؐ
اُس کو پھر کوئی غمِ دُنیا ستا سکتا نہیں

پرچمِ عباسؑ کی لگ جائے جس سر کو ہوا
پھر وہ سر کوئی زمانے میں جھکا سکتا نہیں

جنگِ خیبر میں شجاعت کہہ رہی تھی یا نبیؐ
مُجز علیؑ کے بابِ خیبر کوئی ڈھا سکتا نہیں

زیرِ پا جبرئیل کے پَر بابِ خیبر ہاتھ میں
مُعجزہ یہ مُجز علیؑ کوئی دکھا سکتا نہیں

جو خدا بننے سے بھی انکار کرتا ہی رہے
وہ غلافت کو کبھی نظروں میں لا سکتا نہیں

جس کو سردارِ جو انانِ بہشتی سے ہو بُغض
اُن کے نانا کی شفاعت پھر وہ پا سکتا نہیں

کیا کرے گا وہ جہاں میں حفظِ ناموسِ رسولؐ
یا محمدؐ تک جو اپنے لب پہ لا سکتا نہیں

دیکھ ہی سکتا نہیں وہ صورتِ فتحِ مُبیں
حیدری نعرے کو جو دل سے لگا سکتا نہیں

لکھ کے دیواروں پہ کافر کر رہا ہے حق اَدا
وہ یہودی کی رقم ایسے تو کھا سکتا نہیں

حشر کے سورج کی گرمی سے تڑپ کر روئے گا
جو غمِ سرورؑ میں دو آنسو بہا سکتا نہیں

تشنگی بچوں کی ہے پیشِ نظر عباسؑ کے
زیرِ پا دریا ہے پیاس اپنی بُجھا سکتا نہیں

کہتے کہتے ماں سے یہ آخر سکینہؑ مر گئیں
کیا کوئی اس قید سے ہم کو چھڑا سکتا نہیں

ہائے مجبوری سرِ زنداں میرا بے کس امامؑ
بہن کا دو گز کفن تک بھی وہ لا سکتا نہیں

رو دیئے شبیرؑ جب صغراؑ کے خط میں یہ پڑھا
کیا مجھے لینے مدینہ کوئی آ سکتا نہیں

کون سے منہ سے وہ گھائل خادمِ حرمین ہے
اِک دیا قبرِ نبیؐ پر جو جلا سکتا نہیں

❄

Presented by www.ziaraat.com

غمِ سبطِ حبیبِ کبریا ہے کہ یہ غم ناصرِ روزِ جزا ہے
یہ جس کے غم میں ماتم کی صدا ہے وہ حقا کہ بناءِ لاالہ ہے
قرآنِ ناطقِ ربِّ علی ہے
رضاءِ حق شہید کربلا ہے

کہ جس کے دم سے ہے اسلام باقی خدا و مصطفےٰ کا نام باقی
صلوٰۃ و صوم کے احکام باقی یہ عمرے اور حج و احرام باقی
جو کعبہ کا ستونِ دائمی ہے
یہ وہ ذاتِ حسینؑ ابن علیؑ ہے

حسینؑ ابن علیؑ کے جاں نثارو! شہیدِ کربلا کے سوگوارو!
جنابِ سیدہؑ کے غم گسارو! عمل سے حسنِ کرداری نکھارو!
کہ تم راہ رو ہو راہِ کربلا کے
بڑھو تم وقت سے آنکھیں ملا کے

عزادارانِ شاہِ کربلا ہو غلامانِ علیؑ مرتضےٰ ہو
کبھی سوچا بھی تم نے تم کہ کیا ہو مجسم تم دعاءِ سیدہؑ ہو
زہے تقدیر یہ قسمت تمہاری
غمِ شبیرؑ ہے دولت تمہاری

بتاؤ تم ہیں کس شے کی کمی ہے تمہارے سر پہ جب دستِ علیؑ ہے
بفضلِ حق تمہارا وہ نبیؐ ہے شفاعت جس کی روزِ محشری ہے
خداءِ وحدہٗ حافظ تمہارا
تمہیں ہے پنجتنؑ کا بھی سہارا

قرآن و آل سے وابستگی ہے رضاءِ ربِّ اکبر بھی یہی ہے
یہ سنّت عینِ مرضی نبیؐ ہے لبوں پر جو تمہارے یا علیؑ ہے
یہ نعرہ جس جگہ بھی بر زباں ہے
منافق کے لیے ضربِ گراں ہے

تقاضا ہے یہ آدابِ عزا کا سبق ہو یاد تم کو کربلا کا
تمہارا ہو عمل اہلِ وفا کا کہ جیسا جون و ابنِ عوسجہ کا
جیو دنیا میں تم دیں دار بن کر
یقین و عزم کا کردار بن کر

Presented by www.ziaraat.com

شبانہ روز شہہ کا غم مناؤ کرو ماتم عزا خانہ سجاؤ
علم عباسؑ کا بے شک اٹھاؤ مگر تابوت مت سڑکوں پہ لاؤ
زیارت اس کی پھر تو پُراثر ہو
امامی بارگاہوں تک اگر ہو

نگاہِ وقت پہچانو خدارا ہے ہر عہدِ ستم دشمن تمہارا
جفا و جور کا لے کر سہارا بنا کر خونِ اہلِ حق کا گارا
محل اس طرح بنوائے گئے ہیں
سرِ سادات چنوائے گئے ہیں

کرو تم یاد اکبرؑ کی جوانی علی اصغرؑ کی جنگِ بے زبانی
سکینہؑ جان کی تشنہ دہانی نبیؐ کی آل پر ہے بند پانی
گلا ہے خشک اور ہے کند خنجر
سجودِ حق میں ہے سبطِ پیمبرؐ

غضب ہے بعدِ سرتاجِ شہیداں ہیں چاروں سمت آگ و خوں کے طوفاں
نبیؐ کی آل با حالِ پریشاں ہے لاوارث سرِ شامِ غریباں
زباں خاموش ہے محوِ فغاں ہیں
لہو کے اشک آنکھوں سے رواں ہیں

ہے خاک و خون چہروں کا مقدر ہیں ناموسِ نبیؐ محرومِ چادر
ردا خاکِ شفا کی ہے سروں پر ہیں سہمے سہمے اطفالِ پیمبرؐ
یزیدی ظلم کی یہ انتہا ہے
یتیموں کو طمانچوں کی سزا ہے

منافق ہے سپاہِ بے محابہ ہے اس کا کام بس شور و شرابہ
ازل سے دین اس کا خوں خرابہ درِ صیہونیت ہے اس کا کعبہ
اسے مسجد نہ قرآں کا ادب ہے
یہودی سے اسے زر کی طلب ہے

یہاں بھی آج صبح و شام گھاتیں سپاہِ شر کا یہ ہے کام گھاتیں
یہ اہلِ حق کا اب ہر گام گھاتیں کیا کرتے ہیں قتلِ عام گھاتیں
مثالِ رشدیِ گستاخ ہے یہ
یزیدیت کی ذیلی شاخ ہے یہ

Presented by www.ziaraat.com

شبانہ روز شہہ کا غم مناؤ   کرو ماتم عزا خانہ سجاؤ
علم عباسؑ کا بے شک اٹھاؤ   مگر تابوت مت سڑکوں پہ لاؤ
زیارت اس کی پھر تو پُراثر ہو
امامی بارگاہوں تک اگر ہو

نگاہِ وقت پہچانو خدارا   ہے ہر عہدِ ستم دشمن تمہارا
جفا و جور کا لے کر سہارا   بنا کر خونِ اہلِ حق کا گارا
محل اس طرح بنوائے گئے ہیں
سرِ سادات چنوائے گئے ہیں

کرو تم یاد اکبرؑ کی جوانی   علی اصغرؑ کی جنگِ بے زبانی
سکینہؑ جان کی تشنہ دہانی   نبیؐ کی آل پر ہے بند پانی
گلا ہے خشک اور ہے کند خنجر
سجودِ حق میں ہے سبطِ پیمبرؐ

غضب ہے بعدِ سرتاجِ شہیداں   ہیں چاروں سمت آگ و خوں کے طوفاں
نبیؐ کی آل با حالِ پریشاں   ہے لاوارث سرِ شامِ غریباں
زباں خاموش ہے محوِ فغاں ہیں
لہو کے اشک، آنکھوں سے رواں ہیں

ہے خاک و خون چہروں کا مقدر   ہیں ناموسِ نبیؐ محرومِ چادر
ردا خاکِ شفا کی ہے سروں پر   ہیں سہمے سہمے اطفالِ پیمبرؐ
یزیدی ظلم کی یہ انتہا ہے
یتیموں کو طمانچوں کی سزا ہے

منافق ہے سپاہِ بے صحابہ   ہے اس کا کام بس شور و شرابہ
ازل سے دین اس کا خوں خرابہ   ور صیہونیت ہے اس کا کعبہ
اسے مسجد نہ قرآں کا ادب ہے
یہودی سے اسے زر کی طلب ہے

یہاں بھی آج صبح و شام گھاتیں   سپاہِ شر کا یہ ہے کام گھاتیں
یہ اہلِ حق کا اب ہر گام گھاتیں   کیا کرتے ہیں قتلِ عام گھاتیں
مثالِ رُشدی گستاخ ہے یہ
یزیدیت کی ذیلی شاخ ہے یہ

Presented by www.ziaraat.com

گلزارِ سیدہ میں خزاں رنگ ہے بہار
پژمردہ گل ہیں آج فضا بھی ہے سوگوار
ڈالی ہے خاک سر پہ صبا نے بحالِ زار
سکتے میں ہے زمین فلک کو نہیں قرار
صحراءِ کربلا کا تپش خیز ریگزار
اڑتی ہے دھول اور ہوا میں ہے خلفشار
ہے خیمہ گاہ اک وہاں غربت سے ہمکنار
اہلِ حرم کے خیمہ کا منظر ہے دل فگار
خیمہ کا پردہ اٹھتا ہے گرتا ہے بار بار

آلِ نبیؐ کے خیمہ میں ایک حشر ہے بپا
رخصت ہے اہلِ بیت سے ہم شکلِ مصطفٰیؐ
شاہ زادیاں رسولؐ کی غم میں ہیں مبتلا
ہوتی ہے کوئی غش کوئی روتی ہے زار زار
خیمہ کا پردہ اٹھتا ہے گرتا ہے بار بار

ہیں گرد اُن کے ماں و بہن اور پھوپیاں
بیٹا نہ جاؤ چھوڑ کے بانو کا تھا بیاں
تنہا تمہارے بابا غموں سے ہیں نیم جاں
نُصرت کو اُن کی اب نہیں عباس نامدار
خیمہ کا پردہ اٹھتا ہے گرتا ہے بار بار

دینِ نبیؐ مٹانے کے درپے ہیں اہلِ کیں
تانے ہوئے ہیں تیغ و تبر برچھیاں لعیں
جاؤ نہ ماں کو چھوڑ کے اے میرے ماہ جبیں
اے لعل میرے آپ کے صدقہ یہ ماں نثار
خیمہ کا پردہ اٹھتا ہے گرتا ہے بار بار

رو رو کے کہہ رہی ہے یہ بیٹی بتولؑ کی
اکبر ہی تیری دید زیارت رسولؐ کی
تو ہی تو اک کمائی ہے مجھ دلِ ملول کی
کس دل سے تجھ کو میں کہوں مقتل کو تو سدھار

Presented by www.ziaraat.com

خیمہ کا پردہ اٹھتا ہے گرتا ہے بار بار

اٹھارہ سال پال کے تم کو جواں کیا
تم کو نہ اپنی آنکھوں سے میں نے نہاں کیا
دل کا قرار تم ہی کو تسکینِ جاں کیا
یہ کہہ کے آنکھیں ہوگئیں زینب کی اشکبار

خیمہ کا پردہ اٹھتا ہے گرتا ہے بار بار

رو کے سکینہ کہتی ہے لے لے کے ہچکیاں
قاسم ہیں اور نہ عون و محمد نہ عمو جاں
بھیا بتایئے ہمیں یہ سب گئے کہاں
اور آپ بھی جانے کے لیے ہوگئے تیار

خیمہ کا پردہ اٹھتا ہے گرتا ہے بار بار

اماں کو پھوپی جاں کو نہ رُلوایئے بھیا
بابا کو نہ پردیس میں تڑپایئے بھیا
للہ نہ کہیں جایئے رُک جایئے بھیا
بابا میرے رہ جائیں گے بے یار و مددگار

خیمہ کا پردہ اٹھتا ہے گرتا ہے بار بار

غم میں گریباں چاک ہے اللہ کا رسولؐ
گریہ کناں ہے دشت میں بنتِ نبیؐ بتولؑ
گھائل نہ دیکھئے منظرِ خیمہ کو اور طول
جانے کو رن میں اکبرِ ذیشاں ہیں بے قرار

خیمہ کا پردہ اٹھتا ہے گرتا ہے بار بار

Presented by www.ziaraat.com

کربلا جلوہ گہہ طور ہے موسیٰؑ کے لیے　　کربلا فیض کا سرچشمہ ہے عیسیٰؑ کے لیے
کربلا درجۂ دل رکھتی ہے طیبہ کے لیے　　کربلا خُلد کا دروازہ ہے عُقبیٰ کے لیے

حق کے محبوب رسولؐ دوسرا تک پہنچا
کربلا پہنچا جو وہ اپنے خدا تک پہنچا

کربلا مسکنِ اظہارِ عقیدت ہی نہیں　　کربلا صرف کوئی جاءِ زیارت ہی نہیں
کربلا ذکر و تقاریر کی زینت ہی نہیں　　کربلا محض محرم کی ضرورت ہی نہیں

کربلا درسِ عمل دعوتِ افکار بھی ہے
کربلا زینت و زیبائشِ کردار بھی ہے

کربلا دین بھی ہے دین نگہبان بھی ہے　　کربلا عظمتِ توحید کا اعلان بھی ہے
کربلا درد کی تاریخ کا عنوان بھی ہے　　کربلا ظالم و مظلوم کی پہچان بھی ہے

کربلا نام ہے تلوار کی جھنکار کا نام
کربلا نصرتِ حق کے لیے ایثار کا نام

کربلا نعرۂ حق نعرۂ تکبیر بھی ہے　　کربلا خوابِ براہیمؑ کی تعبیر بھی ہے
کربلا معنیٔ قرآن بھی تفسیر بھی ہے　　کربلا سینۂ باطل کے لیے تیر بھی ہے

دامنِ آل بھی ہے دامنِ قرآن بھی ہے
کربلا مرکزِ ایمان بھی عرفان بھی ہے

کربلا معنیٰ و مفہومِ رضا اور تسلیم　　کربلا حُسنِ عباداتِ خداوندِ کریم
کربلا دینِ محمدؐ کی ہے اعلیٰ تعلیم　　کربلا مذہب اسلام پہ احسانِ عظیم

کربلا مظہرِ ایمان بھی ہے دین بھی ہے
کربلا سجدۂ معبود کی تزئین بھی ہے

کربلا صرف بپے نالہ و گریہ ہی نہیں　　کربلا صرف مصائب کا سراپا ہی نہیں
کربلا صبر و شجاعت کی ضیاء گاہ ہی نہیں　　کربلا حق و صداقت سے شناسا ہی نہیں

کربلا حق بھی صداقت بھی حق آگاہ بھی ہے
کربلا دینِ محمدؐ کی پناہ گاہ بھی ہے

Presented by www.ziaraat.com

اِس کی مٹی میں شفاء اور شفاعت کا خمیر   خاک سے اس کی مُنوّر ہوئے ولیوں کے ضمیر
خطّۂ ارض پہ ہے کرب و بلا حق کی سفیر   کربلا صدق و صفا صبرو رضا کی تنویر

کربلا ڈھال بھی اسلام کے مذہب کے لیے
کربلا تیغ بھی ہر عہد کے مرحب کے لیے

کربلا اِک ابدی جنگ ہے کُفّار کے ساتھ   جنگِ پیہم ہے یہ اسلام کے غدار کے ساتھ
کربلا جنگ ہے صیہونی نمک خوار کے ساتھ   یعنی ہر عہدِ یزیدی کے اہل کار کے ساتھ

کربلا نام ہے باطل سے ٹکر جانے کا
کربلا نام ہے حق کے لیے مر جانے کا

جو سبق اس نے دیا ہے وہ اگر یاد رہے   اور مسلمان کے دل میں بھی یہ آباد رہے
عالم اسلام کا ہر خطرے سے آزاد رہے   شہر تاراج رہے کُفر کا برباد رہے

پھر تو یہ قبلۂ اول ہمیں دے سکتی ہے
کربلا ہند سے کشمیر بھی لے سکتی ہے

کربلا دیتی ہے دنیا کے ہر اک غم سے نجات   کربلا یاد دلاتی ہے جہاں کو دن رات
خون میں ڈوبے ہوئے سجدۂ شبیرؑ کی بات   پرچمِ حق سے وہ چمٹے ہوئے عباسؑ کے ہاتھ

کربلا روحِ عمل عزم کی شمشیر کا نام
کربلا نام ہے اسلام کی تقدیر کا نام

کربلا کہتی ہے تم حق کے طرف دار رہو   تم مسلمان ہو ہر حال میں دین دار رہو
مت کسی غیر سے نصرت کے طلب گار رہو   ہر بُرے وقت سے ٹکرانے کو تیار رہو

حق کے بندے ہو تو پھر حق بھی نبھانا سیکھو
مثلِ حُرؑ وقت سے آنکھوں کو ملانا سیکھو

کربلا والوں نے بتلایئے کیا کچھ نہ دیا   بخششِ اُمتِ عاصی کے لیے پیشِ خُدا
رکھ دیا اکبرؑ و عباسؑ کے سر کا تحفہ   خونِ شبیرؑ کے ہمراہ لہو اصغرؑ کا

کربلا ہم سے بھی کچھ اس کا بدل چاہتی ہے
کم سے کم اپنوں سے اظہارِ عمل چاہتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

کربلا والوں کی قربانی کا کیا یہ ہے صلہ آج ہر شخص کی ایک اپنی شریعت ہے جدا
سوچیں اِس بات کو اب غور سے اربابِ وفا اور کیا ہوگا بُرا وقت بس اب اس کے سوا
اور کیا دیکھیں گے ہم صورتِ حالات کا رنگ
جب کہ نوحوں سے چھلکنے لگے نغمات کا رنگ
ہر نیا جملہ مقرّر کا حقیقت کے خلاف غازی عباسؑ کی غیرت کے شفاعت کے خلاف
چادرِ زینبؑ و کلثومؑ کی عظمت کے خلاف ہر عزادارِ حسینی کی عقیدت کے خلاف
اُس کو بھاتی نہیں اب علم کے در کی باتیں
اچھی لگتی ہیں اُسے دخترِ زر کی باتیں
جھانک کر دیکھ ذرا اپنا گریباں گھائل غور سے سوچ اگر رکھتا ہے ایماں گھائل
یاد کر پیاسوں کی وہ شامِ غریباں گھائل اور نبی زادیوں کا حالِ پریشاں گھائل
بند تو سات محرم سے وہاں پانی ہو
آٹھ کو تیرے یہاں دعوتِ بریانی ہو
بعد از شامِ غریباں وہ بھیانک اِک رات آگ اور خون کے طوفانوں پہ تھی جس کی بساط
بن کے ٹوٹی وہ قیامت سرِ زینبؑ ہیہات اور اُس رات کو سو جاتا ہے تو چین کے ساتھ
ہائے جس وقت تہِ تیغ ہو مولا کا گلا
رسمِ فاقہ شکنی تیری ہو اُس وقت ادا
رات عاشور کی ہے رات عبادت والی گیارہویں رات ہے دراصل قیامت والی
حشر کی رات ہے وہ بعدِ شہادت والی رات بربادیٔ ناموسِ رسالتؐ والی
بے کسی بے وطنی غربت و بیداد کی رات
اور وہی رات نہ ہو نوحہ و فریاد کی رات
بعد اس شب کے شبِ غم جو بناؤ تو کیا نوحہ کیسٹ سے شبِ غم میں سناؤ تو کیا
نہر سے صحنِ عزا خانہ سجاؤ تو کیا شامی فوجوں کو لبِ نہر دکھاؤ تو کیا
کربلا ایسے تصور کا کوئی نام نہیں
کربلا ایسی رسومات کا پیغام نہیں

☆

Presented by www.ziaraat.com

کربلا چلو

بٹتی ہے واں شفاعتِ روزِ جزا چلو   گر چاہیے تمہیں تو چلو کربلا چلو

زیبائشِ سجود کی خاطر بروزِ حشر   لینے وہاں سے تحفۂ خاکِ شفا چلو

بُنیادِ لاالٰہ کی زیارت کے واسطے   خوشنودیِ برائے رسولِ خُداؐ چلو

دل سے غمِ حسینؑ لگا کر بحالِ زار   لینے جنابِ بنتِ نبیؐ کی دُعا چلو

اپناؤ تا قرآن نے کس کے لیے کہا   تفسیر کی بھی سَمت خدارا ذرا چلو

برآئے گی مراد دُعا ہوگی مُستجاب   سُننے خلوصِ دل سے حدیثِ کساء چلو

ضربِ گراں ہے قلبِ یزیدانِ وقت پر   ماتم غمِ حسین میں کرنے بپا چلو

بی بی کو پُرسہ دینے امامِ غریب کا   ہو منعقد جہاں پہ بھی بزمِ عزا چلو

اُٹھو کہ طالبان ہیں اسلام کے خلاف   نابود کرنے ان کو بنامِ خُدا چلو

یہ کافرِ بزرگ ہے بن لادنِ لعیں   اُس کو بھی بخشنے کے لیے تم قضا چلو

نعرے لگاؤ حیدری اس کام کے لیے   فرمائیں گے مدد وہاں مشکل کشاء چلو

گھائل دعائیں مانگنے اَمن و اَمان کی
مشہد چلو نجف کو چلو کربلا چلو

Presented by www.ziaraat.com

یارب میرے ذہن کو عطا ہو وہ روشنی   شیشہ پہ دل کے جس سے جلا ہو وہ روشنی
جس میں رضاءِ اہلِ رضا ہو وہ روشنی   جس میں ولاء اہلِ کِساء ہو وہ روشنی
مجھ کو عطا ہو طاعتِ قنبر کی روشنی
دے فکر کو قناعتِ بوذر کی روشنی

وہ روشنی کہ جس سے منور ہے کائنات   وہ روشنی کہ جس میں ہو ایمان کی حیات
جس روشنی کا فیض ہے حیّ علی الصّلواۃ   جو روشنی دکھاتی ہو پیہم رہِ نجات
جو روشنی تجلّیِ اسلام بن گئی
اور صبحِ کفر کے لیے اک شام بن گئی

کامل ہوئی ہے جس سے شریعت وہ روشنی   ملتی ہے جس سے عزم کو قوت وہ روشنی
جس کی ملائکہ کو ہے چاہت وہ روشنی   جو بن گئی بناءِ عبادت وہ روشنی
قطرے کو جس کی ضو نے سمندر بنا دیا
جس روشنی نے حُرؑ کا مقدر بنا دیا

وہ روشنی جو قبر کو کرتی ہے ضو فشاں   جس روشنی کا روزِ جزا ہوگا سائباں
جو روشنی حدیث ہے جو روشنی قرآں   دوشِ رسولِؐ حق سے ہے جو روشنی عیاں
جو روشنی ہے نورِ الٰہی کی روشنی
یعنی خدا کی ساری خدائی کی روشنی

وہ روشنی کہ جس میں ہو ملت کا اتحاد   جس کی ضیاء سے درسِ اخوت ہو سب کو یاد
وہ روشنی کہ جس میں نہیں بغض اور عناد   جس روشنی میں دونوں جہانوں کا ہے مفاد
جس شخص کی یہ روشنی تقدیر ہوگئی
پھر خلد اس کی خیر سے جاگیر ہوگئی

فردوس کا سماں ہے جہاں ہے یہ روشنی   چہرے پہ مومنیں کے عیاں ہے یہ روشنی
دل پر منافقیں کے گراں ہے یہ روشنی   باطل کے سر پہ برقِ تپاں ہے یہ روشنی
اس روشنی نے کر دیا بے جان دیکھیے
دشمن کا اسلحہ سرِ تہران دیکھیے

Presented by www.ziaraat.com

اس روشنی نے اہلِ جہاں کو دکھا دیا   آمر کے تخت و تاج کا تختہ بنا دیا
اس روشنی نے زعم کے سر کو جھکا دیا   مشرک کا خواب خاک میں اس نے ملا دیا

طیاروں اور ایٹمی سامان کو شکست
اس روشنی نے دی بڑے شیطان کو شکست

یہ روشنی نماز یہ ہی روشنی زکوٰۃ   یہ روشنی ہے حمد یہ ہی روشنی ہے نعت
یہ روشنی ہے باعثِ تخلیقِ کائنات   قرآن کر رہا ہے اس ہی روشنی کی بات

اس روشنی سے آدمی انسان ہو گیا
کافر بھی اس کی ضو سے مسلمان ہو گیا

یہ روشنی عقیدہ یہ ہی حُسنِ اعتقاد   یہ روشنی یقین یہ ہی روشنی جہاد
یہ روشنی عمل بھی یہ ہی منزلِ مُراد   دیتی ہے یہ ہی روشنی درسِ حق اُلعباد

یہ روشنی خلوص بھی الفت بھی پیار بھی
یہ روشنی ہے رحمتِ پروردگار بھی

یہ روشنی ہے حقّ و صداقت کی روشنی   ایثار و صبر و شکر و اطاعت کی روشنی
حقّا کہ یہ ہے نورِ امامت کی روشنی   محشر کے دن یہ ہو گی شفاعت کی روشنی

اللہ کے حبیب کی یہ نورِ عین ہے
اس روشنی کا اسمِ گرامی حسینؑ ہے

دوشِ رسولِ حق کی جو زینت ہے وہ حسینؑ   جو دینِ حق کی عین ضرورت ہے وہ حسینؑ
جس کی وِلا کے اجر میں جنّت ہے وہ حسینؑ   اسلام زندہ جس کی بدولت ہے وہ حسینؑ

ایماں ہوں جس کے نور سے پرُنور وہ حسینؑ
ہو جس کے غم سے دنیا کے دکھ دور وہ حسینؑ

سبطِ رسولؐ ابنِ علیؑ جانِ فاطمہؑ   کُل کا امام دینِ محمدؐ کا رہنما
جس کی رضا ہے وحدہٗ معبود کی رضا   جس کا عمل ہر ایک ہے خوشنودیٔ خدا

اِس کی خوشی خُدا کو یہاں تک قبول ہے
ہے پُشت پر نبیؐ کے تو سجدے میں طول ہے

Presented by www.ziaraat.com

اس روشنی نے اہلِ جہاں کو دکھا دیا آمر کے تخت و تاج کا تختہ بنا دیا
اس روشنی نے زعم کے سر کو جھکا دیا مشرک کا خواب خاک میں اس نے ملا دیا

طیاروں اور ایٹمی سامان کو شکست
اس روشنی نے دی بڑے شیطان کو شکست

یہ روشنی نماز یہ ہی روشنی زکوٰۃ یہ روشنی ہے حمد یہ ہی روشنی ہے نعت
یہ روشنی ہے باعثِ تخلیقِ کائنات قرآن کر رہا ہے اس ہی روشنی کی بات

اس روشنی سے آدمی انسان ہو گیا
کافر بھی اس کی ضو سے مسلمان ہو گیا

یہ روشنی عقیدہ یہ ہی حُسنِ اعتقاد یہ روشنی یقین یہ ہی روشنی جہاد
یہ روشنی عمل بھی یہ ہی منزلِ مُراد دیتی ہے یہ ہی روشنی درسِ حق العباد

یہ روشنی خلوص بھی الفت بھی پیار بھی
یہ روشنی ہے رحمتِ پروردگار بھی

یہ روشنی ہے حق و صداقت کی روشنی ایثار و صبر و شکر و اطاعت کی روشنی
حقا کہ یہ ہے نورِ امامت کی روشنی محشر کے دن یہ ہو گی شفاعت کی روشنی

اللہ کے حبیب کی یہ نورِ عین ہے
اس روشنی کا اسمِ گرامی حسینؑ ہے

دوشِ رسولِ حق کی جو زینت ہے وہ حسینؑ جو دینِ حق کی عین ضرورت ہے وہ حسینؑ
جس کی وِلا کے اجر میں جنّت ہے وہ حسینؑ اسلام زندہ جس کی بدولت ہے وہ حسینؑ

ایماں ہوں جس کے نور سے پرُنور وہ حسینؑ
ہو جس کے غم سے دنیا کے دکھ دور وہ حسینؑ

سبطِ رسولؐ ابنِ علیؑ جانِ فاطمہؑ کُل کا امام دینِ محمدؐ کا رہنما
جس کی رضا ہے وحدہٗ معبود کی رضا جس کا عمل ہر ایک ہے خوشنودیٔ خدا

اِس کی خوشی خُدا کو یہاں تک قبول ہے
ہے پُشت پر نبیؐ کے تو سجدے میں طُول ہے

Presented by www.ziaraat.com

کلِ رضاءِ ربّی جو بندہ ہے وہ حسینؑ   تزئینِ عرش جس کا کہ سجدہ ہے وہ حسینؑ
آغوشِ موت میں بھی جو زندہ ہے وہ حسینؑ   جو کہ بناءِ لاالٰہ ہے وہ حسینؑ
قرآں نے جس حسینؑ کو ابناؤنا کہا
اجمیر کے ولی نے اسے دیں پناہ کہا

ہے علم کے مدینہ میں مینار نور کا   اور بابُ العلم میں بھی یہ جلوہ ہے طور کا
اس پر یہ لطفِ خاص ہے ربِّ غفور کا   ارشاد جس کے واسطے یہ ہے حضورؐ کا
مجھ سے حسینؑ اور ہوں میں اُس حسینؑ سے
قائم رہے گا دینِ خدا جس حسینؑ سے

جبرئیل جس حسینؑ کا خادم ہے وہ حسینؑ   اسلام جس کی ذات سے قائم ہے وہ حسینؑ
عالم کا جس کو علم ہے عالم ہے وہ حسینؑ   اہلِ یقیں کے دل پہ جو حاکم ہے وہ حسینؑ
ہے جو حقیقی وارثِ کعبہ وہی حُسینؑ
دونوں جہاں ہیں جس کا علاقہ وہی حُسینؑ

گھر کربلا میں جس نے لُٹایا ہے وہ حُسینؑ   سر راہ حق میں جس نے کٹایا ہے وہ حُسینؑ
سر دے کے جس نے دین بچایا ہے وہ حُسینؑ   سجدوں کے حق کو جس نے نبھایا ہے وہ حُسینؑ
حمد و ثناء ربی کا دیوان ہے حُسینؑ
اللہ کا بولتا ہوا قرآن ہے حُسینؑ

لعنت کا طوق دے کے سِدھارا یزید کو   نارِ جہنمی میں اُتارا یزید کو
میداں دکھا کے اُس ستم آرا یزید کو   بے تیغ کے حُسینؑ نے مارا یزید کو
میدانِ جنگ جس نے یہ مارا ہے وہ حُسینؑ
اسلام کہہ رہا ہے ہمارا ہے وہ حُسینؑ

جو مومنین کے سینوں پہ ماتم کے داغ ہیں   یہ داغ قبر کے لیے روشن چراغ ہیں
اہلِ عزا کے ان سے منوّر دماغ ہیں   ان کی ضیاء سے قلب و نظر باغ باغ ہیں
یہ سب ولاءِ پنجتنی کی ہے روشنی
یادِ حُسینؑ ابن علیؑ کی ہے روشنی

Presented by www.ziaraat.com

اور آج باقیاتِ یزیدی یہ دیکھ کر   اس روشنی سے جلتے ہیں ان کے دل و جگر
حالانکہ یہ ہی روشنی ہے دیں کی راہبر   یہ دین دشمنی پہ ہیں باندھے ہوئے کمر
خودکش بموں سے آ کے مساجد اُڑاتے ہیں
محراب اور منبر و قرآں جلاتے ہیں

دیں دشمنی جو رکھتے ہیں دل میں یہ اہلِ شر   اِن کو خدا کا خوف نہ اِن کو نبیؐ کا ڈر
کلمہ ہے لب پہ دل میں نہیں کلمے کا اثر   طالب نہیں یہ دیں کے یہ ہیں طالبانِ زر
ہیکل کے اور صلیب کے یہ تابعدار ہیں
شیرون کے غلام ہیں بُش پر نثار ہیں

یہ دوست ہیں خُدا کے نہ اس کے حبیب کے   یہ تو ہیں دوست دینِ خدا کے رقیب کے
رشتے یہودیت سے ہیں ان کے قریب کے   ہر ملک میں ہیں پالتو یہ تل ابیب کے
خوں اہلِ حق کا کرتے ہیں تیغِ حُسود سے
ملتا ہے اسلحہ انہیں دستِ یہود سے

اللہ کی مسجدوں میں ہر ایک سَمت کُوبکُو   آ کر نمازیوں کا بہاتے ہیں یہ لہو
ضراری مسجدیں ہیں یہاں بھی ہر ایک سُو   لیکن وہاں لہو ہے نہ بارود کی ہے بُو
اللہ کی مسجدوں کے ہی دشمن ہیں یہ لعیں
اسلام کی قبا میں ہیں یہ مارِ آستیں

گھائل عمل تمہارا اب اس کے ہے برخلاف   اس روشنی کا صرف زبانی ہے اعتراف
اس روشنی کی راہ گزر سے ہے انحراف   ہے رہبرانِ مذہب و ملت میں اختلاف
ہو جب کہ اپنے قبلہ و کعبہ ہی میں نفاق
پھر کس طرح سے آپ میں ہم میں ہو اتفاق

اور آج اپنی ملتِ خوش فہم و خوش خرام   اِس روشنی کو کرتی ہے اب دور سے سلام
مجلس کا ہے ادب نہ جلوسوں کا احترام   مانا کہ نوحہ خوانی کو حاصل ہے اِک مقام
لیکن پھر اس میں اوّل و آخر کی بات کیوں
سینہ زنی کی رات میں یہ گھونسہ لات کیوں

Presented by www.ziaraat.com

ہوتی ہیں شب بے داریاں اِک غم کی ترجماں لیکن اب ان پہ ہوتا ہے میلوں کا سا گماں
مٹی کے آب خورے الٹ کر جہاں تہاں کہتے ہو ان کو شام کی افواجِ بے ایماں
نہرِ فرات و خیمۂ اطہر بناتے ہو
اپنے ہی ہاتھوں اپنی ہنسی کیوں اڑاتے ہو
مولا کا ایک تھا اب ہزاروں ہیں ذوالجناح یہ صاحبِ جلوس بس اللہ کی پناہ
تانگوں سے کھول لاتے ہیں گھوڑے خدا گواہ مولا کی کم چڑھاووں کی زیادہ ہے ان کو چاہ
کاندھوں پہ تو اٹھاتے ہوئے دم نکلتے ہیں
تابوت لے کے ٹھیلوں پہ اب لوگ چلتے ہیں
کیا عرض کیجیے کہ نہیں جرأتِ کلام اس طرح سے بیان ہو مظلومیِ امام
نوحہ ہے جب کہ درد کا آہ و فغاں کا نام گانوں کی دُھن پہ آج پڑھا جا رہا ہے عام
پڑھ کر بطرزِ نغمہ یہ نوحہ حُسینؑ کا
اب سیدہ کو دیتے ہیں پُرسہ حُسینؑ کا
ہر انجمن کے دل میں یہ خواہش کا ہیر پھیر اُس اگلی انجمن سے کہیں ہو نہ جائیں زیر
ہلتے نہیں ہیں شاہِ خراساں سے پھر وہ شیر پرواہ نہیں جلوس کو ہو جائے جتنی دیر
عاشور کے جلوس میں ہر ایک نوحہ خواں
نوحہ کو طول دیتا ہے ہو بیبیاں جہاں
حالت ہے اب یہ مِلّتِ حقا کے جوش کی پہلی سی بات ہی نہ رہی عقل و ہوش کی
وقتِ اَذاں ہے اور ہے شدت خروش کی بے تابیاں عروج پہ ہیں خورد و نوش کی
رمضان کے مہینہ میں مسجد کی ہے یہ بات
افطار کی پلیٹ پہ چاقو کی واردات
مجلس تو ہے حُسینِ علیہ السّلام کی اور صاحبِ عزا کو ہے فکر اپنے نام کی
علاموں کو تلاش قیام و طعام کی اہلِ عزا کو کھوج ہے چائے کے جام کی
آتے ہیں مجلسوں میں ادب رکھ کے طاق میں
مجلس اُڑایا کرتے ہیں سن کر مذاق میں
جس بی بی کے یہ بیبیاں پردے کو روتی ہیں اشکوں سے اپنے منہ کو وہ دن رات دھوتی ہیں
بے چادری کے ذکر پہ جانوں کو کھوتی ہیں بے پردا پھر جلوسوں میں شامل بھی ہوتی ہیں
بے پردگی ہے جن کو دل و جان سے عزیز
گھائل نہیں وہ سیدۂ بی بی کی پھر کنیز

Presented by www.ziaraat.com

پرچمِ عباسؑ

عباسؑ نام دار کے پرچم کا ہے بیاں — جس سے کہ شان و شوکتِ اسلام ہے عیاں
فتحِ مبینِ حق کا یہ پرچم ہے ترجماں — جس کی ہوا میں امن ہے سائے میں ہے اماں
روزِ ازل سے تا بہ ابد فتح مند ہے
جس دوش پر یہ پرچم ہوا بلند ہے

ہے دید اس کی باعثِ تقویتِ یقیں — اسلام کا علم ہے یہ ہی برروئے زمیں
واللہ ہے اس علم کی زیارت وفاءِ دیں — ہے یہ بدوشِ لشکرِ خلاق العالمیں
یہ ہی علم نصب سرِ بابِ بہشت ہے
قربان اس پہ ہر دلِ ایماں سرشت ہے

دینِ خدا کے پیاروں کا پیارا ہے یہ علم — فتحِ مبیں کی آنکھوں کا تارا ہے یہ علم
قدرت نے رحمتوں سے سنورا ہے یہ علم — محشر میں اہلِ حق کا سہارا ہے یہ علم
سورج سروں پہ جب سوا نیزے پہ آئے گا
پرچم یہ اپنے سائے میں مومن کو لائے گا

عظمت کا آسماں ہے یہ عباسؑ کا علم — تنویرِ دو جہاں ہے یہ عباسؑ کا علم
اسلام پاسباں ہے یہ عباسؑ کا علم — رحمت کا سائباں ہے یہ عباسؑ کا علم
پرچم نہ کیوں یہ باعثِ صد احترام ہو
دوشِ یداللّٰہی پہ جب اس کا مقام ہو

دامانِ آل و دامنِ قرآن یہ علم — محکم کتابِ حق کا ہے جزدان یہ علم
توحید کا خدا کی ہے اعلان یہ علم — باطل کے دل پہ ضربتِ یزدان یہ علم
طاقت بڑی خدا کی عیاں اس علم سے ہے
شیطاں بڑے کو خطرۂ جاں اس علم سے ہے

ہر ایک ملک و قوم کا ہوتا ہے اک نشاں — پرچم کا احترام ہے ہر قوم کے یہاں
طاقت میں وہ بڑی ہو کہ کمزور و ناتواں — قربان اس پہ کرتی ہے ہر قوم اپنی جاں
جیسا کہ پاک فوج ہر ایک روز صبح شام
پرچم کو اپنے پیش کرے باادب سلام

قرآں کتاب حق کی ہے مسجد خدا کا گھر — اور یہ علم ہے دین کا پرچم عظیم تر
اونچا اسی علم سے ہوا دینِ حق کا سر — اللہ کے رسولؐ کی اس پر رہی نظر
اسلام کی یہ فتح و ظفر کا نشان ہے
اس ہی علم سے دینِ محمدؐ کی شان ہے

Presented by www.ziaraat.com

غزواۃ میں حضور کے آگے یہ ہی رہا   ہر معرکے میں اس کی رہی ہے بڑی ہوا
مانگا علم کو جس نے نبیؐ نے اُسے دیا   لوگوں نے اس کو شان سے پہلے تو لے لیا

شانہ پہ جب اٹھایا علم ہانپنے لگے
پھر خوف جان کا جو ہوا کانپنے لگے

چالیس روز جاتے رہے لے کے وہ علم   لوٹ آتے روز شام کو سر اپنا کرکے خم
موجود تھے وہاں بڑے جی دار و ذی چشم   مرحب کے سامنے نہ کوئی مارتا تھا دم

مرحب کا خوف چہروں سے تھا اس طرح عیاں
تھے رنگ زرد اڑتی تھیں منہ پر ہوائیاں

رُخ سے عیاں تھی سب وہی فرارئ اُحد   تھے ذلتِ شکست سے پستہ دراز قد
خیبر میں دیکھے جب کہ یہ حالاتِ سہ عدد   اس وقت میں نبیؐ نے کہا یا علیؑ مدد

یہ رنگ دیکھ کر شہِ سدرہ مقام نے
فرمایا ان سے پھر یہ رسولؐ انام نے

اب کل نہ دیں گے ہم کسی فرار کو علم   کل دیں گے ہم علم ہی کے حق دار کو علم
صفدر کو اک دلیر کو جرّار کو علم   یعنی رَجل کو حیدرِ کرّار کو علم

مرحب کو کاٹ کے در خیبر اکھاڑ کے
آئے گا کل جو دین کے پرچم کو گاڑ کے

جب یہ سنا نبیؐ سے تو مرجھا کے رہ گئے   غنچے امید و آس کے کمہلا کے رہ گئے
منہ سے تو کچھ کہا نہیں بل کھا کے رہ گئے   اتنے بڑے ہجوم میں شرما کے رہ گئے

حسرت علم کی لے کے جہاں سے گزر گئے
اولاد اپنی چھوڑ گئے خود وہ مر گئے

اولاد کا بھی درد نہیں اُن سے کچھ جدا   دل ہے، حسد کی آگ سے ان کا جلا ہوا
جھنجلا گئے علیؑ کا جہاں تذکرہ سنا   کیوں کہ یہ اُن کے آبا کو رتبہ نہیں ملا

یہ دیکھ کر علیؑ کا علم تلملاتے ہیں
کیوں اس کو لوگ آنکھوں سے اپنی لگاتے ہیں

چودہ سو سال سے انہیں تکلیف بار ہے   بغض و کینہ کا ان کے دلوں پر بخار ہے
بے خیر بے فرار انہیں شر سے پیار ہے   خیرالعمل سے ان کو ازل ہی سے خار ہے

اس خار میں علم کو یہ بدعت بتاتے ہیں
یوں اپنے باپ دادا کی ذلّت چھپاتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

پامال دینِ حقّا کی حرمت کو کرتے ہیں   سنگسار بارگاہِ امامت کو کرتے ہیں
ظاہر جہاں پہ اپنی ندامت کو کرتے ہیں   پھر یوں ادا بزرگوں کی سُنّت کو کرتے ہیں
غصہ اُتارتے ہیں یہ قرآنِ پاک پہ
دیں کا علم پٹکتے ہیں یہ لوگ خاک پہ

مسجد پہ بم نمازی پہ گولی چلاتے ہیں   کعبہ کو حاجیوں کا وہ مقتل بناتے ہیں
گھر میں خدا کے خون مسلماں بہاتے ہیں   اس کے عوض رقم یہ یہودی سے پاتے ہیں
صورت میں کلمہ گو ہیں یہ سیرت میں مشرکیں
ہیں دین کے لباس میں یہ مارِ آستیں

قرآں منافقون کے سورہ میں جا بجا   ان ہی منافقین کا کرتا ہے تذکرہ
پہچان یہ بھی اِک ہے منافق کی باخدا   عباسؑ کے علم کا ہے یہ زندہ معجزہ
دیکھے سے اس علم کو نکلتا ہے اس کا دم
کرتا ہے بے نقاب منافق کو یہ علم

نورِ نگاہِ فاتحِ بدروحنین نے   خاتونِ مُخلد سیدّہؑ کے نورِ عین نے
سبطِ رسولؐ پاک شۂِ مشرقین نے   بعدِ امامِ اوّل و دوئم حسینؑ نے
عباسؑ کو دیا یہ علم اس یقیں کے ساتھ
اونچا یہ تا ابد رہے فتحِ مبیں کے ساتھ

عباسؑ نے بھی حقِّ علم کر دیا ادا   حسنِ وفا سے دین کے پرچم پہ کی جلا
اپنے لہو سے بخشی اسے تا ابد بقا   شاہد ہے اس کے باب میں تاریخِ کربلا
غازی کے اب بھی ہاتھوں میں جنبش ذرا نہیں
شانوں سے ہیں جدا یہ علم سے جدا نہیں

یہ پرچمِ رسولؐ ہے اس کے قریب آؤ   بوسہ دو اس کو چومو اسے آنکھوں سے لگاؤ
بغض و حسد کی آگ سے مت اپنے دل جلاؤ   اس وقت سے ڈرو کرو اس وقت سے بچاؤ
قہر خدا جو بن کے پھر ایک بار آگیا
پچھتاؤ گے جو پھر کوئی مختار آگیا

حالاں کہ یہ نبیؐ نے علم سب کو ہی دیا   یہ اور بات کس کو ہوا کس طرح عطا
یہ اپنا اپنا بخت ہے اور بخت کی رسا   گھائل انہیں الف سے تمہیں عین سے ملا
محشر میں اپنے سر پہ رہے گا قدم قدم
کوثر پہ لے کے جائے گا ہم کو یہ ہی علم

Presented by www.ziaraat.com

ہوشیار اے مسند آرائے حکومت ہوشیار ۔۔۔ تو مٹانا چاہتا ہے قومِ شیعہ کا وقار
یاد رکھ ہم ہیں شہیدانِ جفا کی یادگار ۔۔۔ حق کی خاطر جان دے دینا ہمارا ہے شعار

خوف کرتے ہی نہیں ہم تیغِ استبداد سے
آپڑے جب وقت ٹکرا جاتے ہیں فولاد سے

ہم سے ٹکرا کر جہانِ ظلم کے لیل و نہار ۔۔۔ ڈوب کر رُسوائیوں میں ہوگئے ہیں تیر و تار
یہ تعصّب تیرا اور تیرا یہ زُعمِ اقتدار ۔۔۔ تیرا بیڑا لے کے ڈوبیں گے ذرا کر انتظار

یہ صدارت چلتی پھرتی چھاؤں کی سی بات ہے
چار دن کی چاندنی ہے پھر اندھیری رات ہے

ہم سے سیکھے ہیں زمانہ نے شجاعت کے چلن ۔۔۔ ہم نے ہی سینچا ہے اپنے خوں سے حق دیں کا چمن
مرحلہ درپیش آیا جب کبھی کوئی کٹھن ۔۔۔ حق کی خاطر ہم ہی نکلے باندھ کر سر سے کفن

ہے ہماری ہی شجاعت کا فسانہ یادگار
لافتیٰ الاّ علی لاسیف الاّ ذوالفقار

ہم ہوا تو کیا ہے طوفانوں کے رخ کو موڑ دیں ۔۔۔ ٹکڑوں سے کوہ ساروں کے سروں کو پھوڑ دیں
غیض میں آجائیں تو دیوارِ آہن توڑ دیں ۔۔۔ رحم آجائے تو ہم قاتل کو زندہ چھوڑ دیں

حق کی خاطر جیل تو کیا دار بھی منظور ہے
اہلِ حق کا روزِ اوّل سے یہ ہی دستور ہے

گولیوں سے خوف کرتے ہیں نہ سنگینوں سے ہم ۔۔۔ ریلتے ہیں برچھیوں کی باڑ کو سینوں سے ہم
حق ہمارے ساتھ ہے ملتے ہیں حق بینوں سے ہم ۔۔۔ طالبِ نصرت نہیں ہوتے ہیں بے دینوں سے ہم

زندگی انگڑائیاں لیتی ہے آکر جوش میں
پرورش پائی ہے ہم نے موت کی آغوش میں

غور سے سن غور سے کیا ہم کو یکسر چاہیے ۔۔۔ اس سے بڑھ کر چاہیے نہ اس سے کم تر چاہیے
جعفری فقہ کا آئینِ مطہر چاہیے ۔۔۔ قاتلِ عارف حُسینی کا ہمیں سر چاہیے

حق کے طالب ہیں اصول اپنے بدل سکتے نہیں
ان مطالبات سے ہم اپنے ٹل سکتے نہیں

Presented by www.ziaraat.com

آگ برسے آسمانوں سے تو کب دبتے ہیں ہم　　طاقتِ ربّ دو عالم پر کمر کستے ہیں ہم
بُش کی مالا بیٹھ کر کعبہ میں کب جپتے ہیں ہم　　ٹھوکروں پر اپنی زُعم ایٹمی رکھتے ہیں ہم
باندھ کر پتھر شکم سے بھوک میں ذی ہوش نے
ہم کو پالا ہے عرب کے ایک کملی پوش نے
ہر ستم کے عہد میں ایذاؤں سے گزرے ہیں ہم　　آگ کے اور خون کے دریاؤں سے گزرے ہیں ہم
بستۂ طوق و رسن صحراؤں سے گزرے ہیں ہم　　خارزاروں سے برہنہ پاؤں سے گزرے ہیں ہم
حق کی راہوں میں ہمیں پرواہ نہیں ہے جان کی
ہیں کڑی جھیلے ہوئے بغداد کے زندان کی
یاد رکھنا غور سے سن آج یہ گھائل کی بات　　کم بہت ہوتا ہے ظالمین کا دورِ حیات
جلد ملتی ہے عوام الناس کو اُن سے نجات　　غرقِ آتش اُن کو کر دیتا ہے ربّ کائنات
رہتی دنیا تک ذلیل و خوار ہو جاتے ہیں وہ
پھر خدا کے حکم سے فی النار ہو جاتے ہیں وہ

☆

Presented by www.ziaraat.com

قائدِ مِلّت گرامی مرتبت جنّت مقام مرد حق مردِ مجاہد مرد مومن السّلام
رہتی دنیا تک رہے گا اس جہاں میں تیرا نام اتحادِ عالمِ اسلام تھا تیرا پیام
تیری کوشش تھی کہ دنیا کے مسلماں ایک ہوں
دینِ حق کے باب میں اِن کے ارادے نیک ہوں
رہبرِ مِلّت شہیدِ راہِ دینِ وَحدہٗ کر گیا تیرا عمل روءِ عمل کو سُرخرو
ذات تھی تیری اندھیروں میں ضیاءِ چارسُو رنگ لائے گا یہ تیرا پاک و پاکیزہ لہو
تجھ سے وعدہ ہے قدم پیچھے ہٹا سکتے نہیں
تیری راہوں سے ہم ہرگز مُنہ پھرا سکتے نہیں
ورثۂ مومن شہادت ہے وہ تونے پالیا اور منافق نے یہ سمجھا ختم قصّہ ہوگیا
خوں تیرا عارف حسینی رائیگاں نہ جائے گا ہم تیرے اِک خوں کا سَتّر خوں سے لیں گے خوں بہا
پاک طینت خوش سیر اے مرد حُر عزّت مآب
لینگے قاتل سے تیرے ہر قطرۂ خوں کا حِساب
ذاتِ عارف تھی بناء اِتّحاد اُلمُسلمیں تھا منافقیں کو یہ خطرہ کہ بر روئے زمیں
شیعہ سُنّی ایک ہو جائیں. نہ آپس میں کہیں اور بے دینوں کو تھا اس امر پر کامل یقیں
شیعہ سُنّی مل کے اب شیر و شکر ہو جائیں گے
دشمناں دیں کے فتنے بے اثر ہو جائیں گے
تیرے ارشادِ گرامی کی قسم اے خوش صفات عالمِ اسلام کو سمجھائی ہے جو تونے بات
خدمتِ کعبہ کریں مل کر مسلماں ایک ساتھ اہلِ حق اس کو بھلا سکتے نہیں اب تاحیات
خدمتِ کعبہ ہو حق کی ترجمانی کے لیے
ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
وہ نمازی عالم دیں نیکخو اعلیٰ صفات گولیوں سے چھین لی جس کی منافق نے حیات
وہ ہی چودہ سو برس پہلا سا طرزِ واردات وہ ہی مسجد میں لگا کر بیٹھنا قاتل کا گھات
وقت بھی وہ ہی نمازِ صبح کا ہر دو جگہ
تھا وہاں روزہ یہاں اکیسواں روزِ اَضحیٰ

Presented by www.ziaraat.com

قتلِ عارف کی یہ سازش تھی بڑے شیطان کی　　پالتو کتوں کی اس کے اور نمکخواران کی
نطفۂ صیہونیت اُس فہدِ بے ایمان کی　　دشمنِ حق دشمن دیں دشمنِ قرآن کی
خونِ ناحق سے جہاں کو آشنا کر دیں گے ہم
قرض سب آل سعودی کا ادا کردیں گے ہم

اے منافقین بے غیرت سنو تم ہو جہاں　　ایک عارف الحسینی پر چلا کر گولیاں
تم سمجھتے ہو کہ بند ہو جائے گی حق کی زباں　　یاد رکھو بندۂ مومن کو ہے حکم اذاں
باز آسکتے نہیں ہم نعرۂ تکبیر سے
یہ سبق سیکھا ہے ہم نے حضرتِ شبیرؑ سے

قاتلِ عارف حسینی کی ہے بس ہم کو طلب　　ماسوا اس کے نہیں کچھ اپنی خواہش کا سبب
یاد رکھو بوترابی حق پہ ڈٹ جاتے ہیں جب　　ڈٹ گئے جب ایک دفعہ پھر حق سے ہم ہٹتے ہیں کب
خوف بندوقوں سے کرتے ہیں نہ سنگینوں سے ہم
روکتے ہیں توپ کے گولوں کو بھی ٹینکوں سے ہم

ٹکروں سے کوہساروں کے سروں کو پھوڑ دیں　　ہم نظر ڈالیں تو طوفانوں کے رُخ کو موڑ دیں
غیض میں آجائیں تو خیبر کا قلعہ توڑ دیں　　رحم آجائے تو ہم قاتل کو زندہ چھوڑ دیں
ہاں مگر ہم اس سے دل کو صاف کرسکتے نہیں
قاتلِ عارف کو ہرگز معاف کرسکتے نہیں

قاتلِ عارف حسینی جن یا جادوگر نہیں　　ہم کو قاتل چاہئے اور اس سے کچھ ہٹ کر نہیں
کوئی بھی مجرم کسی حاکم سے طاقتور نہیں　　آپ گر چاہیں تو پھر یہ کام مشکل تر نہیں
صدرِ پاکستان کی خدمت میں بس یہ عرض ہے
خون عارف الحسینی آپ پر بھی قرض ہے

وارداتِ قتل کو مت محرمِ قاتل سے پوچھ　　حادثہ یہ غیر جانبدار سے عادل سے پوچھ
خوں کے دریا میں ہمارا ڈوبنا ساحل سے پوچھ　　اور حقیقت پوچھنا چاہے تو پھر گھائل سے پوچھ
قتلِ عارف الحسینی بس اُسی کا کام ہے
سپہہ طاغوت و استکبار جس کا نام ہے

☆

Presented by www.ziaraat.com

اے غلامانِ جنابِ حُر شہیدِ کربلا   اے شہیدانِ صراطِ دینِ ربّ کبریا
اے عزادارانِ سبطِ تاجدارِ انبیاء   کر دیا ہے تم نے حق حُرّ کی غلامی کا ادا
شہنشاہ سجّاد و زاہد کی شہادت کو سلام
جن کے تم بیٹے ہو اُن ماؤں کی عظمت کو سلام

صورتِ عزم و عمل بھی پیکرِ ایثار بھی   روز و شب مِلّت کی خدمت کے لیے تیار بھی
یہ شہیدانِ وفا تھے صاحبِ کردار بھی   آج کی دنیا میں رہ کر بھی تھے یہ دیندار بھی
صحنِ باب العلم میں درگاہِ حضرتؑ کے لیے
جاگتے تھے رات دن اس کی حفاظت کے لیے

یہ شہیدانِ ستم ابنِ علیؑ کے غم گسار   مذہب و مِلّت کی خدمت جن کا تھا اعلیٰ شعار
مسجد و محراب و منبر کے تھے یہ خدمت گزار   حق تو یہ ہے حق کی خاطر کر گئے جانیں نثار
خادمانِ بارگاہِ حضرتِ عباسؑ تھے
جب بھی دیکھا ہے اُنھیں بس یہ علم کے پاس تھے

آج بھی زیرِ علم ہیں یہ علم کے پاسدار   تاابد ہے صحنِ باب العلم ان کی یادگار
اِن کی قبروں کا امیں ہے خانۂ پروردگار   اب بھی یہ مسجد میں ہیں گو ہیں قضا سے ہمکنار
سورۂ الحمد پڑھتے ہیں باذنِ کردگار
قبر پر ان کی ملائک دن میں آکر پانچ بار

باعثِ صد فخر ہیں اس انجمن کے نوجواں   عزمِ حُر تھا لحد میں بھی جن کے چہروں سے عیاں
یہ شہید کربلا کے سوگوار و نوحہ خواں   کر گئے راہِ حسینیت پہ قرباں اپنی جاں
قُربِ حُرّ دے خلد میں اُن کو میرا ربّ جلیل
اور عطا ماں باپ کو کر اُن کے تو صبرِ جمیل

اے خداوند دو عالم اے رحیم اے کبریا   پالنے والے میرے معبود اے ربّ علیؑ
شہنشاہ و زاہد و سجّاد جیسا مرتبہ   صدقۂ آلِ محمدؐ سے ہو گھائل کو عطا
یاالٰہی میں لکھوں نوحے سرِ باغِ جناں
شہنشاہ و زاہد و سجّاد ہوں واں نوحہ خواں

Presented by www.ziaraat.com

بعدہ اس کے حکومت سے ہے یہ میرا خطاب قاتلوں کو ان شہیدوں کے کرے اب بے نقاب
عدل اور انصاف سے تونے کیا گر اجتناب چھین لے گا کرسیاں پھر تجھ سے خالق کا عذاب
خاک ہو جائیگا جل کر تیرا زُعمِ اقتدار
یاد کر اُس وقت کو اُس وقت کا کر انتظار
سوچیں اربابِ حکومت اپنے دل میں کم سے کم تابا کہ جلتے رہیں گے مسجد و قرآں بھم
علم میں ہے انتظامیہ کے قرآں کی قسم کون برساتا ہے مسجد اور عزا خانوں پہ بم
نام پر اسلام کے جس ملک کی بنیاد ہو
مسجد و قرآن پر اس ملک میں بیداد ہو
قتل مسجد میں نمازیوں کا ہو شام و سحر منبر و محراب و مسجد خون میں ہو تربتر
اور کرے حملے عزا خانوں پہ سپہ بغض و شر سربراہِ مملکت اس امر سے ہو بے خبر
مملکت اسلام کی ہے یہ کہ کفرستان ہے
گھر خدا کا خون سے رنگیں جہاں ہر آن ہے
بابری مسجد کرے ہندو جو بھارت میں شہید ارضِ پاکستان میں برپا ہو کہرامِ شدید
مسجدوں کے ساتھ پاکستان میں قرآنِ مجید نذرِ آتش کررہی ہے کھل کے اولادِ یزید
اس پہ ہیں خاموش اربابِ حکومت اور عوام
ہے مسلماں کے لیے یہ ڈوب مرنے کا مقام
حکمراں کے واسطے یہ جاءِ عبرت ہے جناب جب کوئی حاکم منافقت کا کرلے ارتکاب
صورتِ سی ون تھری زیرو خدا کا پھر عذاب بے خبر حاکم کا کر دیتا ہے وہ خانہ خراب
پھر تماشہ یہ دکھاتا ہے اُسے قہرِ خُدا
جبڑا کر دیتا ہے اُس کا اس کے چہرے سے جُدا
ہیں مسلماں آپ تو حقِ مسلماں بھی بنائیں خوں کا بدلہ خون ہے اسلام میں اُن کو بتائیں
قاتلانِ مسجد و قرآں کو پھانسی پر چڑھائیں وقت کی کرسی پہ فائض ہیں نہ اُن سے خوف کھائیں
صدرِ پاکستان کی خدمت میں اتنی عرض ہے
حُرمتِ قرآں و مسجد آپ کا بھی فرض ہے

Presented by www.ziaraat.com

آپ کو پہچان منافق کی نہیں تو ہم بتائیں ہو اجازت آپ کی تو ان کا چہرہ بھی کرائیں
باپ ہیں ان کے سعودی اور یہودی اُن کی مائیں چھپ نہیں سکتے کہیں وہ لاکھ وہ خود کو چھپائیں

جاہیے اُن کو منافق اور بے ننگِ وطن
حیدری نعرے سے جن کے رُخ پر پڑ جائے شکن

مُنہ شگافی ہو چکی ہے اب یہاں تک ان کی عام پہلے تو چالیس پاروں کا لگایا اتہام
اس کو ثابت کر سکے نہ جب یہ صیہونی غلام اب یہ بتلاتے ہیں اپنا جو خدا کا ہے کلام

یہ گروہِ فتنہ و شر طبقہ دہشت گراں
ہے ازل ہی سے خلافِ دین و ایمان و قرآں

بانیِ سپہ فسادہ مناق بد گہر جس کو گھائل مرتے دم تک ہو نہ پائی یہ خبر
نام کیا ہے کون تھا یا کون ہے اُس کا پدر ہے گواہ فہرستِ ووٹنگ جھنگ کی اس امر پر

نام سے والد کے ووٹنگ لسٹ وہ محروم ہے
ولدیت کے باب میں تحریر نامعلوم ہے

☆

Presented by www.ziaraat.com

غلامانِ حُرؑ

اے پیروانِ دین و شریعت تمہیں سلام اے خادمانِ مذہب و مِلّت تمہیں سلام
مسجد میں تم نے پائی شہادت تمہیں سلام زیرِ علم تمہاری ہے تربت تمہیں سلام

کس کو خبر تھی توڑ کے تم رشتۂ حیات
عیدالاضحیٰ مناؤ گے مولا علیؑ کے ساتھ

راہِ حُسینیّت کے شہیدو تمہیں سلام ظلمِ یزیدیت کے شہیدو تمہیں سلام
دستِ وہابیت کے شہیدو تمہیں سلام جبرِ سعودیت کے شہیدو تمہیں سلام

مسجد میں خوں تمہارا بہایا ہے بے خطا
مقتل وہابیوں نے کیا خانۂ خدا

پیرو یہود کا یہ وہابیِ بدخِصال کرتا ہے مسجدوں کو نمازی کے خوں سے لال
اسلام دشمنی میں نہیں اس کی ہے مثال حقِ نمک یہودی کا کرتا ہے یوں حَلال

چُھپ چُھپ کے اہلِ حق پہ یہ گولی چلاتا ہے
باطل سے دوستی کو یہ ایسے نباہتا ہے

اے شہنشاہ و زاہد و سجّادِ نیک خُو جانے نہ دیں گے رایگاں ہم آپ کا لہو
قاتل تمہارے بچ نہیں سکتے کسی بھی سُو چاہے کسی سپاہ کے وہ کیوں نہ ہوں گرو

قاتل تمہارے دار پہ جب تک نہ جائیں گے
اس وقت تک سکوں بھی نہ ہم لوگ پائیں گے

جب قاتلوں کی مل بھی گئی ہے کمین گاہ اور اس جگہ سے پکڑا گیا اُن کا اَسلحہ
لاعلم قاتلوں سے نہیں انتظامیہ پھر اُن کو نہ پکڑنے کی ہے کون سی وجہ

اربابِ اقتدار کی خدمت میں عرض ہے
تم پر لہو شہیدوں کا واللہ قرض ہے

ایسا نہ ہو کہ قرض یہ پھر ہم کریں ادا کل ہم سے کیجیئے گا نہ اس امر پر گِلا
گر آپ سے سنبھلتے نہیں ہیں یہ بے حیا پھر ہم پہ چھوڑ دیجیئے سب اِن کا معاملہ

یہ کیا مٹائیں گے ہمیں ان کی مجال کیا
جب ان کا جد یزید نہ ہم کو مٹا سکا

Presented by www.ziaraat.com

اسلام کے لباس میں یہ دشمنانِ دیں پھرتے ہیں بم چھپائے ہوئے زیرِ آستیں
وہ اتحاد جو کہ ہو مابینِ مسلمیں بدبخت نامراد یہ وہ چاہتے نہیں

دشمن ہے اہل حق کی یہ اولاد بن زیاد
دستور اس سپاہ کا ہے فتنہ و فساد

یہ اہلِ شر منافق و بے دیں نمک حرام بدر و اُحد کا چاہتے ہیں ہم سے انتقام
یہ دیکھتے ہوئے اب حکومت کا ہے یہ کام منہ میں بنامِ امن منافق کے دے لگام

ورنہ غلام حیدرِ کرّار ہم بھی ہیں
اور اس کے ساتھ پیروِ مختار ہم بھی ہیں

یہ کیا کہ قتل بھی ہوں گرفتار بھی ہوں ہم یہ عدل کے خلاف ہے انصاف کی قسم
اس طرح کل کرے گا مورّخ اسے رقم کھل کر یہ اہلِ حق پہ حکومت کا تھا ستم

یکطرفہ منصفی کا جو معیار یہ رہا
پھر ایسا حکمران منافق ہے باخدا

پروردگار میرے خُدا میرے کبریا اے لاشریک وحدہٗ اے ربّ العلیٰ
ہیں جو بھی ان شہیدوں کے ماں باپ و اقربا صدقہ سے پنجتن کے انہیں صبر ہو عطا

گھائل بنامِ زاہد و سجّاد و شہنشاہ
پڑھیے ثواب کے لیے ایک سُورۂ فاتحہ

☆

Presented by www.ziaraat.com

مجاہد اکبر رہبر اعظم

اے مردِ حُر مُجاہد اکبر تجھے سلام مختار وقت حق کے سپہ گر تجھے سلام
عزم و عمل یقین کے پیکر تجھے سلام اے رہبرِ صراطِ ابوزر تجھے سلام
جانباز سرفروش حُسینی تجھے سلام
اے نائب امام خُمینیؒ تجھے سلام

القدس کو تھی آس فقط تیرے ہی دم سے ایک دن تو چھڑائے گا اُسے دستِ ستم سے
بت آلِ سعودی کے ہٹائے گا حرم سے کعبہ کو سجائے گا شریعت کے علم سے
باطل کی اَجل صورتِ ضیغم تھا خمینیؒ
حق دین کا وہ رہبر اعظم تھا خمینیؒ

دل شاہوں کے لرزاں تھے تیرے نام کو سن کر تھا خوف تیری ذات کا طاغوت کے دل پر
تھا ضربِ گراں ذکر تیرا کفر کے سر پر خائف تھا تیری دھاک سے شیطان کا لشکر
آیا تھا بڑے زعم بڑی طیشِ نظر سے
تہران سے بھاگا بڑا شیطاں تیرے ڈر سے

حق بین حق نگاہ حق آگاہ حق شناس تیغ و تبر نہ آتشیں ہتھیار جس کے پاس
اس کی بس ایک توکّل حق پر تھی کُل اَساس اور نصرتِ علیؑ پہ تھی ہر وقت جس کی آس
امریکیوں کی ہے نہ کسی روسیاہ کی ہے
نعرہ تھا اس کا بس بڑی طاقت خدا کی ہے

خطبات میں خمینیؒ کے ہر وقت ہر مقام تھا اِتّحادِ عالمِ اسلام کا پیام
گر مان لیتے آج خمینیؒ کا یہ کلام تو آج یوں نہ ہوتا مسلماں کا قتل عام
بوسینیا کی سمت نہ اُٹھتی بُری نظر
خوں رنگ ایسے ہوتی نہ ارضِ سری نگر

پیغام یہ خمینیؒ کا باطل کے تھا خلاف امریکی دیںداروں کے یہ دل کے تھا خلاف
یہ نعرہ اہل دین کے قاتل کے تھا خلاف یعنی منافقین کی منزل کے تھا خلاف
جب ہی تو یہ خلافِ خمینیؒ ہیں ہر قدم
اس کے عوض یہ پاتے ہیں صیہون سے رقم

Presented by www.ziaraat.com

مجاہد اکبر رہبر اعظم

اے مردِ حُر مُجاہد اکبر تجھے سلام مختار وقت حق کے سپہ گر تجھے سلام
عزم و عمل یقین کے پیکر تجھے سلام اے رہبرِ صراطِ ابوزر تجھے سلام
جانباز سرفروش حُسینی تجھے سلام
اے نائب امام خُمینیؒ تجھے سلام

اَلقُدس کو تھی آس فقط تیرے ہی دم سے ایک دن تو چھڑوائے گا اُسے دستِ ستم سے
بت آلِ سعودی کے ہٹائے گا حرم سے کعبہ کو سجائے گا شریعت کے علم سے
باطل کی اَجل صورتِ ضیغم تھا خمینیؒ
حق دین کا وہ رہبر اعظم تھا خمینیؒ

دل شاہوں کے لرزاں تھے تیرے نام کو سن کر تھا خوف تیری ذات کا طاغوت کے دل پر
تھا ضربِ گراں ذکر تیرا کفر کے سر پر خائف تھا تیری دھاک سے شیطان کا لشکر
آیا تھا بڑے زعم بڑی طیشِ نظر سے
تہران سے بھاگا بڑا شیطاں تیرے ڈر سے

حق بین حق نگاہ حق آگاہ حق شناس تیغ و تبر نہ آتشیں ہتھیار جس کے پاس
اس کی بس ایک توکّل حق پر تھی کُل اَساسی اور نصرتِ علیؑ پہ تھی ہر وقت جس کی آس
امریکیوں کی ہے نہ کسی روسیاہ کی ہے
نعرہ تھا اس کا بس بڑی طاقت خدا کی ہے

خطبات میں خمینیؒ کے ہر وقت ہر مقام تھا اِتّحادِ عالمِ اسلام کا پیام
گر مان لیتے آج خمینیؒ کا یہ کلام تو آج یوں نہ ہوتا مسلماں کا قتل عام
بوسینیا کی سمت نہ اُٹھتی بُری نظر
خوں رنگ ایسے ہوتی نہ ارضِ سری نگر

پیغام یہ خمینیؒ کا باطل کے تھا خلاف امریکی دینداروں کے یہ دل کے تھا خلاف
یہ نعرہ اہل دین کے قاتل کے تھا خلاف یعنی منافقین کی منزل کے تھا خلاف
جب ہی تو یہ خلافِ خمینیؒ ہیں ہر قدم
اس کے عوض یہ پاتے ہیں صیہون سے رقم

Presented by www.ziaraat.com

دشمن ہے اہل حق کی جہاں میں سعودیت اور اس کی ذیلی شاخ ہے دینِ وہابیت
ملتی ہے اس کو مغربی مکتب سے تربیت فرضِ وہابیت میں ہے رسمِ یزیدیت
اس ہی سبب یہ خونِ مسلماں بہاتے ہیں
اور حاجیوں کا مکّہ کو مقتل بناتے ہیں

جس جا وہابیت کی ذرا بھی ہے گرد باد اُگتا ہے اس جگہ شجرِ فتنہ و فساد
امریکی ڈالروں کی ہے اس کی جڑوں میں کھاد پھل جس کے تین ہوتے ہیں شر بغض اور عناد
ہے ان پھلوں سے یا تو یہودی کو فائدہ
یا ان پھلوں سے فکر سعودی کو فائدہ

اپنا سا دوسروں کو سمجھ لینا سر بسر واللہ کے ازل سے ہے یہ فطرتِ بشر
ہے بات صرف اتنی سی القصہ مختصر چوروں کو چور شاہوں کو شاہ آئے گا نظر
شاطر کو ہر مقام پہ شاطر دکھائی دے
کافر کو تو فرشتہ بھی کافر دکھائی دے

تھا مقصدِ خمینیؒ مسلماں کا اتحاد قرآن کا سبق ہو مسلماں کو دل سے یاد
مابین کلمہ گو کے نہ ہو فتنہ و فساد اسلام دشمنوں سے کریں مل کے سب جہاد
خوشنودیٔ خُدا ہے خمینیؒ کا یہ پیام
گھائل کا اے امامِ خمینیؒ تمہیں سلام

☆

Presented by www.ziaraat.com

امریکہ مردہ باد

عدوِ عالمِ اسلام بے ایمان مردہ باد
ہے اس دنیا میں امریکہ بڑا شیطان مردہ باد

وہ دہشت گرد تو سب سے بڑا ہے خود زمانے میں
مسلماں ملک پر دھرتا ہے جو بہتان مردہ باد

جھکائیں اپنا سر مسلم ممالک پیشِ واشنگٹن
بڑے شیطان کے یہ خواب یہ ارمان مردہ باد

مثالِ روس امریکہ میں وہ دن آنے والا ہے
کرے گا اُس کو اس کا ایٹمی سامان مردہ باد

مسلماں حکمراں کا نام میں لیتا نہیں لیکن
ہو امریکہ کا جو بھی تابعِ فرمان مردہ باد

بزعمِ ایٹمی قوت بنایا تھا جو شیطاں نے
وہ منصوبہ ہوا آکر سرِ تہران مردہ باد

خداءِ وحدہٗ کی ذات ہے سب سے بڑی طاقت
بڑی طاقت کہے جو خود کو شیطان وہ مردہ باد

سرِ بوسینیا کشمیر و لبنان و فلسطیں پر
جو برساتے ہیں بم وہ ابرہا ہامان مردہ باد

جہاں ویٹو کی طاقت بھی ہو خود ظالم کے ہاتھوں میں
وہ یو این او کا اندھا بے زباں ایوان مردہ باد

جھکا ہو جس کا پلّہ ظلمِ استکبار کی جانب
وہ ڈنڈی مار یو این او تیری میزان مردہ باد

ہو گر مسلم ممالک کی علیحدہ اپنی آئی ایم او
تو پھر ہوں جبر و استبداد کے طوفان مردہ باد

چڑھایا دار پر عیسیٰ کو اس قومِ یہودی نے
رہی موسیٰ کی یہ ہی قومِ نافرمان مردہ باد

بڑے شیطان کی شہ پا کے اسرائیل اور بھارت
خُدا کی بستیاں کرنے لگے ویران مردہ باد

یہودی میں حیا ہے اور نہ غیرت نام سے واقف
ازل ہی سے ہے یہ مادر پدر عریاں مردہ باد

بنامِ فرقہ آپس میں لڑاتے ہیں مسلماں کو
منافقیں غلامِ موشۂ دایان مردہ باد

یہودی اور سعودی کے سوا ہر ملک دنیا کا
کہے گا اب وہ امریکہ الاعلان مردہ باد

بہاتے ہیں مسلماں جو مسلمانوں کا خوں گھائل
حدیثِ کُلّ مومن کے وہ نافرمان مردہ باد

☆

Presented by www.ziaraat.com

مرحبا ایران کے مردِ مُجاہد مرحبا — نام دینِ حق کا تو نے جس طرح روشن کیا
راہِ حق میں رات دن بڑھتے رہے تیرے قدم — ہر قدم پر جبکہ تھے سنگین آتش زیر بم
تیرے جذبہ کے تصدق تیری ہمّت کے نثار — آگ کے شعلوں میں تو بڑھتا رہا مردانہ وار
جتنی کوشش کی مٹانے کی تجھے اغیار نے — اُتنا ہی چمکا دیا تجھ کو تیرے ایثار نے
کانپ اُٹھے سینوں میں تیرے ڈر سے طوفانوں کے دل — دورِ ایٹم ہو سکا نہ تیری راہوں میں مُخل
تیری کوشش نے ٹھکانے کر دیئے ضدّی مزاج — اپنی ٹھوکر سے اتارا تو نے شاہی سر سے تاج
آخرش تو آ گیا منزل پہ اپنا بامراد — پرچمِ اسلام لہرایا فضا میں ہو کے شاد
ہوں مبارک مِلّتِ ایراں کو حق کے طرز و طور — راس آئے تجھ کو اسلامی جمہوریت کا دور
لاکھوں جانیں دے کے تو نے جب یہ دیکھے آج دن — جبر و استبداد کا مرکز بنے طفل و مُسن
عورتوں پر وہ ستم کہ الحفیظ و الاماں — خوں رُلائے گی زمانہ کو یہ خونی داستاں
یہ ستم صدّام کے تاریخ جب دُہرائے گی — نام سے انسان کے حیوان کو گھِن آئے گی
بخشا ہے اللہ نے ایران کو وہ راہبر — مردِ حق یعنی خُمینیؒ مردِ مومنِ مردِ نر
سُن ذرا تو غور سے سُن اب یہ گھائل کا سُخن — سہل آزادی کا ملنا حفظ ہے اس کا کٹھن
کوششِ باطل رہی ہے حق مٹانے کے لیے — اور تجھے حق نے رکھا ہے حق بچانے کے لیے
یاد رکھنا بھولنا اس کو نہیں میرے حبیب — ہے منافق کی چھری اب بھی تیرے دل کے قریب
ہے جہاں تک فاصلوں کی بات یہ مانا ضرور — مِلّتِ ایران لیکن کب ہے اپنے دل سے دور
لب پہ اہلِ پاک کے ہر وقت ہے یہ ہی دُعا — فتح اہلِ حق کو دے معبود میرے ہر جگہ
ایسا ہی رہبر کوئی یارب ہمیں بھی کر عطا — جس طرح کا تھا خُمینیؒ راہ حق کا رہنُما
جس نے خاکستر کیا بے تیغ شاہی تخت و تاج — نام سے جس کے لرز جاتا ہے قلبِ سامراج
وہ خمینیؒ جس نے یہ بخشا شرف ایران کو — دی شکستِ فاش جس نے کہ بڑے شیطان کو
وہ خمینیؒ صرف جس کے رُعب سے گھبرا گئے — بُش کے طیّارے فضا میں خودبخود ٹکرا گئے
جس نے ثابت کر دیا اور جس کا یہ اعلان ہے — ایٹمی قوّت سے بڑھ کر قوّتِ ایمان ہے
جس کا ہے نعرہ نہ شرقی اور نہ غربستان کی — ہے بڑی طاقت خداءِ عزّوجل والشان کی
مِثلِ ضربِ حیدری دنیا میں تھا جس کا وجود — وہ خُمینیؒ جس سے خائف تھے نصاریٰ و یہود
آج ہر مرحَب پریشان ہے بُرے انجام سے — ایٹمی خیبر لرزتا ہے خمینیؒ نام سے
مِلّتِ ایران تیرا بچہ بوڑھا اور جواں — ہمت و عزم عمل کا بن گیا ہے اک نشاں
ایسا ہی نسخہ ہمیں بھی لکھ کوئی اے سرفروش — جس کے پیتے ہی ہماری قوم کو آ جائے ہوش
کوششیں ہم بھی کریں آزادیِ کشمیر کی — دیکھیں یو این او کے بدلے دھار کو شمشیر کی

مِلّت ایرانیاں کو باادب بااحترام
اہلِ پاکستان کی جانب سے گھائل کا سلام

Presented by www.ziaraat.com

مقرّر سے خطاب

اے مقرر تنگ دِل اے کم نظر اے کینہ خو
بستۂ دامِ ہَوس ہے حرص کا بندہ ہے تُو

گر بُرا مانے نہ تُو تو سن ذرا عزت مآب
ہاں تیرے ہی جیسے ذاکر سے ہے گھائل کا خطاب

آج ہے کچھ عرض کرنا تجھ سے لیکن صاف صاف
آگئی ہے بات دل کی لب پہ گستاخی معاف

نام تُو منبر پہ جن کے لے رہا ہے صبح و شام
اُن کے در کا صِدق دِل سے میں بھی ہوں ادنیٰ غلام

تیری تقریروں کی بارِش آل کے کردار پر
گامزن تو خود نہیں اُن کے طریقِ کار پر

پہلے اپنے دِل کا تو تحریر خود احوال کر
دیکھ پھر اپنے گریباں میں ذرا منہ ڈال کر

اُن کے دل تھے صاف نیت صاف شیشے کی مثال
تُو کینہ و بغض و نفرت کے بُنا کرتا ہے جال

وہ تو تھے خیبر شِکن مرحب شکن اَنتر شِکن
اور تو ہے دِل شِکن وعدہ شِکن منبر شِکن

فاقوں کی شدّت میں بھی تبلیغ اُن کی پُرخلوص
بھوک نے تیری نکالا قومِ مسلم کا جلوس

تھی میسّر جو کی روٹی وہ بھی اُن کو خشک تر
تیرے دستر خوان پر مرغِ مُسلّم تر با تر

فخر سے کہتا ہے تُو کملی تھی اُن کی تار تار
اور تیرے جسم پر ملبوس کتنے شاندار

پیٹ کی خاطر اصولِ دین سے بھٹکا ہے تو
قوم کی راہوں میں روہڑے کی طرح اٹکا ہے تُو

خونِ اہلبیت کا دل کھول کر سودا کرے
پھر ولاءِ آل کا منبر پہ تُو دعویٰ کرے

چشم پُرنم ہے مگر دل کو تیرے کچھ غم نہیں
تیرے آنسو بھی مگرمچھ کی طرح سے کم نہیں

وقتِ ذبح مل سکا جن کو نہ ایک پانی کا جام
خون سے اُن بے کسوں کے سیر ہونا تیرا کام

بیچتا ہے جس کو سِکّوں کے عوض ہر روز تُو
ہے تیری تقریر کا عنوان پھر وہ ہی لہو

زینبؑ و کلثومؑ کی چادر میں ہُنڈی ہے تیری
کربلا کا سانحہ زرخیز مَنڈی ہے تیری

وہ تو پہرا دے لٹے خیموں کا شب بھر دل فگار
تُو کیا کرتا ہے اُس شب اپنی نقدی کا شمار

تو بغیرِ زر سوئے منبر کبھی بڑھتا نہیں
اس میں ایک پیسہ ہو کم تو مجلسیں پڑھتا نہیں

حق یتیموں اور بیواؤں کے کھا جاتا ہے تُو
مَنفعت ہو جس جگہ تیری وہاں جاتا ہے تُو

بات دنیا کی جہاں ہوتی ہے ٹِک جاتا ہے تُو
معاملہ جب حق کا آجائے تو بک جاتا ہے تُو

دُخترِ زر کی طرف دل جان سے مائل ہے تو
ایک زوجہ کا نہیں زوجین کا قائل ہے تُو

جس کو ٹھکرایا علیؑ نے اُس سے تجھ کو پیار ہے
اے خطیبِ بُوالہوس تو بندۂ دینار ہے

اے میں قرباں کیا یہ ہی ہے خدمتِ کرب و بلا
قیمتاً تو کر رہا ہے جو سرِ منبر ادا

تُو زبانی ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کا غمگسار
دل سے ہے تُو رائج الاوقات سِکّوں کا شکار

تو کہ اقوالِ آئمہ سے جسے انکار ہے
باخدا لاعلم تُو وہ منبری فنکاری ہے

جو ہوس کے داغ اپنے دل سے دھو سکتا نہیں
وہ محافظ مذہب و ملت کا ہو سکتا نہیں

Presented by www.ziaraat.com

معزز قارئین کرام! یہ عبارت جو میں نظم کی شکل میں پیش کر رہا ہوں یہ ایک بہت پرانے اور بوسیدہ رسالے سے لی گئی ہے حروفِ مقطعات جو کلامِ پاک میں ہیں اُن کے بارے میں تحقیق و انکشاف جنابِ حضرت علامہ زمخشری نے فرمایا ہے۔ تفسیرِ کشاف سے ماخوذ یہ عبارت جس کی جسارت میں نے نظم کی شکل میں کی ہے حاضر ہے۔ بغور ملاحظہ فرمائیں۔ شکریہ

قرآنِ پاک کے یہ حروفِ مقطعات نورانی ہیں حروف یہ مثلِ تجلیات
ہے ان کی ضو میں دعوتِ فکر و نظر کی بات ان سے رجوع کیجیے لیکن باالتفات
دیتے ہیں یہ حروف پتہ اُس صراط کا
جو راستہ جہاں میں ہے باعث نجات کا

تعداد میں یہ حرف سٹّر ہیں لاکلام ایک ان میں ع۔ چودہ۔ الف۔ ان میں تیرہ۔ ل
دو بار۔ ی۔ ہے۔ م۔ کا سترہ جگہ مقام ہیں چار۔ س۔ تین۔ ص۔ ر۔ کے چھ قیام
۔ہ۔ چھوٹی دو ہیں اور بڑی۔ ح۔ ہے سات بار
۔ک۔ ایک۔ ن۔ ایک۔ ہے دو۔ ق۔ ط۔ چار

ہیں یہ حروف آپ کے پیشِ نظر جناب ہوں آپ اِن حروف سے اس طرح فیض یاب
ہر حرف اِن حروف سے یوں کیجے انتخاب ہر حرف کا ہو حرفِ مکرر سے اجتناب
جیسے کہ ایک الف کا ہے چودہ جگہ مقام
جملہ بناتے وقت لیں بس ایک الف سے کام

جب یہ حروف جملوں کی صورت میں آئیں گے ایماں سے ذہن و قلب کو یہ جگمگائیں گے
سچی ہے کس کی راہ یہ مژدہ سنائیں گے کھل کر یہ اُس کا اسمِ گرامی بتائیں گے
قرآں کے یہ حروف ہیں اللہ کی زباں
یہ رمز ہیں خدا و محمدؐ کے درمیاں

لکھیے۔ ص۔ ر۔ اور۔ الف۔ ط۔ باحتیاط ع اور۔ ل۔ ی۔ لکھیں حل ہوں گی مشکلات
پھر۔ ح کے بعد۔ ق۔ لکھیں ہے یہ حق کی بات ن۔ اور۔ م۔ س۔ لکھیں ک و ہ کے ساتھ
چودہ حروف سے باکرم ربِ وحدہٗ
جملہ بنا صراطِ علیٍ حقٌ نمسکہٗ

جملہ یہ ایک ایسا بنا اپنی شان میں مثل اس کا ہے زمیں نہ کہیں آسمان میں
لاکھوں بنیں گے جملے تو ہر ایک زبان میں جز ایک کے سب ہوں گے وہ مہمل بیان میں
گھائل اس عربی جملے کا تم ترجمہ سنو
سچا علیؑ کا راستہ مضبوط تھام لو

Presented by www.ziaraat.com

ملت اسلامی سے خطاب

یہ نظم جب پاکستان دولخت ہوا اور پاک بھارت جنگ کے موقع پر

ملتِ اسلامیہ سے ہے یہ گھائل کا خطاب　　چھا رہا ہے تجھ پہ ہر جانب سے ذلت کا سحاب
"کلِ مومن اخوۃ" سے ہے جو تجھ کو اجتناب　　دیکھ پھر دنیا میں تیری آئے گا وہ انقلاب
لڑکھڑا جائے گا ضربِ گردشِ ایام سے
تیری نسلیں تک نہ بیٹھیں گی کبھی آرام سے

جاگ اُٹھ اے ملتِ خوابیدہ بے حد سو چکی　　ہاتھ سے جو کچھ تجھے کھونا تھا وہ تُو کھو چکی
راہ میں بونا تھے جو کانٹے وہ دنیا بو چکی　　ہوش میں آ ہوش میں برباد عزت ہو چکی
آب موتی کے لیے موتی ہے قیمت کے لیے
جان دے دیتا ہے عزت دار عزت کے لیے

ہمت و عزم و عمل سے ہر قدم پر کام لے　　راہ حق میں کوشش پیہم کا بازو تھام لے
غیر کے تکیہ پہ سر رکھ کر نہ اب آرام لے　　ٹھوکریں کھائے گا کب تک اٹھ خدا کا نام لے
غور کر اس پر کہ کیا تھا تیرے آبا کا چلن
حق کی خاطر باندھ کر رکھتے تھے وہ سر سے کفن

صفحۂ ہستی سے مسلم کو مٹانے کے لیے　　سازشیں ہوتی ہیں تیرا خوں بہانے کے لیے
آبروئے مذہب و ملت بچانے کے لیے　　ذوالفقار حیدری بن جا زمانے کے لیے
قطع کر دے بازوؤں سے گردش دوراں کے ہاتھ
تنگ کر دے دیں کے دشمن کے لیے راہِ حیات

قوم جب پنپے گی تو اور جب پھریں گے تیرے دن　　متحد ہو جائیں ملت کے اگر طفل و مسن
پھر کوئی مشکل مسلماں کو نہیں ہوگی کٹھن　　یاد کر اس وقت کو اس وقت کی گھڑیوں کو گن
جبکہ تھے صرف ایک سو تیرہ مسلماں جاں نثار
فتح ان پر پائی جو دشمن تھے دیں کے بے شمار

Presented by www.ziaraat.com

ملت اسلامی سے خطاب

یہ نظم جب پاکستان دولخت ہوا اور پاک بھارت جنگ کے موقع پر

ملتِ اسلامیہ سے ہے یہ گھائل کا خطاب چھا رہا ہے تجھ پہ ہر جانب سے ذِلت کا سحاب
کُلِ مومن اِخوۃ" سے ہے جو تجھ کو اجتناب دیکھ پھر دنیا میں تیری آئے گا وہ اِنقلاب
لڑکھڑا جائے گا ضربِ گردشِ ایام سے
تیری نسلیں تک نہ بیٹھیں گی کبھی آرام سے

جاگ اُٹھ اے ملّتِ خوابیدہ بے حد سو چکی ہاتھ سے جو کچھ تجھے کھونا تھا وہ تُو کھو چکی
راہ میں بونا تھے جو کانٹے وہ دنیا بو چکی ہوش میں آ ہوش میں برباد عزت ہوچکی
آب موتی کے لیے موتی ہے قیمت کے لیے
جان دے دیتا ہے عزت دار عزّت کے لیے

ہمت و عزم و عمل سے ہر قدم پہ کام لے راہِ حق میں کوشش پیہم کا بازو تھام لے
غیر کے تکیہ پہ سر رکھ کر نہ اب آرام لے ٹھوکریں کھائے گا کب تک اٹھ خدا کا نام لے
غور کر اس پہ کہ کیا تھا تیرے آبا کا چلن
حق کی خاطر باندھ کر رکھتے تھے وہ سر سے کفن

صفحۂ ہستی سے مسلم کو مٹانے کے لیے سازشیں ہوتی ہیں تیرا خوں بہانے کے لیے
آبروئے مذہب و مِلّت بچانے کے لیے ذوالفقار حیدری بن جا زمانے کے لیے
قطع کر دے بازوؤں سے گردشِ دوراں کے ہاتھ
تنگ کر دے دیں کے دشمن کے لیے راہِ حیات

قوم جب پنپے گی تو اور جب پھریں گے تیرے دن مُتحد ہو جائیں مِلّت کے اگر طفل و مُسن
پھر کوئی مشکل مسلماں کو نہیں ہوگی کٹھن یاد کر اس وقت کو اس وقت کی گھڑیوں کو گن
جبکہ تھے صرف ایک سو تیرہ مسلماں جاں نثار
فتح ان پہ پائی جو دشمن تھے دیں کے بے شمار

Presented by www.ziaraat.com

جان کی پروا نہ تھی تھے اس قدر دل کے کڑے
موت پر وہ جا پڑیں یا موت ان پر آپڑے
پیچھے ہٹتے ہی نہ تھے جس جا قدم اُن کے گڑے
بامراد و شاد لوٹے جب کبھی رن پر چڑھے
ہاتھ پھیلاتے نہ تھے وہ غیر کی امداد پر
اک توکل تھا تو بس اُن کو خدا کی ذات پر

سچ بتا تاریخ میں ملتی ہے کیا ایسی نظیر
لاکھ سے زائد مسلماں جنگ میں ہوں یوں اسیر
اہل ایماں کفر کے ہاتھوں ہو اس طرح حقیر
کون سے دل سے کہوں کیا مرگیا تیرا ضمیر
تجھ کو خالق نے جو بخشی تھی وہ دولت کیا ہوئی
مِلّتِ اِسلام بتلا تیری غیرت کیا ہوئی

غور سے اب بات سُن تو آکے گھائل کے قریب
سامنے قاتل ہے تیرے تو ہے قاتل کے قریب
ہے چھری دستِ ستم کی اب تیرے دل کے قریب
بیٹھنا اچھا نہیں یوں تھک کے منزل کے قریب
وقت کے ہمراہ چلنے کے لیے تیار ہو
قُم باِذنِ اللہ کہہ کر اٹھ کہ بیڑا پار ہو

سندھی بلوچی و بنگالی و پنجابی پٹھان
کیا جدا رکھتے ہیں یہ اپنا خدا اپنا قرآن
ماسوا اِک لاالہٰ کے کیا ہے کلمہ کا بیان
کلمہ گو یہ ایک ہوتے آج تو سن میری جان
ٹکڑے ٹکڑے پھر یہ پاکستان نہ ہوتا کبھی
پورا ہندوستان کا ارمان نہ ہوتا کبھی

❄

Presented by www.ziaraat.com

سانحۂ مکّہ معظّمہ

اے اہلِ حق سنو یہ ہے مکّہ کا واقعہ — موقع پہ حج کے جو کہ وہاں رونما ہوا
کعبہ کے در سے اُس کا تھا دو میل فاصلہ — جب حاجیوں کو ٹامی گنوں سے ہدف کیا
اموات کچلے جانے کی جھوٹی ہے داستاں
اوپر سے سنگ باری تھی نیچے سے گولیاں

اللہ کے کلام کو دل سے بُھلا دیا — خوں حاجیوں کا خطّۂ حق میں بہا دیا
کیوں کر دیارِ مکّہ کو مقتل بنا دیا — اِن ظالموں نے آج وہ کر کے دکھا دیا
جو کام ہوسکا نہ تھا اب تک یہود سے
کروا دیا انہوں نے وہ آلِ سعود سے

قرآن کا فریضۂ حج پر ہے یہ بیاں — کی جائیں مُشرکین سے بے زاریاں عیاں
لیکن عمل یہ دل پہ منافق کے ہیں گراں — باعث ہے اس کا یہ کہ یہودن ہے ان کی ماں
ناپاک عزم ایک ہے اہلِ حسود کا
رشتہ ہے یہ جہاں میں یہود اور سعود کا

حجّاج کا عمل تھا یہ اللہ کی رضا — لب پر قبولِ حج کی تھی اللہ سے دُعا
ہاتھوں میں اُن کے کچھ نہ تھا تسبیح کے سِوا — پُرامن تھا یہ حق کی شریعت کا قافلہ
محوِ فرائضِ حجِ بیت الالٰہ تھا
یہ قافلہ بامرضیِ قرآں نگاہ تھا

آگے تھے اس جلوس کے معذور و ناتواں — بچے تھے اس کے بعد تھیں حجاج بیبیاں
مردانِ حق کا پیچھے تھا ان سب کے کارواں — تھا حاجیوں کے نعرۂ تکبیر بر زباں
لب پر تھی ان کے حق کی طرف داریوں کی بات
اس طرح مشرکیں سے تھی بیزاریوں کی بات

باطل نواز منکرِ حق دشمنِ قرآں — پی کر شراب سنتا ہے مغرب کی جو اذاں
کہتا ہے خود کو خادمِ حرمین بے ایماں — ہے دل سے جو مفادِ یہودی کا پاسباں
یہ بات ناگوار تھی اُس بد خرام کو
یعنی کہ فہدِ نطفۂ بے ننگ و نام کو

Presented by www.ziaraat.com

مکہ کی بلڈنگوں کی چھتوں پر سے بے حساب   پھینکا گیا جلوسِ شریعت پہ گرم آب
پڑتا تھا جس بدن پہ نہ لاتا تھا اس کی تاب   اس کام میں تھا شُرطوں کے شیطاں بھی ہم رکاب

مکہ میں اس جلوس کے پرمٹ کے باوجود
جانوں سے کھیلنے لگے حجاج کی سعود

گولی چلائی لاشوں کو پامال کر دیا   حجاج کے لہو سے شہر لال کر دیا
گولوں سے آنسو گیس کے بھونچال کر دیا   یعنی خدا کے گھر کا برا حال کر دیا

بدلا ہے شہرِ امن و اماں کارزار میں
قرآں سے پھر گئے نشۂ اقتدار میں

مکہ کا کچھ ادب نہ مدینہ کا احترام   ان کی نظر میں کچھ بھی نہیں مسجد الحرام
بالجبر ہے سعودی حکومت کا انتظام   لیتے ہیں اس طرح یہ مسلماں سے انتقام

بوسہ نبیؐ کے روضہ کا بدعت بتاتے ہیں
اس پر وہ زائرین کے دُرّے لگاتے ہیں

یہ غاصبانِ قبلۂ اوّل کے ہم خیال   اَلقدس چھینے جانے کا ان کو نہیں ملال
امریکہ کے غلام ہیں مردودِ بد خصال   صیہون سے ہیں اِن کی وفاداریاں کمال

ان کو خدا کا خوف نہ اس کے حبیبؐ کا
یہ حکم مانتے ہیں فقط تل اَبیب کا

ہے ناپسند اِن کو شریعت رسولؐ کی   دل میں نہیں ہے اِن کے محبت رسولؐ کی
محروم ہے چراغوں سے تربت رسولؐ کی   پھر اس پہ چاہتے ہیں شفاعت رسولؐ کی

چودہ سو سال سے ہیں مسلمان کے خلاف
شیطان کے مرید ہیں رحمان کے خلاف

اِن کی فقہہ میں دشمنِ دیں کا ہے احترام   امریکہ مردہ باد کا نعرہ کہیں حرام
لب پہ کسی کے آ جو گیا حق کا یہ کلام   کام اُس کا گولیوں سے یہ کر دیتے ہیں تمام

ظلمِ سعودیت کی کوئی حد نہ انتہا
مکہ میں اک بنا دی گئی اور کربلا

Presented by www.ziaraat.com

اَجداد نے انہی کے ستم یہ روا کیا شاہد ہے جس کا آج تلک دشتِ کربلا
نانا کا کلمہ پڑھ کے نواسہ ذبح کیا سر کاٹ کے حسینؑ کا نیزے پر رکھ دیا
اس طرزِ نو سے اجرِ رسالت ادا کیے
چھینی ردائیں بیوؤں کی خیمے جلا دیئے
سبطِ رسولؐ ہائے وہ بیمار و ناتواں بیواؤں اور یتیموں کا سالارِ کارواں
پہنے ہوئے تھے طوقِ گراں بار و بیڑیاں ڈھائے وہ ظلم آل پہ جس کا نہیں بیاں
وہ ہی ہیں سب یزید کے رسم رواج بھی
بغضِ علیؑ کی آگ ہے سینوں میں آج بھی
آلِ نبیؐ سے ان کو عداوت ہے آج تک وہ ہی طریقِ کارِ شقاوت ہے آج تک
بدر و اُحد کی دل میں کدورت ہے آج تک احکامِ مصطفےٰ سے بغاوت ہے آج تک
ہے یہ ازل سے درہم و دینار کی غلام
شاہی سعودیت کی ہے اغیار کی غلام
طالب یہودیت سے یہ لطف و کرم کے ہیں بندے نہیں خدا کے یہ بندے رقم کے ہیں
خادم نہیں حرم کے یہ خائن حرم کے ہیں گھائل عدو ازل سے یہ شاہِ اُمم کے ہیں
یہ قاتلانِ حاملِ احرام ہوگئے
یعنی سعودی خارج از اسلام ہوگئے

❄

Presented by www.ziaraat.com

باطل کو زمانے میں نہیں خوف کسی سے
خطرہ ہے اُسے نامِ حسینؑ ابنِ علیؑ سے

Presented by www.ziaraat.com

سوالِ گھائل

کرتا ہے سوال آپ سے یہ گھائلِ ناداں بتلائے مجھے ملتِ اسلام باایماں
کس گھر سے ملا دین یہ سمجھائیں مسلماں اسلام پہ قربان کیئے کس نے دل و جاں
کس نے سرِ میدان علم دین کا گاڑا
اور حق کے لئے کفر کی بستی کو اُجاڑا

ہو جس کی یہ معراجِ طہارت وہ بتاؤ کعبہ میں ہو جس کی ولادت وہ بتاؤ
جس کی ہوئی مسجد میں شہادت وہ بتاؤ ہو جس کی کنیزی میں شجاعت وہ بتاؤ
دکھلاؤ وہ جس نے درِ خیبر کو اکھاڑا
مرحب کو پئے دینِ خدا جس نے پچھاڑا

تاریخ میں دیکھا ہے کوئی ایسا دلاور؟ جھولے ہی میں دو جس نے کیا کلّۂ اژدر
جس بچہ کی ہو خیر سے یہ عظمتِ مادر جس کے لئے دیوار میں کعبہ کی کُھلے در
دکھلاؤ کوئی ایسا پدر ہو جو کسی کا
جو پہلا نکاح خواں ہو رسولِؐ عربی کا

ہے ایسا کوئی جس نے پئے بخششِ اُمّت اولاد کو ورثہ میں عطا کی ہو شہادت
ہے کوئی سخی ایسا ہو جس کی یہ سخاوت سائل کو تونگر جو کرے وقتِ عبادت
دکھلایئے جو ایسے کرم کرکے دکھائے
شربت بھی وہ خود اپنے ہی قاتل کو پلائے

بتلاؤ مجھے بندۂ یکتا کوئی ایسا فرزند ہو جس کا شہِ مظلوم کا جیسا
جس کے لئے قرآنِ مُطہّر کا ہو دعویٰ بیٹا ہے یہ اللہ کے محبوب نبیؐ کا
جس کی رضا رضاءِ خدا اور رسولؐ ہو
جب تک رہے یہ پُشت پہ سجدے میں طُول ہو

مظلوم بھی ایسا کوئی دیکھا ہو تو کہہ دو سر جس کا بُریدہ سرِ نیزہ ہو تو کہہ دو
اس حال میں قرآں کوئی پڑھتا ہو تو کہہ دو خنجر کے تلے گر کوئی پیاسا ہو تو کہہ دو
بتلایئے ایسے کسی مُرسَل کا نواسہ
جو تین شب و روز کا مارا گیا پیاسا

Presented by www.ziaraat.com

بتلاؤ مجھے باپ کوئی ایسا مثالی جس نے کہ سناں بیٹے کے دل سے ہو نکالی
جس نے کہ رہِ حق میں بھرا گھر کیا خالی سر دے دیا اور عزتِ اسلام بچالی
سو زخم ہوں جس شخص کی صرف ایک جبیں پر
اور سجدے کرے شکر کے وہ تپتی زمیں پر

لاؤ تو سہی ایسا کوئی دین کا رہبر ششماہا ہو جس کا کوئی بچہ علی اصغرؑ
جو دین کی نصرت میں بڑھے جھولے سے آ کر اور حق پہ ہو قرباں سر میدان وہ ہنس کر
اور ظلم کے ایوان کی بنیاد ہلا دے
اک تہلکہ جو فوجِ ستم گر میں مچا دے

بر روئے زمیں ہو تو کوئی سامنے لاؤ فرزند جواں اُس کا کوئی ہو تو دکھاؤ
اکبرؑ کوئی ہم شکلِ نبیؐ ہو تو بتاؤ جو حق کے لئے دل پہ سہے برچھی کا گھاؤ
ہے کوئی جو اُس وقت میں دل اپنا سنبھالے
برچھی کو جواں بیٹے کے جب دل سے نکالے

جب ایسا زمانے میں کوئی اور نہیں ہے پھر کہیے کہ ہاں صرف حُسینؑ ابن علیؑ ہے
ہے جس سے بقا دین کی بے شک یہ وہی ہے یہ ہی حُسینؑ محسنِ اسلامِ نبیؐ ہے
دل اس نے منوّر کیے انوارِ یقیں سے
اس نے ہی شناسا کیا سجدوں کو جبیں سے

اے مِلّتِ اسلام خُدارا یہ بتا دے اولاد کو جو اپنی رہِ حق میں کٹا دے
اس بات کا شبیرؑ کو مِلّت یہ صلہ دے جو درس دیا اُس نے اُسے دل سے بھلا دے
کیا وہ سبقِ کرب و بلایا یاد نہیں ہے
وہ درسِ شہیدانِ وفا یاد نہیں ہے

وہ لوگ تو حق بات پہ تلواروں سے ٹکرائے اور دیں کے کڑے وقت میں وہ لوگ ہی کام آئے
سر اپنے اُن ہی لوگوں نے دیں کے لئے کٹوائے ایک تم ہو بھلے وقت میں حق گوئی سے کترائے
کچھ سوچو کرو غور ذرا یاد کرو تم
پیغامِ شہہِ کرب و بلا یاد کرو تم

Presented by www.ziaraat.com

جو حق ہے اس کو حق کہو اور جا بجا کہو ظالم کے روبرو کہو اور برملا کہو
نامِ حسینؑ آئے تو صلے علیٰ کہو ہر وقت کے یزید کو کھل کر برا کہو
خنجر بھی حلق پر ہو تو حق کا بیاں کرو
عباسؑ کے غلام ہو کیوں فکرِ جاں کرو
لعنت ہے حق یزید کا بھیجیں یزید پر لیکن یزیدِ وقت پر کیوں اس سے درگذر
ہے آج کا یہ ملّا عمر نطفۂ شمر اور طالبان اس کے ہیں شاگردِ بدگہر
تھا وہ یزید بیخ کُنِ کعبۂ خدا
یہ مسجدوں کو بم سے اُڑاتے ہیں جا بجا
سوچیں خدا کے واسطے ملّت کے پاسباں مومن کو حکم ہے کہ کہے زور سے اذاں
حق گوئی پر خموش ہے پھر کس لئے زباں کہہ دو تمہیں عزیز ہے مولا سے اپنی جان
تم اہلِ حق ہو حق کو جہاں پر عیاں کرو
تم پیرویِ شاہِ زمین و زماں کرو
یالیتنی تو لب پہ تمہارے ہے بار بار اس پر عمل کے واسطے کس کا ہے انتظار
یہ دور بھی تو ہے وہ ہی دورِ ستم شعار نرغہ میں حق ہے قوتِ باطل سے بے شمار
باطل کو مردہ باد بھی کہنا جہاد ہے
اس نعرے کا جواب بھی دینا جہاد ہے
بتلاؤ تم میں حق کا طلب گار کون ہے حق کی مدد کے واسطے تیار کون ہے
حُرؑ کی طرح سے حق کا مدد گار کون ہے مثلِ حبیب تم میں سے جی دار کون ہے
بوزر کی طرح دین پرستار ہے کوئی
میثم کے جیسا صاحبِ کردار ہے کوئی
باطل میں اب رہا نہیں کچھ دم نہ حوصلہ جو حق کا کر سکے کہیں ڈٹ کر مقابلہ
باطل نے طے کیا ہے منافق سے معاملہ جاری رکھے وہ حق سے بغاوت کا سلسلہ
باطل منافقین کا پروردگار ہے
صیہونی سازشوں سے منافق کو پیار ہے
بے شک منافقین ہیں باطل کے دست راست اِن میں سے ایک رُشدی ہے مردود و بد صفات
اے حق پرستوں کاٹ لو رشدی کے سر کے ساتھ اس بے حیا پلید کے ناپاک دونوں ہاتھ
یہ بھی ہے ایک سُنتِ مختارِ ذی حشم
جنّت نبیؐ سے اور خمینیؒ سے لو رقم

Presented by www.ziaraat.com

نہ معصیت سے کہیں جب حجاب آتا ہے　　گناہ گاروں پہ تب ایک عذاب آتا ہے
عذاب کھاتا ہوا پیچ و تاب آتا ہے　　یہ شکلِ قہرِ خدا انقلاب آتا ہے
امان و اَمن کی صورت بگاڑ دیتا ہے
بسے بسائے ہوئے گھر اُجاڑ دیتا ہے

لہو چٹاتا ہے یہ خنجروں کی دھاروں کو　　نصیب ہوتی نہیں قبر اس کے ماروں کو
نظر میں لاتا نہیں کچھ یہ باوقاروں کو　　یتیم و بیوہ بنا دیتا ہے ہزاروں کو
کسی سے جزیہ کسی سے خراج لیتا ہے
کسی کا تخت الٹتا ہے تاج لیتا ہے

یہ ساتھ لاتا ہے وہ خلفشار کی صورت　　کہ بے قرار ہو جس سے قرار کی صورت
حواس اُڑتے ہیں گرد و غبار کی صورت　　یہ ہی بدلتا ہے لیل و نہار کی صورت
جتایا کرتے ہیں اُلفت جو ہم نشیں بن کر
وہ دوست ڈستے ہیں پھر مارِ آستیں بن کر

جُدائی ڈالتا ہے یہ ہی رشتہ داروں میں　　بسے ہوئے ہیں جو قریوں میں اور دیاروں میں
ہے اُن کی یاد ہر اک وقت دل فگاروں میں　　کہ جن کا خوں بہا گنگ و جمن کے دھاروں میں
چُھٹا جو ساتھ سے اس کا نہ پھر سُراغ ملا
پسر کا باپ کو بیٹی کا ماں کو داغ ملا

نفاق و بغض و حسد اس کو دل سے بھاتا ہے　　دلوں میں آگ تعصب کی یہ لگاتا ہے
زمیں پہ خون کے دریا یہ ہی بہاتا ہے　　وطن سے اہلِ وطن کو یہ ہی چھڑاتا ہے
یہ سب کرشمے زمانے میں انقلاب کے ہیں
شکار ہم بھی اِس ہی خانماں خراب کے ہیں

شُنیدہ باتوں کو کس طرح آپ سچ جانیں　　یہ اُن سے پوچھیں گئیں جن کے روبرو جانیں
مٹائی جانے لگیں دوستی کی پہچانیں　　وہ بھالے ظالموں کے اور تیز کرپانیں
لِٹا کے بچوں کو نیزہ لگا کے مارتے تھے
بڑوں کا واہگرو کہہ کے سر اُتارتے تھے

نہیں شک اس میں ہوئے ظلم ہم پہ حد سے سوا　　مگر کسی نے نہ ہم میں سے اس پہ غور کیا
ازل کے دن ہی سے جو ہیں عدوءِ دینِ خُدا　　پھر اُن کے جور و جفا اور ستم کا کیا شکوہ
گِلا تو اپنوں سے ہے ظلم بے پناہ کیا
نبیؑ کے گھر کو مسلمانوں نے تباہ کیا

Presented by www.ziaraat.com

مہاجرین غریب الوطن کو روتے ہیں   مقامی لوگ اسیرِ محن کو روتے ہیں
لہو کے اشکوں سے مجروح تن کو روتے ہیں   شہیدِ ظلم کے خونی کفن کو روتے ہیں
حسینؑ کے وہ مصائب جو یاد آتے ہیں
ہم اپنی ساری مصیبت کو بھول جاتے ہیں
وطن کو جائیں اگر ہم تو جا بھی سکتے ہیں   وطن سے اہلِ وطن کو بلا بھی سکتے ہیں
جو ہم پہ گزری ہے اُس کو سُنا بھی سکتے ہیں   جو زخم کھائے ہیں دل پر دکھا بھی سکتے ہیں
مدینہ والے مدینہ کو پھر کے آ نہ سکے
حسینؑ بچھڑے ہوؤں کو گلے لگا نہ سکے
غضب ہے کیسے مسلمان تھے وہ بد افعال   کسی نے بھی تو نہ سمجھا کہ ہے رسولؐ کی آل
مُسافروں کو کیا مثلِ گوسفند حلال   ہے بے گناہی پہ جس کی گواہ دشتِ قتال
بُلا کے صاحبِ لولاک کے نواسے کو
لبِ فرات کیا ذبح بھوکے پیاسے کو
رسولؐ زادیوں پہ ہائے انتہاءِ جفا   کئے اَسیر حرم بعدِ سیدؑ الشہدا
رَسن میں ہاتھ کسی کے تھے اور کسی کا گلا   ردائیں چھین کے تشہیر بے نقاب کیا
جو دست گیر زمانے کے تھے زمانے میں
یزیدیت نے رکھا ان کو قید خانہ میں
پھر اُس پہ تنگ اور تاریک شام کا زنداں   جہاں ہوا کا گزر تھا نہ روشنی کا نشاں
اندھیرا ایسا کہ گھٹتا تھا سانس تک بھی وہاں   وہ قید خانہ کہ جس پر تھا قبر کا سا گماں
کیا ہے قید اُنہیں جو ہیں قلب و جانِ رسولؐ
تباہ کر دیا اُمت نے خاندانِ رسولؐ
رسولؐ کون محمدؐ حبیبِ ربِّ علیٰ   قرآن ذاتِ گرامی پہ جس کی ہے اُترا
اس ہی رسولؐ کا اُن کی زباں پہ تھا کلمہ   جنھوں نے آلِ نبیؐ پر کیے تھے جور و جفا
اُنہی کی آج بھی کچھ باقیات ہے گھائل
لبوں پہ جن کے یہ کافر کی بات ہے گھائل

❋

Presented by www.ziaraat.com

مہاجرین غریب الوطن کو روتے ہیں   مقامی لوگ اسیرِ محن کو روتے ہیں
لہو کے اشکوں سے مجروح تن کو روتے ہیں   شہیدِ ظلم کے خونی کفن کو روتے ہیں
حسینؑ کے وہ مصائب جو یاد آتے ہیں
ہم اپنی ساری مصیبت کو بھول جاتے ہیں

وطن کو جائیں اگر ہم تو جا بھی سکتے ہیں   وطن سے اہلِ وطن کو بلا بھی سکتے ہیں
جو ہم پہ گزری ہے اُس کو سُنا بھی سکتے ہیں   جو زخم کھائے ہیں دل پر دکھا بھی سکتے ہیں
مدینہ والے مدینہ کو پھر کے آ نہ سکے
حسینؑ بچھڑے ہوؤں کو گلے لگا نہ سکے

غضب ہے کیسے مسلمان تھے وہ بد افعال   کسی نے بھی تو نہ سمجھا کہ ہے رسولؐ کی آل
مُسافروں کو کیا مثلِ گوسفند حلال   ہے بے گناہی پہ جس کی گواہ دشتِ قتال
بلا کے صاحبِ لولاک کے نواسے کو
لبِ فرات کیا ذبح بھوکے پیاسے کو

رسولؐ زادیوں پہ ہائے انتہاءِ جفا   کئے اسیر حرم بعدِ سیدالشہدا
رسن میں ہاتھ کسی کے تھے اور کسی کا گلا   ردائیں چھین کے تشہیر بے نقاب کیا
جو دست گیر زمانے کے تھے زمانے میں
یزیدیت نے رکھا ان کو قید خانہ میں

پھر اُس پہ تنگ اور تاریک شام کا زنداں   جہاں ہوا کا گزر تھا نہ روشنی کا نشاں
اندھیرا ایسا کہ گھٹتا تھا سانس تک بھی وہاں   وہ قید خانہ کہ جس پر تھا قبر کا سا گماں
کیا ہے قید اُنہیں جو ہیں قلب و جانِ رسولؐ
تباہ کر دیا اُمت نے خاندانِ رسولؐ

رسولؐ کون محمدؐ حبیبِ ربِّ علی   قرآن ذاتِ گرامی پہ جس کی ہے اُترا
اس ہی رسولؐ کا اُن کی زباں پہ تھا کلمہ   جنھوں نے آلِ نبیؐ پر کئے تھے جور و جفا
اُنہی کی آج بھی کچھ باقیات ہے گھائل
لبوں پہ جن کے یہ کافر کی بات ہے گھائل

Presented by www.ziaraat.com

اَلسّلام اے تشنہ لب سبطِ پیمبرؐ اَلسّلام   اَلسّلام اے کشتۂ شمشیر و خنجر اَلسّلام
اَلسّلام اے صبر و مظلومی کے پیکر اَلسّلام   سر تیرا نیزے پہ اور قرآن لب پر اَلسّلام
اے حُسینؑ ابنِ علیؑ سبطِ پیمبرؐ اَلسّلام
اَلسّلام اے سیدہ زہراؑ کے دلبر اَلسّلام

پیش کی ہیں راہِ حق میں تُو نے وہ قربانیاں   ہوتا ہے جن کے تقدس پر فرشتوں کا گماں
جس گھڑی کڑیل پسر کے قلب سے کھینچی سناں   کانپ اُٹھے تیرے تحمل پر زمین و آسماں
شکر خالق کا کیا اور لب ملے تکبیر پر
جب لگا ناوک گلوئے اصغرؑ بے شیر پر

بندگی کا معترف ہے خود تیری بندہ نواز   پڑھ سکے گا حشر تک نہ اب کوئی ایسی نماز
زخم تن پر سینکڑوں ہر زخم سے تو بے نیاز   خوں کے دھارے میں تیرے تھا بخششِ اُمت کا راز
شاہدِ عینی ہے تیرے صدمہ و آلام کا
خوں بھرا سجدہ تیرا وہ عصر کے ہنگام کا

اے حُسینؑ ابنِ علیؑ حقانیت کی خیر خواہ   چشمِ بدبیں کو پرکھ اُٹھی تیری حق بیں نگاہ
جب ہوا دشمن شریعت کا یزیدِ روسیاہ   تیرے دامن میں ملی دینِ محمدؐ کو پناہ
پھر زمانہ بے خبر ہے آج عظمت سے تیری
جب کہ یہ اسلام زندہ ہے شہادت سے تیری

زندگی کو موت سے تو نے بدل کر رکھ دیا   حوصلہ باطل کا تلووں سے مَسل کر رکھ دیا
غازۂ لعنت کو اُس کے منہ پہ مل کر رکھ دیا   آخرش عزمِ یزیدی کو کچل کر رکھ دیا
اے شہیدِ کربلا تیری شجاعت کو سلام
تیرے صبر و شکر کو اور تیری عظمت کو سلام

اَلسّلام اے وارثِ کعبہ و دینِ مُصطفٰےؐ   اَلسّلام اے بولتے قرآں بناءِ لا اِلٰہ
اَلسّلام ابناؤنا اے اِنّما اے ھل اتٰی   اَلسّلام اے مونسِ زوّار فی الیوم الجزا
یہ سلامِ گھائلِ خستہ پئے شاہِ نجف
گر قبول اُفتد میرے مولا زہے عز و شرف

Presented by www.ziaraat.com

فلسطین

سنیں اب غور سے یہ اہلِ یورپ ظلم کے بانی مسلمانوں کو قبضہ دیں فلسطیں پر باآسانی
وگرنہ پھر وہی تیغِ صلاح الدین چمکے گی کہ جس کی کاٹ سے پھر ایک ہوگا خون اور پانی
سر بوسنیا لبنان و کشمیر و فلسطیں میں مسلمانوں کا ہے ہر گام پر قتل بہیمانی
مسلمانوں کا ملک اور اہلِ یورپ کی حکمرانی چمن کی دیگ پر کیوں چوٹے کتوں کی نگرانی
مسلماں نام اور اسلام سے یہ بغض رکھتے ہیں ہمارے دشمنِ جاں ہیں یہودی اور نصرانی
مسلمانانِ عالم اب خدارا ہوش میں آئیں کہ باطل کے ستم کا سر سے اونچا ہوگیا پانی
خلافِ دینِ حق ہیں سازشیں اقوامِ باطل کی مسلماں کے لہو کی آج ہے ہر سمت ارزانی
عمل تم کلِ مومن اخوۃ" پر کیوں نہیں کرتے ہے جبکہ یہ حدیثِ حضرتِ محبوبِ سبحانی
ہے بین المسلمیں بس اتحاد اللہ کی رسی اسے پکڑے رہو تو پھر نہ لاحق ہو پریشانی
طلب امداد کی ہر گام پر اغیار سے کرکے مسلماں بن گیا ہے خود ہی اپنا دشمنِ جانی
بلا کر بش کو عراقی مسلماں قتل کروائے مسلماں نے منافق کی نہ پھر بھی شکل پہچانی
بڑا شیطان ہے اُن کی نگاہوں میں سپر پاور مسلمانوں کی حالت پر الٰہی خیر گردانی
یہ اسلامی ممالک باخدا سب ایک ہو جائیں تو پھر باطل کبھی بھی کر نہیں سکتا ہے من مانی
بنامِ حفظِ کعبہ جو یہودی کی مدد چاہے خدا غارت کرے ایسے مسلمانوں کی سلطانی
وہاں سے خود ہی ایٹم بم بھی کترا کر گزر جائے جہاں ہو عزمِ بوزر اور یقین و فکر سلمانی
مسلمانانِ عالم غور سے اس بات کو سوچیں چہ کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اگر اب بھی مسلماں کو نہ ہوش آیا تو پھر گھائل
چرا کارِ کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

❄

Presented by www.ziaraat.com

مرحبا محفلِ ایمان سجانے والو جشنِ قرآن بہ صد شان منانے والو
رسم اس جشن کی ہر سال نبھانے والو اس طرح شوکتِ اسلام بڑھانے والو
ہو مبارک تمہیں یہ جشنِ نزولِ قرآں
تم پہ ہو اور سوا رحمتِ ربِّ یزداں

ہے مگر آج مسلماں سے یہ قرآں کا سوال کون ہے تم میں بھلا ایسا کوئی نیک خِصال
جس کے یکساں ہوں رہِ زیست میں قول و افعال طابعِ مرضیِ قرآن ہیں جس کے اعمال
تم میں ایسا بھی ہے قرآں کا کوئی شیدائی
جو مسلمان مسلمان کو سمجھے بھائی

کون سے سورۂ قرآن میں تحریر بتاؤ اے مسلمانو! مسلمانوں کا تم خون بہاؤ
اپنے ہی بھائی کا گھر اپنے ہی ہاتھوں سے جلاؤ ہولیاں خون کی رمضاں کے مہینہ میں مناؤ
کس سپارے میں ہے، اس طرح سے عیدی دینا
تحفۂ عید میں بچوں کو یتیمی دینا

غیر لکھتے ہیں یہ تاریخوں میں افسانوں میں کچھ حمیّت نہیں ان سوختہ سامانوں میں
خونِ ناحق ہے اسی قوم کے دامانوں میں کچھ نہیں عظمتِ اسلام مسلمانوں میں
دل سے کب کرتے ہیں یہ لوگ قرآنی باتیں
یہ محض کرتے ہیں قرآں کی زبانی باتیں

Presented by www.ziaraat.com

آہ آقاءِ مُحسن الحکیم

اے نائب امامِ زماں محسن الحکیم — اے پیشواءِ دینِ مُبیں رہبرِ عظیم
طاقت گزار متقی و عابد و علیم — آپ اٹھ گئے جہان سے مِلّت ہوئی یتیم
اس دورِ بے ثبات میں منہ ہم سے موڑ کے — جنت بسائی آپ نے دنیا کو چھوڑ کے
اے کشتۂِ حکومتِ بغداد السّلام — مظلوم اے نشانۂ بے داد السّلام
اے صبر و ضبط و درد کی تصویر السّلام — اے بے گناہ خادمِ شبّیر السّلام
اے پاسبانِ گلشنِ ایمان الوداع — مُحسن شہیدِ دستِ مسلمان الوداع
واقف ہیں اُس ذلیل حکومت سے خوب ہم — جن کا نبی یہود ہے جن کا خدا درہم
پیری میں حبسِ بے جا کے وہ آپ پر ستم — بیٹوں کا دل میں ملک بدر ہونے کا الم
شعلہ ہے دل میں بھڑکا ہوا انتقام کا — بس انتظار ہے ہمیں حکمِ امام کا
کس سے کہیں یہ کفرِ مسلماں کی بات ہے — رسمِ یزید شاملِ اسلامیات ہے
اسلام کا گلا ہے مسلماں کا ہاتھ ہے — جو کام ہے شرع میں وہ بدعت کے ساتھ ہے

سُنّت کو کرکے رد رکھا قرآن طاق میں
اب پھر ہے کربلا کی ضرورت عراق میں

☆

Presented by www.ziaraat.com

فرض کی طرح ادا کرتے ہیں سنت اُن کی
ہم شب و روز جو یہ سینہ زنی کرتے ہیں
باعمل پیروِ اصحابِ نبیؐ ہیں ہم لوگ
ہم یہ تقلیدِ اویسِ قرنیؓ کرتے ہیں

......☆......

حرا سے کربلا تک کربلا سے آج تک گھائل
براءِ حق رہی ہر وقت اِمدادِ ابو طالبؑ
جہاں اسلام کو مشکل کوئی درپیش آئی ہے
وہاں اسلام کے کام آئی اولادِ ابوطالبؑ

......☆......

کیسے ہیں عیش دنیا میں نہ اب عُقبیٰ میں خواہش ہے
یہاں اے داورِ محشر میں اپنا مدعا لوں گا
وہ واعظ ہے اُسے تو بخش دے حوروں بھری جنت
میں شاعر ہوں اگر لوں گا تو تجھ سے کربلا لوں گا

......☆......

شاعر زباں نواز ہے واعظ زباں دراز
سن لے نہ کوئی گھائلِ گستاخ بس خموش!
اتنا ہے فرق دونوں میں کر مختصر سی بات
اک کربلا بدوش ہے اک کربلا فروش

Presented by www.ziaraat.com

پسند کتنا ہے پروردگار کو گھائل
بہت عظیم عدد ہے عدد یہ بارہ کا
ہیں اس کے کلمۂ توحید میں بھی بارہ حروف
لکھیں تو آپ ذرا لاإلہ إلااللہ

.....☆.....

بحرِ کرم ہے ان کی ذات فیضِ مآب ہی نہیں
ہم پر وہ اُن کی بخششیں جن کا حساب ہی نہیں
فضل ہے تیرا اے کریم ہم پہ کرم یہ کم ہے کیا
ایسا دیا نبیؐ ہمیں جس کا جواب ہی نہیں

.....☆.....

خلوص شاملِ فطرت نہیں تو کچھ بھی نہیں
رجوعِ قلب سے اُلفت نہیں تو کچھ بھی نہیں
شریکِ بزمِ رسالت ہوا کرے دنیا
شریکِ کارِ رسالت نہیں تو کچھ بھی نہیں

.....☆.....

نہ جسم اُس کا نہ ان کا سایہ وہ اُس کی قدرت یہ اُس کی رحمت
زبان اِن کی کلام اُس کا زہِ عروجِ مقامِ قُربت
یہ اس پہ قرباں وہ ان کا شیدا جو اس کی مرضی وہ اُس کا منشی
پھر اُس پر اپنا سا کہہ رہی ہے غضب خدا کا یہ اُن کی اُمت

Presented by www.ziaraat.com

پسند کتنا ہے پروردگار کو کھاتی
بہت عظیم عدد ہے عدد یہ بارہ کا
ہیں اس کے کلمۂ توحید میں بھی بارہ حروف
لکھیں تو آپ ذرا لاالٰہ الااللہ

.....☆......

بحرِ کرم ہے ان کی ذات فیضِ مآب ہی نہیں
ہم پر وہ اُن کی بخششیں جن کا حساب ہی نہیں
فضل ہے تیرا اے کریم ہم پہ کرم یہ کم ہے کیا
ایسا دیا نبیؐ ہمیں جس کا جواب ہی نہیں

......☆......

خلوص شاملِ فطرت نہیں تو کچھ بھی نہیں
رجوعِ قلب سے اُلفت نہیں تو کچھ بھی نہیں
شریکِ بزمِ رسالت ہوا کرے دنیا
شریکِ کارِ رسالت نہیں تو کچھ بھی نہیں

.....☆.....

نہ جسم اُس کا نہ ان کا سایہ وہ اُس کی قدرت یہ اُس کی رحمت
زبان اِن کی کلام اُس کا زہِ عروجِ مقامِ قُربت
یہ اس پہ قرباں وہ ان کا شیدا جو اس کی مرضی وہ اُس کا منشی
پھر اُس پر اپنا سا کہہ رہی ہے غضب خدا کا یہ اُن کی اُمّت

Presented by www.ziaraat.com

پسند کتنا ہے پروردگار کو گھائل
بہت عظیم عدد ہے عدد یہ بارہ کا
ہیں اس کے کلمۂ توحید میں بھی بارہ حروف
لکھیں تو آپ ذرا لاالٰہ الااللہ

......☆.....

بحرِ کرم ہے ان کی ذات فیضِ مآب ہی نہیں
ہم پر وہ اُن کی بخششیں جن کا حساب ہی نہیں
فضل ہے تیرا اے کریم ہم پہ کرم یہ کم ہے کیا
ایسا دیا نبیؑ ہمیں جس کا جواب ہی نہیں

......☆.....

خلوص شاملِ فطرت نہیں تو کچھ بھی نہیں
رجوع قلب سے اُلفت نہیں تو کچھ بھی نہیں
شریکِ بزمِ رسالت ہوا کرے دنیا
شریکِ کارِ رسالت نہیں تو کچھ بھی نہیں

......☆......

نہ جسم اُس کا نہ ان کا سایہ وہ اُس کی قدرت یہ اُس کی رحمت
زبان اِن کی کلام اُس کا زہِ عروجِ مقامِ قُربت
یہ اس پہ قرباں وہ ان کا شیدا جو اس کی مرضی وہ اُس کا منشٰی
پھر اُس پر اپنا سا کہہ رہی ہے غضب خدا کا یہ اُن کی اُمت

Presented by www.ziaraat.com

برائے شرکتِ میلادِ مصطفےٰ گھائل
بہشت و خلد سے اپنے امام آئے ہیں
مقامِ عرش سے اس محفلِ مودّت میں
خدا کے ساتھ رسولِ انام آئے ہیں

.....☆......

امام بارگاہ و مسجدِ حُسینی میں
ہر ایک ہاتھ میں فردوس کی کلید ہے آج
ملائک آپ سے آئے ہیں یاں گلے ملنے
ولادتِ شہہِ کون و مکاں کی عید ہے آج

......☆......

یا نبیؐ آپ کے ماسوا کون ہے
ہم غریبوں کا حاجت روا کون ہے
آپ نے آکے دُنیا کو سمجھا دیا
ناخُدا کون ہے اور خدا کون ہے

.....☆......

بتوں سے مانگنے والوں کو آکر
شناساءِ حق و ایماں بنایا
بنایا تھا خدا نے آدمی کو
محمدؐ نے اُسے اِنسان بنایا

Presented by www.ziaraat.com

عیدِ میلاد کے دن پھولوں سے مہکا مہکا
ہم نے اِس شہر کا پرنور سویرا دیکھا
رات آئی تو چراغوں کے سمندر دیکھے
دل میں اُس دِن بھی مسلماں کے اندھیرا دیکھا

......☆......

یانبیؐ قلعۂ اسلام کے محراب و ستوں
ہم نے زر پوش عقیدت سے سنوارے دیکھے
دورِ اسلام کے ان ساٹھ برس میں آقا
صرف اسلام کے لگتے ہوئے نعرے دیکھے

......☆......

آج ہر گھر میں چراغاں ہر گلی میں روشنی
عیدِ میلادِ نبیؐ کی ہر طرف ایک دھوم ہے
جس نبیؐ کے نور سے روشن ہیں یہ دونوں جہاں
اس کا روضہ اک دیئے سے آج بھی محروم ہے

......☆......

آپ کی خاکِ کفِ پا کی یہ عظمت یارسولؐ
بن گئی عرشِ بریں کے سر کی زینت یارسولؐ
اس پہ اپنا سا بشر کہنے لگوں میں آپ کو
میری کم ظرفی کی یہ ہوگی علامت یارسولؐ

Presented by www.ziaraat.com

عیدِ میلاد کے دن پھولوں سے مہکا مہکا
ہم نے اِس شہر کا پرنور سویرا دیکھا
رات آئی تو چراغوں کے سمندر دیکھے
دل میں اُس دِن بھی مسلماں کے اندھیرا دیکھا

......☆.....

یا نبیؐ قلعۂ اِسلام کے محراب و ستون
ہم نے زر پوش عقیدت سے سنوارے دیکھے
دورِ اِسلام کے ان ساٹھ برس میں آقا
صرف اِسلام کے لگتے ہوئے نعرے دیکھے

......☆......

آج ہر گھر میں چراغاں ہر گلی میں روشنی
عیدِ میلادِ نبیؐ کی ہر طرف ایک دھوم ہے
جس نبیؐ کے نور سے روشن ہیں یہ دونوں جہاں
اس کا روضہ اک دیئے سے آج بھی محروم ہے

......☆.....

آپ کی خاکِ کفِ پا کی یہ عظمت یارسولؐ
بن گئی عرشِ بریں کے سر کی زینت یارسولؐ
اس پہ اَپنا سا بشر کہنے لگوں میں آپ کو
میری کم ظرفی کی یہ ہوگی علامت یارسولؐ

Presented by www.ziaraat.com

میزبانی کررہا ہے آج خود عرشِ بریں
آج کی شب مہماں ہیں حق کے ختم المرسلیں
اس زمیں سے آسمانوں کی حدوں کو روند کر
جا ملا نورِ ازل سے آج نورِ اوّلیں

.....☆.....

کیوں نہ پھر جوش میں اللہ کی رحمت آئے
جب کہ اس بزم میں سرکارِ رسالت آئے
بھیجئے آپ با آوازِ بلند اُن پہ درود
تاکہ پھر قلبِ منافق پہ قیامت آئے

.....☆.....

یہ اور بات کہ دیکھا نہیں اُن کو لیکن
نظر وہ بزمِ خیالات میں ہر سو آئے
زباں پہ آتے ہی اسمِ محمدؐ عربی
مرے دہن سے گلابوں کی سی خوشبو آئے

.....☆.....

کھلا کر گُل ثناءِ مصطفیٰؐ کے
میں یہ محفل معطّر کر رہا ہوں
میں پڑھ کر نعت نورِ اوّلیں کی
لحد اپنی منوّر کر رہا ہوں

Presented by www.ziaraat.com

علیؑ سے دینِ الٰہی کا باغ روشن ہے
علیؑ سے شرعِ نبیؐ کا دماغ روشن ہے
خدا کے گھر میں ہوئی ہے علیؑ کی پیدائش
خدا کے گھر کا علیؑ سے چراغ روشن ہے

......☆......

ہم نے یوں ہی کہا نہیں حلالِ مشکلات
اک کش مکش میں تھی شبِ معراج حق کی ذات
پردے میں بھی رہا دلِ محبوب بھی رکھا
خوش کر دیا نبیؐ کو دکھا کر علیؑ کا ہاتھ

......☆......

یہ کعبہ شک نہیں مظہر خدا کی شان کا ہے
جو راز اس میں ہے محتاج کب بیان کا ہے
یہ کس کی جاءِ ولادت ہے پہلے یہ سمجھو
شرف مکیں کا زیادہ ہے یا مکان کا ہے

......☆......

جس کو خطاب عرش سے حق کے ولی کا ہے
بے شبہ جانشین وہی پھر نبیؐ کا ہے
اس سے خلاف ہونے پہ کیسا ثوابِ حج
کعبہ بھی تو مقامِ ولادت علیؑ کا ہے

Presented by www.ziaraat.com

ذاتِ خداءِ پاک سے اتنا قریب کون ہے
بازوءِ ختم المرسلیں دستِ خداءِ ذوالجلال
ہم بھی تو دیکھ لیں ذرا سامنے لاؤ تو اُسے
جز اِک علیؑ کی ذات کے کون ہے ایسا ماں کا لعل

......☆......

جشنِ غدیر یہ باخدا یادگار ہے
مسرور دل ہیں سب کے فضا خوشگوار ہے
گھائلؔ ضعیفی میں یہ تیرا طرزِ منقبت
پیری کے ولولے ہیں خزاں میں بہار ہے

......☆......

آئی معراج میں اِس طرح علیؑ کی آواز
بولنے والا ہی اِس گھر کا مکیں ہو جیسے
دیکھو کعبہ میں ذرا پاءِ علیؑ کی رفعت
نقشِ پا مُہرِ نبوّت کا نگیں ہو جیسے

......☆......

ببانگِ دہل می گوید بااِیں الفاظ قرآنے
رسولِؐ حق نمی گوید بغیرِ حکمِ یزدانے
محمدؐ گفت مولا لیش مَنم دارد کہ اِیں مولا
علیؑ حیدرِ کرّار گلِ دین و اِیمانے

Presented by www.ziaraat.com

محمد مُصطفٰے صلّے علیؑ کو کعبۂ حق کی
ہوئی ہے آج جس صورت سے زیبائش مبارک ہو
ابوطالبؑ کو اور بنتِ اَسد کو اپنے بیٹے کی
خداءِ لم یَلِدِ کے گھر میں پیدائش مبارک ہو

......☆......

حُنین و خیبر و خندق میں یوں تو اے گھائل
علیؑ علیؑ کی صدا بار بار آئی ہے
مگر غدیر کے دن کی صداءِ مَن کُنت
کسی کے دل پہ قیامت گزار آئی ہے

......☆......

معراج کی شب عرش پہ یہ ماجرا کیا ہے
لہجہ بھی وہی دستِ مبارک بھی بجا ہے
پھر کون ہے پردے میں یہ تشویش ہے دل کو
حیراں ہیں محمدؐ یہ علیؑ ہے کہ خدا ہے

......☆......

یاد رکھنا تا ابد یہ بھی ہے اِک عِبرت کی بات
نعرۂ ہاءِ حیدری کی جنگ میں نصرت کی بات
ہیں ابھی فوجیں وہاں اور قبضۂ کشمیر بھی
اس کے بارے میں نہ کرنا بھول کر بدعت کی بات

Presented by www.ziaraat.com

تمہارے ہاتھ میں کیا کچھ نہیں ہے
بڑی طاقت کو تم ٹھوکر پہ مارو
مسلمانوں تمہیں سب کچھ ملے گا
ذرا تم یا علیؑ کہہ کر پکارو

......☆......

جس نے جہاں بھی جب بھی پکارا تھا یاعلیؑ
کہہ کر مزاجِ وقت سُدھارا تھا یاعلیؑ
دیکھی نہ تھی شکست کسی بھی محاذ پر
جب تک کہ پاک فوج کا نعرہ تھا یاعلیؑ

......☆......

ایک ہی وار میں جو سر سے کمر تک پہنچے
کاٹ کر اسپ کو گیتی کے جگر تک پہنچے
بات اُس تیغِ دو پیکر کی نہ کیجے گھائل
بات بڑھ جائے تو جبرئیلؑ کے پر تک پہنچے

......☆......

علیؑ کا مُعجزہ دیکھو گے چل کر اپنی آنکھوں سے
علیؑ علیؑ کی لگاتے ہوئے صدائیں چلو
جہاں پہ آکے مرا خود بہ خود بڑا شیطان
جگہ وہ آپ کو تہران میں دکھائیں چلو

Presented by www.ziaraat.com

حبِّ علیؑ جو قلب کی گہرائیوں میں ہے
مونس یہ ہی تو قبر کی تنہائیوں میں ہے
راہِ سفر کی فکر نہ زادِ سفر کا غم
نصرت علیؑ کی جب میرے ہمراہیوں میں ہے

......☆......

کہنا مقامِ جنگ میں یا بزمِ امن میں
ہے سنّتِ رسولؐ خدا یاعلیؑ مدد
ارشاد ہے خلیفۂ دوئم کا بھی یہ ہی
مر جاتا میں نہ کہتا جو یہ یاعلی مدد

......☆......

غدیری میکدہ آراستہ ہے میگساروں سے
محمد مصطفےٰ ساقی ہیں شغلِ بادہ نوشی ہے
پیو تم بھی یہاں لیکن لگا کر حیدری نعرہ
علیؑ مرتضےٰ کا آج جشنِ تاج پوشی ہے

......☆......

خدیجہؓ بی بی ہیں خاتونِ اوّلِ اسلام
رسولِؐ پاک کی خدمت گزار بھی ہیں یہ ہی
انہی کی بیٹی ہے خاتونِ جنت الفردوس
خدا کے دین میں سرمایہ کار بھی ہیں یہ ہی

Presented by www.ziaraat.com

آپ کے فرزند سردارِ جوانانِ بہشت
آپ خود ہیں اوّلِ خاتونِ فردوسِ بریں
والدہ تعمیرِ دینِ حق میں ہیں سرمایہ کار
باپ ختم المرسلیں شوہر امامِ اوّلیں

.....☆.....

نہ ہوتی نام کو غیرت کہیں زمانے میں
حیاء کے نام سے دُنیا نہ آشنا ہوتی
نہ ہوتی سیدہ زہراؑ اگر خدا کی قسم
تو آج دخترِ اسلام بے ردا ہوتی

.....☆.....

مجھ سے نہ پوچھ ہم نشیں نگہہِ مصطفےٰ سے پوچھ
وہ ہی بتائے گی تجھے منزلِ رتبہِ بتولؑ
تھا یہ مقامِ احترام نگہہِ آنجنابؐ میں
سامنے آئی فاطمہؑ ادب سے اٹھ گئے رسولؐ

.....☆.....

کیوں موج زن نہ قلب میں ہو یادِ سیدہؑ
اہلِ ولاء پہ جب کہ ہے امدادِ سیدہؑ
مسرور مومنین جو اس بزم میں ہیں آج
ہے انعقادِ محفلِ میلادِ سیدہؑ

Presented by www.ziaraat.com

جشنِ عیدِ سیدۂ کی آج اس تقریب میں
ایک نعرہ اور لیکن حیدری نعروں کے بعد
مرحبا اے مردِ حق مختار اے مردِ جری
قلبِ بنتِ مصطفےٰؐ تو نے کیا ہے آج شاد

......☆......

مل نہیں سکتی زمانے میں نظیرِ فاطمہؑ
حوصلے اُن کے تھا جن کے خوں میں شیرِ فاطمہؑ
نصرتِ اِسلام کی خاطر یہ جھولا چھوڑ کر
آ گیا میدان میں اصغرؑ صغیرِ فاطمہؑ

......☆......

آ گئی زہراؑ ہمک کر جب نبیؐ کی گود میں
ہنس کے فرمایا یہ وہ دختر ہے میری گود میں
معترف اِسلام ہوگا اِس کے ہی احسان کا
پرورش حق دین پائے گا اس ہی کی گود میں

......☆......

شبرؑ و شبیرؑ ہیں جو دو نگینِ فاطمہؑ
بے بہا نایاب دُر ہیں دل نشینِ فاطمہؑ
عکس سے پختہ ہوا ان ہی کے رنگ اسلام کا
سُرخرو اِنہی کی ضو سے ہے جبینِ فاطمہؑ

Presented by www.ziaraat.com

بات تو حق کی تھی مسجد میں اک حق دار کی بات
دخترِ مرسلِ حق احمدِ مختار کی بات
مان تو لیتا زمانہ اُسے لیکن گھائل
درمیاں آ گئی بس حیدرِ کرّار کی بات

.....☆.....

جہاں دیدہ سب ہی تھے دیکھ کر حالات رکھ لیتے
پدر کے دوست تھے شفقت سے سَر پر ہاتھ رکھ لیتے
نہ روتی سر پکڑ کر آج یہ تاریخِ اسلامی
بھری مسجد میں گر تم فاطمہؑ کی بات رکھ لیتے

.....☆.....

سب محمدؐ سب علیؑ سب بولتے قرآن ہیں
سیدہؑ زہراؑ کی جو اولاد ہیں گیارہ امام
یہ نہیں ہوتے تو پھر یہ آج دینِ مصطفےٰ
چل رہا ہوتا یہودیت کے زیرِ انتظام

.....☆.....

کہا حسینؑ سے زہراؑ نے یہ دمِ رخصت
پیام ماں کا یہ ایک لالہ فام کہہ دینا
تمہارا بھائی ایک عباسؑ جب کہ ہو پیدا
تو فاطمہؑ کا تم اُس سے سلام کہہ دینا

Presented by www.ziaraat.com

غُنچوں میں نہ گُلوں کی کسی انجمن میں ہے
عکسِ جمال ان کا جو میرے ذہن میں ہے
اُن کی ثناء کرے بھلا گھائل کی کیا مجال
قرآں خدا کا جب کہ مدحِ پنجتن میں ہے

......☆......

مولا علیؑ حسینؑ و حَسنؑ بی بی سیدہؑ
اِن جیسا کوئی ایک بھی لاکر دِکھاؤنا
قرآن جن کی بارے میں دعوے سے یہ کہے
ابناؤنا و انفسنا و نساؤنا

......☆......

وِلاءِ پنجتنی سے ذہن سجائیں چلو
علیؑ کے گھر کی ہے پہلی خوشی منائیں چلو
ہے آج عیدِ وِلادت اِمامِ دومؑ کی
درود پڑھ کے گلے سے گلا ملائیں چلو

......☆......

سوارِ دوشِ محمدؐ رسولِ ربّ علیٰ
علیؑ کے لعل امامِ زمن سَلام علیک
ستم ہے آپ کی میّت پہ تیر برسائے
شہیدِ زہرِ سقیفہ حسنؑ سلام علیک

Presented by www.ziaraat.com

حسنؑ ہیں آغوشِ فاطمہؑ میں کچھ اس طرح سے آج جلوہ فرماں
کہ جیسے قرآن کے ورق پر سجی ہوئی حل اتیٰ کی صورت
حسنؑ کا پیکر وہ آئینہ ہے عیاں ہے جس کے ہر ایک رُخ سے
قرآں کی صورت علیؑ کی صورت نبیؐ کی صورت خُدا کی صورت

.....☆.....

علیؑ کے گھر میں یہ سجی ہے آج بزمِ سُرور
نبیؐ ہیں شاد علیؑ خوش ہیں فاطمہؑ مسرور
جہاں میں آج اِمامِ دومؑ کی صورت میں
علیؑ کے گھر سے درخشاں ہے آج نور ہی نور

.....☆.....

دینِ خُدا کی خاص امانت لیے ہوئے
پیدا ہوئے حسینؑ اِمامت لیے ہوئے
آغوش میں رسولِ خُدا ہیں بصد خوشی
قرآں کی جیتی جاگتی صورت لیے ہوئے

.....☆.....

بصد خلوص بصد احترام پیش کروں
ولاءِ آلِ محمدؐ کے جام پیش کروں
فرشتے عرش پہ سُن کر کہیں حسینؑ حسینؑ
درود آپ پڑھیں میں سلام پیش کروں

Presented by www.ziaraat.com

سبطِ رسولؐ خالقِ یزداں حسینؑ ہے
فرزندِ کلِّ دین اور ایماں حسینؑ ہے
آغوشِ بنتِ مُرسَلِ حق جس کی رحل ہے
حقا وہ بولتا ہوا قرآں حسینؑ ہے

......☆......

حسینؑ نیّرِ تقدیرِ کائنات ہیں آپ
خدا کو ناز ہے جس پر ایک ایسی ذات ہیں آپ
ہے جس کتاب پہ اسلام کی نظر اب تک
قسم خدا کی وہ نایاب دینیات ہیں آپ

......☆......

دونوں کو پریشان جو دیکھا سرِ میداں
شبیرؑ نے حالات کی تصویر بدل دی
عاشور کی شب حرؑ کے مقدّر کو سنوارا
دن نکلا تو اسلام کی تقدیر بدل دی

......☆......

مداوا درد کا عصیاں کے ہے یہ ہی اے دوست
کہ ہاتھ سینہ پہ لب پر ہو ہائے ہائے حسینؑ
مدینہ نام کو ہوتا نہ عظمتِ کعبہ
نہ ہوتی آج زمیں پر جو کربلائے حسینؑ

Presented by www.ziaraat.com

حسینؑ و منّی کا ارشادِ مُصطفےٰ سمجھو
قرآنِ پاک کا مفہومِ انّما سمجھو
تمہارے سامنے آجائے گا کہ حق کیا ہے
تلاشِ حق کے لیے پہلے کربلا سمجھو

......☆......

تھا محمدؐ مُصطفےٰ کے زیرِ پا عرشِ بریں
جب گئے معراج پر محبوبِ ربّ المشرقین
اور معراجِ حسینؑ ابنِ علیؑ دوشِ رسولؐ
وہ مقامِ مصطفےٰ ہے اور یہ شانِ حسینؑ

......☆......

حُنین و بدر و اُحد ہوں کہ خیبر و خندق
نشانِ فتح مُبیں صِرف کربلائے حسینؑ
علیؑ نے معرکہ ہر ایک سر کیا گھائل
وغا علیؑ کے لیے ہے فتح برائے حسینؑ

......☆......

حسینؑ پشتِ نبیؐ پر نبیؐ ہیں سجدے میں
رہا ہے دوشِ نبیؐ پر صدا قیامِ حسینؑ
ہے زیرِ پاءِ نبیؐ عرشِ منتہیٰ اے دوست
بلند عرش سے پھر کیوں نہ ہو مقامِ حسینؑ

Presented by www.ziaraat.com

دل و دماغ کی رگ رگ میں ہیں سمائے حسینؑ
ہمارے جینے کا مقصد ہے بس ولائے حسینؑ
اِرم ہو خُلدِ بریں ہو کہ جنت الفردوس
ہمیں عزیز ہے ان سب سے کربلائے حسینؑ

......☆.....

رہِ حیات کا ہر ایک نے بُجھا کے چراغ
وفا کی راہ میں روشن کیے وفا کے چراغ
حسنؑ نے خونِ جگر سے حسینؑ نے سر سے
جلا کے چھوڑ دیئے دینِ مُصطفٰے کے چراغ

......☆......

قرآن کے حافظ کرسی نشیں تھے سات سو محفل کی زینت
جب دخترِ زہراؑ بے مقنع دربارِ یزیدی میں آئی
جزدان سے باہر تھا قُرآں پھر بھی نہ اُسے پہچان سکے
اِس واسطے گھائل قسمت میں حافظ کے نہیں ہے بینائی

......☆.....

تھا نرغۂ کفّار میں جس دم تنہا
اس وقت بنی اُس کا سہارا زینبؑ
اسلام ہر ایک گام پہ تاحشر رہے گا
بنّت کشِ اسلام تمہارا زینبؑ

Presented by www.ziaraat.com

دونوں خدا کے دین کی بنیاد بن گئے
چادر رسولؐ زادی کی سجدہ حسینؑ کا
حق تو ہوا ہے خطبۂ زینبؑ سے روشناس
اسلام کی حیات ہے صدقہ حسینؑ کا

......☆......

یہ زندۂ جاوید کا ماتم نہیں گھائل
ہم کرتے ہیں اُس ظلم کا بے داد کا ماتم
جو ظلم کہ اُمت نے کیئے آلِ نبیؐ پر
اور بے کسیِ سیدِّ سجادؑ کا ماتم

......☆......

وہی تیور وہی دَم خَم وہی اوصاف حیدرؑ کے
شجاعت بھی شباہت بھی جلالت بھی شہادت بھی
علم بردار بھی دیں کا اطاعت کا بھی پیغمبر
وفا کی راہ میں عباسؑ نے کی ہے امامت بھی

......☆......

جعفر و حمزہ سے جرأت تھی سوا عباسؑ کی
زورِ بازو اُن کے کم خیبر کشاء سے بھی نہ تھے
یاعلیؑ بھاری تھی خیبر سے سکینہؑ کی وہ مشک
دوش پر بازو بھی تھے اور آپ پیاسے بھی نہ تھے

Presented by www.ziaraat.com

فوجِ اللہ و محمدؐ کی سپر ہیں عباسؑ
شیرِ حق فاتحِ خیبر کے پسر ہیں عباسؑ
کیوں نہ پھر نام شجاعت کا ہو ان سے روشن
خاندانِ بنی ہاشم کا قمر ہیں عباسؑ

......☆.....

عباسؑ ہے جہانِ شجاعت کا تاج دار
عباسؑ ضیغمِ اسدِ کردگار ہے
شایانِ شان اُس کے نہیں لفظِ باوفا
عباسؑ تو وفاؤں کا پروردگار ہے

......☆......

قدم نشانِ قدم پر کبھی پڑ نہ جائے کبھی
بسی تھی دل میں کچھ اس طرح سے ولاءِ حسینؑ
حسینؑ چلتے تھے عباسؑ پیچھے جھک جھک کر
لگاتے جاتے تھے آنکھوں سے خاکِ پاءِ حسینؑ

......☆.....

ہو شجاعت حضرتِ عباسؑ کی کیوں کر بیاں
یاعلیؑ اک بحرِ بے پایاں کا ساحل چاہیے
جس کا لب پر نام آتے ہی لرز جاتا ہے دل
مدح کو اُس شیر کی ایک شیر کا دل چاہیے

Presented by www.ziaraat.com

دولتِ کائنات ہے پانی
یعنی جزوِ حیات ہے پانی
مولا عباسؑ تیرے قدموں کی
حق تو یہ ہے زکوٰۃ ہے پانی

.....☆.....

رسمِ غمِ مظلوم ادا کرکے تو دیکھو
اس غم کو ہر ایک غم کی دوا کرکے تو دیکھو
تم دیدِ حقائق کے لیے قلب و نظر کا
عباسؑ کے پرچم سے مسح کرکے تو دیکھو

.....☆.....

شناخت جس سے ہو مومن کی اور منافق کی
علم میں دین کے وہ رنگ بھر گئے عباسؑ
مبارک آپ کو اُم البنینؑ ہو یہ پسر
کہ نام آپ کا دُنیا میں کر گئے عباسؑ

.....☆.....

سفیرِ حضرتِ شبیرؑ اَلسّلامُ علیک
شکیب و صبر کی تصویر اَلسّلام علیک
فریب دے کے بُلا کر تمھیں شہید کیا
جنابِ مسلمِ دِل گیر اَلسّلام علیک

Presented by www.ziaraat.com

حضرتِ مُسلمؑ نے ثابت کردیا ہر حال میں
دین سے پیارے نہیں ہوتے ہیں دل داروں کے پھول
چن لیا کرتے ہیں اہلِ حق وفا کی راہ میں
طوق کے زنجیر کے زنداں کے تلواروں کے پھول

......☆......

نظامِ مُصطفےٰ اپناؤ لوگو
کہا تھا حضرتِ مُسلمؑ نے جاکر
سفیرِ دینِ ربّ اُلعالمیں کا
بَس اِتنی بات پر کاٹا گیا سر

......☆......

تذکرہ وقت کا کچھ اور نہ حالات کی بات
شکوہ غلاموں کا اس میں نہ حکمرانوں کا
موجِ دریا اِسے مشکوک نگاہوں سے نہ دیکھ
یہ عریضہ ہے سفینہ میرے ارمانوں کا

......☆......

حسرتِ دید و شوقِ نظارا
لے کے آئے ہیں قلبِ بسمل میں
اب تو رُخ سے نقاب اُلٹ دیجے
سب ہی اپنے ہیں آج محفل میں

Presented by www.ziaraat.com

عریضہ لکھا تھا اب آ بھی جایئے آقا
جواب آیا قیامت کا انتظار کرو
بلانا ہے تو بنامِ حسینؑ منبر سے
رقم بٹورنے کا بند کاروبار کرو

.....☆......

علیؑ تھے معراج میں جہاں پر وہاں یہ پردہ نشیں ہیں اب تک
جمالِ حیدرؑ کمالِ حیدرؑ صفاتِ حیدرؑ سب اِن سے ظاہر
شریکِ پروردگارِ عالم یہ مانا کوئی نہیں ہے گھائل
شریکِ خلوت امامِ اوّل شریکِ غیبت اِمامِ آخر

.....☆......

محافل حسنِ قرأت کی بھی دیکھی جا بجا ہم نے
منانے کی حدوں تک جشنِ قرآنِ مُبیں دیکھا
کراچی کے شہر سے لنڈی کوتل کے پہاڑوں تک
عمل قُرآن پر ہوتے ہوئے لیکن نہیں دیکھا

.....☆......

رُتبہ میں اس زمین سے کم آسماں ہے آج
تکمیلِ مقصد و وجہِ کُن فکاں ہے آج
اس شہر میں یہاں ہی نہیں اُس کا اِنحصار
کون و مکاں میں جشنِ نزولِ قرآں ہے آج

Presented by www.ziaraat.com

باقی اذاں میں ذکر جو یہ لاالٰہ کا ہے
احسان یہ شبیہِ رسولِؐ خدا کا ہے
روزہ نماز و حج یہ زکوٰۃ و جہاد و خمس
ان کا وجود معجزہ آلِ عبا کا ہے

......☆......

لالہ رُخ ماہِ جبین ہوتی ہے
ہر ادا دل نشین ہوتی ہے
کربلا والوں سے اسے پوچھو
موت کتنی حسین ہوتی ہے

......☆......

ولاءِ آل سے سینہ کے داغ روشن ہیں
انہی کے ذکر سے دِل اور دماغ روشن ہیں
لحد سے باغِ جناں تک جناں سے کوثر تک
ہماری راہ میں چودہ چراغ روشن ہیں

......☆......

جس نے کی ہے گلِ ایماں گلِ دیں کی تربیت
منزلِ قوسین ہوگی اُس کی معراجِ یقیں
پرورش ہوکر ابو طالبؑ کے ہاتھوں بن گئے
ایک امامِ اولیں اور ایک ختم المرسلیں

Presented by www.ziaraat.com

مسلماں جو سمجھتا ہے کہ کافر تھے ابو طالبؑ
بس اتنی مختصر سی بات کوئی اُس کو سمجھائے
حقیقت میں ہے جب کہ یہ بھی ایک سُنت محمدؐ کی
تو پھر جا کر کسی کافر سے اپنا عقد پڑھوائے

......☆......

حبیب خالقِ کون و مکاں کا عقد پڑھا
خدا کی نظروں میں یہ عظمتِ ابو طالبؑ
اُنہیں سمجھتے ہو کافر تو مت پڑھاؤ نکاح
نِکاح پڑھانا تو ہے سُنّتِ ابو طالبؑ

......☆......

ضو فشاں عشق کے سجدوں سے جبیں ہو جیسے
گلفشاں خُلد کی پُرنور زمیں ہو جیسے
کربلا اِس میں نجف اِس میں مدینہ اِس میں
میرا دِل جلوہ گہہِ عرشِ بریں ہو جیسے

......☆......

کون آیا ہے آج عالم میں
بزمِ عالم کے ہیں حسیں انداز
نیمِ شعباں کی شب کے آنچل میں
چاندنی کھل کے پڑھ رہی ہے نماز

Presented by www.ziaraat.com

غمِ حسینؑ ہر اِک دو جہاں کے غم کی دوا
ہے پنجتن سے محبت سند شفاعت کی
اداءِ طرز و ترنم سے بے نیاز ہوں میں
ہے صاف ستھری میری بات یہ عقیدت کی

......☆......

غمِ حسینؑ میں آنکھیں لہو لہو میری
ولاءِ آل سے پُرنور ہے ذہن میرا
میرے سلام و قصائد ہیں ترجماں اس کے
مرصّع حق و صداقت سے ہے سُخن میرا

......☆......

پدر ہیں کُلِّ دیں اور کُلِّ ایماں کے ابو طالبؑ
نمازِ عیسیٰؑ پڑھیں گے اِن کے پوتے کی امامت میں
یہی ہیں چودہ معصومین کے بھی مورثِ اعلیٰ
نبیؐ نے پرورش پائی ہے ان کی ہی کفالت میں

......☆......

نہ گھبرایا کبھی کفّار کی ایذا رسانی سے
مجاہد مردِ حق پُرعزم باایماں ابو طالبؑ
کڑی جھیلی حفاظت میں محمدؐ کی جوانی تک
محمدؐ جسم ہیں اُس جسم کی ہیں جاں ابو طالبؑ

Presented by www.ziaraat.com

نذرِ آیت اللہ خمینیؒ

انقلاب ایران اور امامِ خمینی کے کردار و شخصیت سے متاثر ہو کر چند قطعات لکھے جو نذرِ قارئین ہیں۔

طیارے خود یوں ہی نہیں ٹکرا کے گر گئے
یہ کام بھی نہیں کسی ہتھیار نے کیا
درخواست پر امامِ خمینیؒ کی پہنچ کر
یہ کارنامہ جعفرِ طیّار نے کیا

محسوس جب امام خمینیؒ نے کر لیا
فوراً جھکے وہ سجدۂ معبودِ پاک میں
چھ ماہ سے جو تھا بڑے شیطان کا پلان
سجدے سے جب اٹھے تو ملا تھا وہ خاک میں

توپوں کے مقابل تھے تہی دست خمینیؒ
اس امر پہ ہے عالمِ اِمکاں کی گواہی
آقائے خمینی کی قیادت نے بتایا
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

دخلِ بے جا نہیں فی الدّین گوارا اِن کو
ہاں یہ رہرو ہیں وہی راہ حسینی والے
شاہ کیا چیز ہے توپوں سے ٹکر جاتے ہیں
دین کی بات پہ آقائے خمینیؒ والے

Presented by www.ziaraat.com

آیت اللہ خمینیؒ نے کیا ہے ثابت
سرخرو آج بھی ہے طاعتِ معبود میں عشق
ٹینک اور توپ کے گولوں میں علیؑ کہہ کہہ کر
بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق

اُکھاڑیں تختِ طاؤسی کی میخیں
زمانہ دیکھ لے عزمِ حُسینی
کیا پامال تاجِ شہنشاہی
سلام اے آیت اللہِ خمینیؒ

ہوگیا ہم سے جُدا وہ دینِ حق کا پاسباں
مردِ آہن مردِ مومن مردِ حق مردِ جری
سر پہ باطل کے کچھ ایسا تھا خمینیؒ کا وجود
جیسے خیبر میں سرِ مرحب پہ ضربِ حیدری

اقبال کا اِک شعر سنو غور سے لوگو
کل تک نہ کہیں اس کی یہ تحریر بدل جائے
تہران ہو گر عالمِ مشرق کا جنیوا
ممکن ہے پھر اسلام کی تقدیر بدل جائے

Presented by www.ziaraat.com

سانحہء عاشورہ محرم الحرام 2009

امن و اماں کے شہر کراچی میں حادثہ   عاشور کے جلوس میں جو رونما ہوا
ماتم گذار جس میں تھے شامل ہزارہا   اُس پر دھماکہ بم کا کچھ اس طرح سے کیا
مارا گیا قرآن کے پاروں میں چھپا کر
بم کا ہدف جلوس حسینؑ کو بنا کر

تھی پارہ پارہ لاشیں شہیدوں کی جا بجا   اُن کے لہو سے ہو گئی خوں رنگ شاہراہ
امداد زخمیوں کی نہ ہو پائی کچھ ذرا   سر تن سے تھا جُدا تو کسی کے تھے دست و پا
اِس طرح بم نے ڈھایا سِتم سوگواروں پر
چیتھڑے بدن کے جا لگے اُڑ کر دیواروں پر

جس سے کہ مومنین ہوئے مجروح اور شہید   اس طرح سے ادا ہوئی یہ سنتِ یزید
فوراً ہی اس کے ساتھ ہوئے ظلم یہ مزید   بازار لوٹے آگ لگائی گئی شدید
یہ بعدِ عصر رسمِ یزیدی نبھائی ہے
آگین لگا کے شامِ غریباں منائی ہے

بے گھر ہوئے وہاں جو رہائش پذیر تھے   بچے بزرگ عورتیں سب نوحہ گیر تھے
سب بلڈنگ و مکاں وہاں شعلہ سریر تھے   منظر وہاں قیامتِ صغرا نظیر تھے
ہر شخص کی زباں پہ تھا ہائے یہ کیا ہوا
تاجر یہ کہہ رہے تھے ہمیں کردیا تباہ

اتنا شدید بم کا دھماکا تھا یا خدا   جس سے کہ آدھا شہرِ کراچی لرز اٹھا
جیسے کہ سات ڈگری کا آیا ہو زلزلہ   لیکن جلوسِ ماتمی اپنی جگہ رہا
ہیں شدتِ دھماکہ سے لوہے کے پول خم
لیکن ذرا جھکا نہیں عبّاس کا علم

تھے اہلِ اختیار کہاں وقتِ لوٹ مار   کہتے ہیں کہ سیکورٹی اس جا تھی دس ہزار
لیکن وہ فرض چھوڑ کے بھاگی بے اختیار   اس طرح کی انہوں نے ادا سنّتِ فرار
اس جا نہ رینجرز نہ پولیس کا نشاں رہا
لیکن جلوس جانبِ منزل رواں رہا

امن و امان و خیر کے ہم ورثہ دار ہیں   حیران ہیں کہ وقت کے ہم کیوں شکار ہیں
ان کو نہ پکڑا تم نے جو تخریب کار ہیں   ہم ہی شہید اور ہمی گرفتار ہیں
اس روز ماؤں کو ملی مجلس میں یہ نوید
ایک بیٹا آپ کا ہے گرفتار ایک شہید

سہتے رہے حسینی تو ہر دور میں ستم   سہتے رہیں گے اس کا بھی ہم کو نہیں ہے غم
سر سے کفن کو باندھے ہوئے ہیں ازل سے ہم   بڑھتا ہے حق کی راہ میں اپنا ہر اک قدم
بنتِ نبیؐ نے ہم کو دعا دی ہے بالخصوص
تا حشر یہ رہیں گے رواں ماتمی جلوس

Presented by www.ziaraat.com

مصروف ماتمی تو تھے لاشے اٹھانے میں　　تھے سوگوار زخمیوں کی جاں بچانے میں
شامل تھے طالباں ادھر آگیں لگانے میں　　ہاں انتظامیہ وہاں حاضر تھی تھانے میں

دیکھا یہ سب کچھ اس نے تماشائی کی طرح
بیٹھی رہی خموش وہ ہرجائی کی طرح

زخمی سے نہ شہید سے نصرت کی بات کی　　خودکش تھا حملہ ور یہ اک عجلت کی بات کی
سر اس کا مل گیا یہ سیاست کی بات کی　　لیکن نہ انتظامیہ غفلت کی بات کی

اپنا یوں عار فانہ تغافل چھپا لیا
خودکش کا سر شہید کے سرکو بنا دیا

ان کی طرف نہیں ہے حکومت کا کچھ دھیاں　　ایسی بھی کچھ جماعتیں موجود ہیں یہاں
جو کررہی ہیں پرورشِ نسلِ طالباں　　درس ان کو اس طرح سے دیا جاتا ہے وہاں

خودکش بنو گے سیدھے ہی جنت میں جاؤ گے
حوروں کو اپنی پہلو میں لیکر سلاؤ گے

ملا عمر اور اس کے یہ بدنسل طالبان　　بیدین و بے حیا و بداعمال و بے ایمان
ہیں دشمنانِ مذہب اسلام اور قرآن　　شیطان کے سفیر یہودی کے ترجمان

یہ دھوم سے بہاتے ہیں ہر روز کوبکو
ہر شہر میں یہ مسجد و محراب کا لہو

اللہ و محمدؐ کی اطاعت نہیں کرتے　　ولیوں کی بھی بدبخت یہ عزت نہیں کرتے
یہ قاتلِ قرآں کی مذمت نہیں کرتے　　ہاں کفر کے ایوانوں سے نفرت نہیں کرتے

ہیں طالبان اصل میں دلدار کفر کے
گھائل ازل سے ہیں یہ مددگار کفر کے

❄

Presented by www.ziaraat.com

قطعہ

ہیں طالبان ملا عمر پیرو یزید
رکھتے ہیں بغض دین نبیؐ دل میں بسا کر

عاشور کو حسینی کئے زخمی و شہید
مارا ہے بم جلوس پہ قرآں میں چھپا کر

قطعہ

سیکڑوں زخمی ہوئے ہیں اور پینتالیس شہید
تھے جلوس یوم عاشورہ میں لاکھوں سوگوار

کلمہ گویان محمدؐ کے ہیں قاتل طالبان
کر چکے ہیں یہ لعیں دین یزیدی اختیار

Presented by www.ziaraat.com

سانحہ چہلم کراچی ۲۰۱۰ء

روزِ عاشورہ عزاداروں پہ جو ڈھائی گئی   پھر قیامت وہ ہی چہلم پر بھی دھرائی گئی
حکمتِ جھنگوی عمل میں اِس طرح لائی گئی   طالبانی بم سے بس پر آگ برسائی گئی

غمگسارانِ حسینؑ ابنِ علیؑ کا کارواں
تھا جلوسِ ماتمی کی سمت اُس بس میں رواں

جس میں مستورات و بچّے اور بوڑھے تھے سوار   تھیں غمِ شبّیر میں اُن سب کی آنکھیں اشکبار
لب پہ نوحہ تھا عزاداروں کے دل تھے سوگوار   ہاتھ کو رکھے ہوئے سینوں پہ تھے ماتم گذار

اُن کے دل میں تھا شہدائے کراچی کا بھی غم
بعدِ عصر عاشور کو مارا گیا تھا جن پہ بم

تھا برائے شرکت چہلم رواں یہ قافلہ   شاہراہِ قائدیں کے پل پہ یہ پہنچا ہی تھا
کہ اچانک طالباں نے بم سے حملہ کر دیا   پھر تو منظر اس جگہ کا ایک قیامت خیز تھا

پارہ پارہ تھے شہیدوں کے بدن سب خوں میں تر
کوئی تو بے دست و پا تھا اور کوئی محرومِ سَر

تھی سڑک پُر خون لاشیں بس میں زخمی نوحہ گر   سکتے میں راہگیر تھے یہ خونی منظر دیکھ کر
نہ وہاں کوئی پولیس تھی اور نہ کوئی رینجر   جو مدد اُسوقت کرتی زخمیوں کے حال پر

دیکھ کر یہ حال جو راہگیر تھے نیکوخصال
اپنی اپنی گاڑیوں میں لے گئے وہ ہسپتال

شاہراہِ قائدیں سے جو کہ تھا نزدیک تر   پہنچے اُس دارالشفاء میں زخمی لیکر بے خطر
اس عمل میں ہو گئے مصروف فوراً ڈاکٹر   جب اعزّا کو ملی بس پر دھماکے کی خبر

آئے روتے پیٹتے وہ مومنیں غم کے اسیر
خوں کے عطیہ کی خبر سن کر تھا وہاں جمِّ غفیر

کارکن ہر ایک ایم کیوایم بزرٹہ لائن کا   سب سے پہلے خون دینے کے لیئے موجود تھا
وارڈ ایمرجینسی کا تھا اس وقت ایک ماتم کدہ   تھے شہید و زخمیوں کے سب وہاں پر اقربا

Presented by www.ziaraat.com

اور ایمرجینسی کے باہر لوگ تھے حد سے سوا
طالباں نے بم سے اُس جا بھی دھماکہ کر دیا

ضرب سے جسکی لرز اٹھا جناح کا ہسپتال — لاشوں پر لاشے پڑے تھے اور زمیں تھی خوں سے لال
زخموں سے بہتا تھا خوں تھا زخمیوں کا غیر حال — کوئی زخمی ہو کے اور کوئی گرا ہو کر نڈھال

جو شہیدوں زخمیوں کی لینے آئے تھے خبر
ہو گئے وہ بھی شہید و زخمی یاں پر پہنچ کر

جذبہءِ بہبودی ملّت میں ہے یہ جس کا حال — سب سے پہلے چھوڑ کر وہ کام پہنچا ہسپتال
مُصطفےٰ کے ساتھ میں ہے جسکے ایک لفظِ کمال — ہوگیا یہ خونی منظر دیکھکر وہ پُر ملال

اُس نے فوراً زخمیوں کے اَقرُبا سے یہ کہا
زخمیوں کا جلد آغاخاں میں کیجئے داخلہ

آپ اَخراجات کا بالکل نہ کیجے کچھ خیال — آپ کیجے صرف اپنے زخمیوں کی دیکھ بھال
یہ تو ہے میری حکومت کے لیئے کارِ فعال — آپ کے غم میں بھی میں شامل ہوں بارنج وملال

ان شہیدوں کو میں پہلے یہاں سے کر دوں منتقل
غم میں شامل آپ کے ہمراہ ہوں میں مستقل

طالبانِ کفر ہیں یہ دُشمنِ دینِ خُدا — قاتلِ انسانیت ہیں یہ ذلیل و بے حیاء
ہیں یہودی اور نصارا کے اَزل سے ہمنوا — ہے یہ کل کی بات ہم بھولے نہیں اس کو ذرا

جشنِ میلادِ نبیؐ پر آکے نشتر پارک میں
عاشقانِ مُصطفےٰؐ تڑپائے خون و خاک میں

فکر یہ لمحہ ہے یہ بھی اِس حکومت کے لیئے — وقت آنی جانی شے ہے ایک مُدّت کے لیئے
طالباں ایک مسئلہ ہیں مُلک و مِلّت کے لیئے — ہیں یہ کوشاں دل سے ضرّاری شریعت کے لیئے

ہو رہی ہے رات دن اس سرزمیں پر بار بار
یا رسول اللہؐ والی مسجدوں پر بم کی مار

Presented by www.ziaraat.com

غور کیجے مسجدیں یاں بھی ہیں کچھ ضرّار کی   کیوں نظر اُن پر نہیں خودکُش کسی بمبار کی
ان پہ ہے نظرِکرم طاغوت و اِستکبار کی   تربیت پاتا ہے ہر طالب وہاں ہتھیار کی

کیونکہ ہوتی ہے وہاں نیّت بنامِ ساز باز
طالبانِ کفر کی کھل کر حمایت میں نماز

پوچھیں اربابِ حکومت اپنے دل سے کم سے کم   آج جس شمشیر کے قبضہ پہ کلمہ ہے رقم
سَر اُسی شمشیر سے کیوں ہے مسلماں کا قلم   کلمہ گو ہو کر کرے جو کلمہ گویوں پر ستم

دین اللہ و نبیؐ پر اُس کا ایماں ہی نہیں
جو گلا کاٹے مسلماں کا مسلماں ہی نہیں

آپ آسانی سے کہہ دیتے ہیں یہ ملّت سے بات   ہے مُلوّث حادثہ میں شرطیہ بیرونی ہاتھ
جھنگوی محسود جنداللہ اِن تینوں کی ذات   کیا یہ پاکستان کے شہری نہیں ہیں بدصِفات

حادثوں میں ہاتھ ہے ان کے ہی طالبان کا
کر رہے ہیں نام یہ بد نام پاکستان کا

(گھائلؔ میرٹھی)
0301-3370611

Presented by www.ziaraat.com